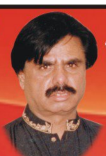

بانی: شہید اجمل خاں میو

میو قوم کا واحد نمائندہ ترجمان

ماہنامہ

صدائے میو

اگست 2025

لاہور پاکستان

چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو 300-2481227

جلد نمبر 15 | سالانہ ممبر شپ: /1000 لائف ٹائم: /10000 خصوصی ممبر سالانہ /10000 | شمارہ نمبر 3

E-Mail:sada.e.mayo@gmail.com..Page FB:Sada-e-Meo News

میٹرک اور انٹر کے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیلئے میو طلبہ کنونشن کا آغاز ستمبر سے ہوگا

بھارت میں ذاتوں کی مردم شماری کا آغاز میوات میں آگاہی مہم شروع کردی گئی

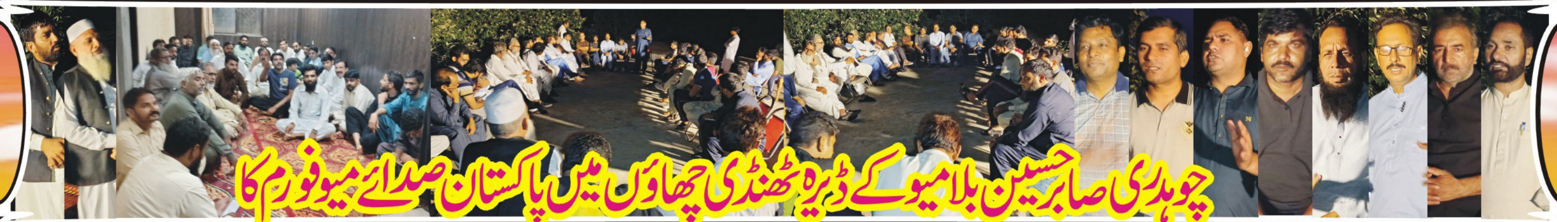

چوہدری صابر حسین بلا میو کے ڈیرہ ٹھنڈی چھاؤں میں پاکستان صدائے میو فورم کا

تین روزہ تربیتی کنونشن مری

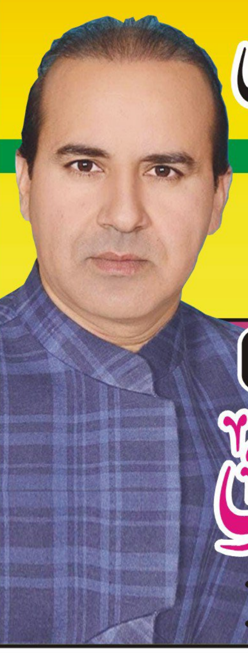

میو تنظیمات کنونشن 16 اگست کو لاہور میں ہوگا

کم علمی کی وجہ سے Meo کی بجائے Mayo لکھا جارہا ہے حالانکہ شروع سے ہی ہمارے کاغذات میں Meo ہی لکھا گیا

میو چھتری راجپوت ہیں رانا، راؤ، رائے میو ہیروز کے القابات ہیں

نامور ادیب و مؤرخ سردار عظیم اللہ خاں میو کا خصوصی انٹرویو

پنجاب بھر میں میو ایمپلائز پرائیویٹ کمپنیز تعلیمی اداروں اور اوورسیز کی ڈیٹا شماری شروع

پرکشش اور منافع بخش ہاؤسنگ سوسائٹیز میں رہائشی و کمرشل پلاٹس کی خرید و فروخت کا

THE COUNTRY REAL ESTATE AND BUILDERS

بااعتماد نام

جشنِ آزادی مبارک

کنٹری رئیل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز

جاوید اقبال

چوہدری اشرف خاں میو CEO

B-36 مین بلیوارڈ سنٹرل پارک مین فیروزپور روڈ لاہور

0300-7535661 0345-9005678

BARKAT-PALACE

پہلے آئیں پہلے پائیں

سب سے اعلیٰ معیار

جشنِ آزادی مبارک

بکنگ جاری ہے

علاقہ بھر میں تمام سہولیات سے آراستہ شاندار مارکی اینڈ شادی ہال

لگژری سٹائل برکت پیلس

ایونٹ کمپلیکس

ڈائریکٹر برکت علی میو

مکمل صوفہ سیٹ

مکمل ایئرکنڈیشن

چوہدری سرور شاہین 0333-4426402 0300-0074172

چوہدری بابر محمود 0333-4426403 0321-4426403

ایڈریس: نصف کلومیٹر مین کوٹ رادھا کشن روڈ رائیونڈ

ZOOM

معیار اور مقدار 100%

جشنِ آزادی مبارک

حاجی نیاز اینڈ جاوید پٹرولیم

نزد للیانی ٹول پلازہ فیروزپور روڈ مصطفیٰ آباد

حاجی جاوید میو 0300-8463843

حاجی نیاز احمد باگھوڑیا (شیرا پوتا) 0300-8463844

بزمِ روشنی

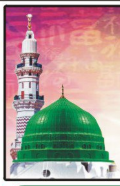

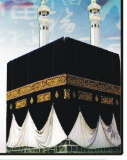

فرمان الٰہی
منافق جھوٹے ہیں

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم !جب یہ منافق تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ''ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً آپ اللہ کے رسولؐ ہیں'' ہاں اللہ جانتا ہے کہ تمؐ ضرور اُس کے رسول ہو مگر اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق قطعی جھوٹے ہیں انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔ یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ ان لوگوں نے ایمان لا کر پھر کفر کیا اس لئے ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی ہے۔(سورۃ المنافقون)

جمعہ کے دن کا خصوصی وظیفہ.....

رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جمعہ کا دن افضل ترین دنوں میں سے ہے، اسی میں آدمؑ کی تخلیق ہوئی، اسی میں اُن کی وفات ہوئی، اسی دن قیامت کا صور پھونکا جائے گا اور اسی میں موت اور فنا کی بے ہوشی اور بے حسی ساری مخلوقات پر طاری ہوگی لہٰذا تم لوگ جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے اور پیش ہوتا رہے گا''۔

صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (آپ کے وفات فرما جانے کے بعد) ہمارا درود آپؐ پر کیسے پیش ہوگا۔ آپ کا جسد اطہر تو قبر میں ریزہ ریزہ ہو چکا ہوگا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

''اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے (یعنی موت کے بعد بھی ان کے اجسام قبروں میں بالکل صحیح سالم رہتے ہیں۔ زمین ان میں کوئی تغیر پیدا نہیں کرسکتی''۔(سنن ابی داؤد 1047)

فرمان نبویؐ
مقروض جھوٹ بولتا ہے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد دعا کرتے تو یہ بھی کہتے کہ اے اللہ میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ کسی نے عرض کیا یارسول اللہؐ! آپ قرض سے اتنی پناہ کیوں مانگتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی مقروض ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کر کے اس کی خلاف ورزی کرتا ہے(صحیح بخاری)

تم میں سے ہر ایک حاکم ہے!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک سے (اس کی رعیت کے بارے میں) سوال ہوگا پس امام حاکم ہے اس سے سوال ہوگا، مرد اپنی بیوی بچوں کا حاکم ہے، عورت اپنے شوہر کے گھر کی حاکم ہے، غلام اپنے سردار کے مال کا حاکم ہے پس تم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی کا حاکم ہے اور قیامت کے روز ہر حاکم سے سوال کیا جائے گا۔(صحیح بخاری)

گناہوں کی بخشش

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک بندے نے بہت گناہ کئے اور کہا اے میرے رب! میں تیرا ہی گنہگار بندہ ہوں تو مجھے بخش دے''۔ اللہ رب العزت نے فرمایا: میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ضرور ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔(صحیح بخاری 7507)

اچھے اخلاق کی سب سے خاص بات

عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا:

''میں تمہیں ان لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو قیامت کے دن میرے پاس بیٹھنے والوں میں سب سے زیادہ میرے محبوب اور میرے قریب ہونگے''؟۔ آپؐ کی یہ بات سن کر لوگ خاموش رہے تو آپؐ نے اسے دو یا تین مرتبہ دہرایا اس پر لوگوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا:

''جو تم میں سب سے اچھے اخلاق والے ہوں گے''(مسند احمد 6735)

تین آدمیوں پر جنت حرام ہے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تین آدمی ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام کر دیا ہے۔

(1) دائمی شرابی۔

(2) والدین کا نافرمان۔

(3) دیّوث جو اپنے بیوی بچوں میں بے حیائی کو برداشت کرتا ہے۔(مسند احمد)

دیّوث کی تعریف میں ایسے بھائی، باپ اور خاوند شامل ہیں جو اپنی بہن بیٹی اور بیوی کو نیم عریاں فیشن زدہ لباس پہنا کر بازاروں اور محفلوں کی زینت بناتے ہیں۔

دوسری حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ دیّوث کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ نہیں ہوتی کہ اس کے گھر کی عورتوں سے کون مل رہا ہے اور کس طرح کے ماحول میں ان کا آنا جانا ہے۔

...نامحرم عورت سے مصافحہ...

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''اللہ کی قسم! بیعت کرتے وقت بھی آپؐ کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو کبھی نہیں چھوا بلکہ آپؐ عورتوں سے صرف زبانی بیعت لیا کرتے تھے (بخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقویٰ اور پاکبازی کے اعلیٰ ترین رتبے پر فائز تھے اور آپؐ کے بارے میں کسی برے خیال کا شائبہ تک نہیں ہوسکتا۔ نیز اسلام اور ایمان پر بیعت لینا ایک دینی ضرورت بھی تھی لیکن ان سب چیزوں کے باوجود اللہ کے رسولؐ نے عورتوں سے مصافحہ کرنا گوارہ نہ فرمایا اور اُمت کو اپنے عمل سے بتایا کہ کہ نامحرم عورت کو چھونا جائز نہیں۔ افسوس کی بات ہے کہ کچھ نام نہاد سکالر خود ساختہ اجتہاد کے زور پر یہ فتوے دے رہے ہیں کہ کالجز، یونیوسٹیز اور دفاتر میں لڑکیوں سے مصافحہ کیا جا سکتا ہے۔

باہمی نفرت وعداوت کے خاتمہ کے دن

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت کے دروازے پیر اور جمعرات کے دن کھولے جاتے ہیں اور ہر اس شخص کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھراتا ہو سوائے اس شخص کے جو اپنے بھائی سے کینہ وعداوت رکھتا ہو اور (فرشتوں کو) حکم ہوتا ہے ان دونوں کو دیکھتے رہو جب تک کہ یہ صلح کرلیں انہیں دیکھتے رہو اگر وہ دل صاف اور صلح کر لیتے ہیں تو مغفرت کر دی جائے ورنہ نہیں''۔(صحیح مسلم)

آدمی کیلئے وہی ہے جس کی نیت کی

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور آدمی کیلئے وہی ہے جس کی اُس نے نیت کی ہے تو جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوئی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسولؐ کے لئے ہی ہوگی اور جس کی ہجرت کسی دنیاوی مفاد کیلئے یا کسی عورت سے شادی کیلئے ہو تو اس کی ہجرت اُسی کے لئے مانی جائے گی جس کے لئے اُس نے ہجرت کی۔

بے حیائی، غیر کیخلاف

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ظاہری اور باطنی ہر قسم کی بے حیائی کو حرام کیا ہے''۔(صحیح بخاری)

سب سے زیادہ خوشی کی بات

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں اتنی خوشی کسی بات کی نہیں ہوئی جتنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث مبارک سُن کر ہوئی کہ:

''تمہارا حشر اُنہیں کے ساتھ ہوگا جن سے تمہیں محبت ہے''۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں اور ان کی محبت کی وجہ سے امید رکھتا ہوں کہ میرا حشر بھی انہیں کے ساتھ ہوگا اگرچہ میں ان جیسے اعمال نہ کرسکا''۔(صحیح البخاری)

سزا کے مستحق لوگ

حضرت علیؓ نے فرمایا: ''میں کچھ لوگوں کو ابوبکرؓ وعمرؓ کے بارے میں ایسی باتیں کرتا پاتوں ہوں جو اُن میں نہیں۔ خدا کی قسم ان دونوں سے محبت کرنیوالا مومن اور بغض ومخالفت کرنیوالا سزا کا مستحق ہے۔

ماہنامہ صدائے میو
0300-2481227

میو قوم کے نمائندہ ترجمان ''صدائے میو'' کی ٹیم نے معززین برادری کی تجویز پر فیصلہ کیا ہے کہ پہلے مرحلے میں پنجاب بھر کے میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری کے ساتھ ساتھ

عزت کرینگے تو عزت ملے گی

شہر شہر، گاؤں گاؤں کی صورتحال کا ڈیٹا

بیرون ممالک کے کاروباری اور میو ملازمین کی ڈیٹا شماری

پرائیویٹ کمپنیز تعلیمی اداروں کی ڈیٹا شماری

آئیں! سب مل کر ایسا ماحول اور سسٹم بنائیں کہ ملازمین کے مسائل، تعلیم یافتہ نوجوانوں کی بے روزگاری کے معاملات خود ہی حل کرنے کے قابل ہوسکیں آپس کی نفرتیں بھائی چارہ میں بدل جائیں، رشتوں کی پریشانیوں کا خاتمہ اور کاروبار و ملازمت کیلئے سنجیدگی سے رہنمائی کی جاسکے

نوٹ: ریٹائرڈ افسران بھی ڈیٹا شماری کی جارہی ہے

یاد رہے! میو ایمپلائز، پرائیویٹ کمپنیز اور تعلیمی اداروں کا ڈیٹا امانت کے طور پر رکھا جائے گا گاؤں دیہاتوں کی صورتحال کے علاوہ کسی بھی قسم کے ڈیٹا کی تشہیر نہیں کی جائے گی

رابطہ کیلئے
0300-2481227

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو
300-2481227

ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی
0321-4990135

ماہنامہ
صدائے میو
لاہور
اگست 2025ء

ڈپٹی ایڈیٹر
شہاب الدین مالبیا
(حیدرآباد)

سب ایڈیٹر
چوہدری ناصر محمود میو
(شجاع آباد)

☆☆☆ ہیڈ آفس: فسٹ فلور پراپرٹی چینل طاہر ٹریڈر (کوٹ میلہ رام) مین فیروز پور روڈ لاہور.......... خط و کتابت کا پتہ: لیٹین پبلک ہائی سکول میو کالونی چونگی امر سدھو لاہور ☆☆☆

سرپرست
سالانہ خصوصی ممبران
ڈاکٹر فرزانہ الطاف میو — کراچی
نجم الحسن میو — لاہور
بیرسٹر کے بی خاں میو — لندن
غلام نبی میو ایڈووکیٹ — میرپور خاص
محمد عامر میو — کراچی
چوہدری نعیم حنیف ایڈووکیٹ — لاہور
ڈاکٹر محمد اقبال میو — کھروڑپکا

جو سمجھنا ہی نہیں چاہتا اُسے سمجھائیں کیوں؟.........

صدائے میو کی طرف سے یکم جولائی سے میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری کا کام شروع کیا گیا تو جہاں بہت سے احباب نے اپنی قیمتی رائے سے نوازہ اور انہوں نے جہاں ایمپلائز کی ڈیٹا شماری کے ساتھ میو قوم سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی پرائیویٹ کمپنیز، پرائیویٹ تعلیمی اداروں اور اوورسیز میو پاکستانیوں کا بھی ڈیٹا جمع کرنے کی تجویز دی وہیں پر کچھ لوگوں کو یہ کام ہی اچھا نہیں لگ رہا۔ مانا کہ پاک فوج اور دیگر حساس اداروں کے ملازمین اپنا ڈیٹا کسی کو دینا مناسب نہیں سمجھتے جو کہ جائز بات ہے اور ہم بھی ایسا کوئی کام کرنے کے حق میں نہیں جس سے ڈیٹا جمع کرنے اور کرانے والوں کو کسی بھی قسم کی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے۔ اس معاملے میں ہم پریشان اس لئے نہیں کہ پاک افواج سے وابستہ تمام افسران و ملازمین کا 19 سال کا مکمل ڈیٹا برگیڈئیر (ر) عبدالغفور صاحب کے پاس موجود ہے اور جس مقصد کیلئے ہم یہ کام کر رہے ہیں برگیڈئیر صاحب اس میں اپنا کردار ادا کرنے کو تیار ہیں۔ اس کام کا اول و آخر مقصد اپنوں کو نہ صرف ایک لڑی میں پرونا ہے بلکہ کسی بھی جائز کام اور تعلیم یافتہ میو بچوں کی ملازمت کیلئے رہنمائی حاصل کرنا ہے۔ میو قوم کی درجنوں تنظیمیں بنی ہوئی ہیں جن میں سے ایک تنظیم بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتی کہ وہ ہر ضلع، شہر یا گاؤں کی برادری کے مسائل اور تعداد سے باخبر ہے البتہ صدائے میو کی ٹیم سے کہیں کی بھی صورتحال پوشیدہ نہیں۔ کچھ لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ میو ایمپلائز کا ڈیٹا جمع کر کے اُس کی سوشل میڈیا اور اخبار کے ذریعے تشہیر کی جائے گی یا کوئی ڈائریکٹری وغیرہ کیلئے ایسا کیا جا رہا ہے ایسا کچھ بھی نہیں۔ یہ ڈیٹا ہمارے پاس امانت کے طور پر محفوظ رہے گا اور اس سے اجتماعی مفاد کیسے فوائد حاصل کرنے ہیں یہ فیصلہ ''صدائے میو'' کی ٹیم بھی نہیں کر سکتی کیونکہ یہ کام اجتماعی مفاد کیلئے کیا جا رہا ہے تو اسکا طریقہ بھی معززین برادری اور مختلف محکموں کے میو افسران کی مشاورت سے ہی کیا جائے گا۔ پھر بھی اگر کوئی اس کام کی افادیت کو سمجھنے کیلئے تیار نہیں تو ہمیں اُنہیں سمجھانے کے چکر میں اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ (اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو)

خیر اندیش (چیف ایڈیٹر) صدائے میو لاہور

سرپرست
سالانہ خصوصی ممبران
راؤ غلام محمد میو — اسلام آباد
چوہدری طاہر اسلام — لاہور
چوہدری سرور شاہین — رائیونڈ
حاجی محمد عثمان میو — میرپور خاص
راشد خاں ایڈووکیٹ — حیدرآباد
عبدالعزیز نکو میو — حیدرآباد
حاجی عبدالحکیم میو — حیدرآباد

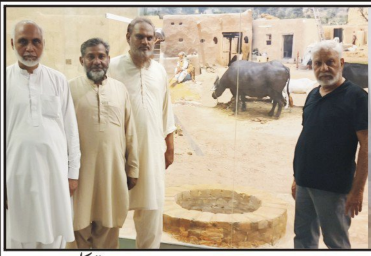
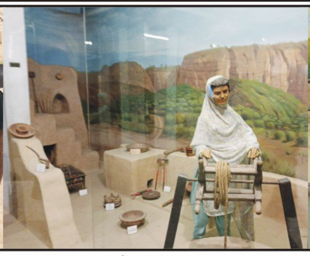

وزیراعظم پاکستان کے کوارڈی نیٹر امور کشمیر و گلگت بلتستان شبیر احمد عثمانی میو، میواتی کلچر ہیریٹیج فورم کے چیئرمین راؤ غلام محمد میو، صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق اور صاحبزادہ چوہدری عثمان شبیر کے ہمراہ لوک ورثہ میوزیم اسلام آباد میں تیاری کے مراحل میں میواتی کلچرل ڈائیوراما (میواتی کلچر ڈسپلے) کا معائنہ کرتے ہوئے جبکہ دوسری طرف راؤ غلام محمد میو، حاجی محمد اسحاق میو، چوہدری جاوید قمر اور شکیل اصغر بھی میواتی کلچر ڈسپلے کو دیکھ رہے ہیں (تصویر: صدائے میو)

لوک ورثہ کے تاریخی مقام پر

میواتی کلچر ڈسپلے کی جگہ ملنا عام بات نہیں جگہ میں اضافہ کی کوشش کرینگے

شبیر احمد عثمانی

منظوری سے پہلے بتا دیا جاتا تو اخراجات کی رقم بچائی جا سکتی تھی، وزیراعظم کے کوارڈی نیٹر نے میواتی ہیریٹیج فورم اور صدائے میو کی دعوت پر لوک ورثہ اسلام آباد میں میواتی کلچر کے ڈسپلے کا معائنہ کر کے کوشش کو سراہا

اسلام آباد (نمائندہ صدائے میو) وزیراعظم پاکستان کے کوارڈی نیٹر برائے امور کشمیر و گلگت بلتستان شبیر احمد عثمانی میو نے میواتی ہیریٹیج فورم کے چیئرمین راؤ غلام محمد میو، جنرل سیکرٹری حاجی محمد اسحاق میو اور صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو کی دعوت پر صاجزادہ عثمان شبیر اور اپنے سیکرٹری کے ہمراہ لوک ورثہ میوزیم میں بنائے جانے والے میواتی کلچرل ڈائیوراما کا دورہ کیا اور میواتی کلچر ڈسپلے اور میوزیم میں بنائے گئے دیگر قوموں کے کلچر کے ڈسپلے بھی دیکھے۔ اس موقع پر انہوں نے صدائے میو سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ لوک ورثہ جیسے تاریخی مقام پر میواتی کلچر کے ڈسپلے کی جگہ ملنا کوئی عام بات نہیں اس کیلئے جتنے بھی احباب نے کوشش کی وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ثقافت کے وزیر اور سیکرٹری سے اچھے تعلقات ہیں اگر ڈسپلے کی منظوری سے پہلے بتا دیا جاتا تو کسی صورت بھی اتنے اخراجات نہ ہونے دیتے اب ڈسپلے کی جگہ میں مزید اضافہ کی کوشش کرینگے تاکہ میو ثقافت کی اور چیزیں بھی رکھی جا سکیں۔

میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری اور برادری مسائل پر وزیراعظم ہاؤس اسلام آباد میں ملاقات کے بعد وزیراعظم کے کوارڈی نیٹر شبیر احمد عثمانی، وزیراعظم کے سیکرٹری چوہدری شیر محمد میو، پارلیمانی امور کے سیکرٹری حاجی اسحاق میو اور وزیراعظم ہاؤس کے سینئر سیکرٹری اصغر علی میو اور سید یوسف شاہ کے ہمراہ راؤ غلام محمد میو اور حافظ سلمان طارق کا گروپ فوٹو

میواتی ہیریٹیج فورم کے چیئرمین راؤ غلام محمد میو اور صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق اسلام آباد میں وزیراعظم کے کوارڈی نیٹر شبیر احمد عثمانی سے ملاقات کرتے ہوئے

وزیراعظم پاکستان کے کوارڈی نیٹر شبیر احمد عثمانی میو لوک ورثہ میوزیم اسلام آباد میں راؤ غلام محمد میو، حافظ سلمان طارق اور چوہدری عثمان شبیر کے ہمراہ میواتی کلچرل ڈائیوراما کا وزٹ کرنے کیلئے آتے ہوئے

اسلام آباد میں میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری پر کام شروع کر دیا گیا

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری کے سلسلے میں صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو نے اسلام آباد کے دورے کے موقع پر میو تنظیمات کونسل کے ڈپٹی کوارڈی نیٹر راؤ غلام محمد میو، میو ویلفیئر ایسوسی ایشن کے مرکزی صدر شوکت علی میو، اسلام آباد کے صدر ڈاکٹر اکبر علی میو، جنرل سیکرٹری جاوید قمر میو دیگر معززین چوہدری امام بخش، حاجی محمد اسحاق، چوہدری شیر محمد میو اور دیگر سے ملاقات کی۔ تمام معززین برادری نے میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری کا خیر مقدم کرتے ہوئے فارم لے کر اس پر کام شروع کرنیکا اعلان کیا۔

لوک ورثہ میں میواتی کلچر ڈسپلے کا افتتاح جلد ہی کیا جائے گا، راؤ غلام محمد میو

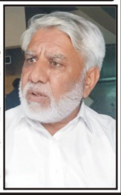

اسلام آباد (نمائندہ صدائے میو) وزیراعظم کے کوارڈی نیٹر شبیر احمد عثمانی کے دورہ لوک ورثہ کے موقع پر میو تنظیمات کونسل کے کوارڈی نیٹر اور میواتی کلچر ہیریٹیج فورم کے چیئرمین راؤ غلام محمد میو نے کہا کہ میواتی کلچر ڈائیوراما (میواتی کلچر ڈسپلے) کی تیاری آخری مراحل میں ہے اور ہم نے اخراجات کے 17 لاکھ روپے میں سے 15 لاکھ کی ادائیگی بھی کر دی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ تاریخی کام اجتماعی مفاد میں کیا گیا ہے اس لئے جیسے ہی کام مکمل ہوگا اسلام آباد اور میو تنظیمات کی مشاورت سے جلد ہی افتتاح کی تاریخ کا اعلان کر دیا جائے گا۔

چوہدری صابر حسین بلا میو کے ڈیرہ ٹھنڈی چھاؤں نیو مری میں ہونیوالے پاکستان صدائے میو فورم کے تین روزہ تربیتی کنونشن کے دوران مختلف مقامات پر تنظیمی حوالے سے منعقدہ پاکستان صدائے میو فورم کے اجلاسوں کا منظر (تصویر: ریاض احمد خاں میو)

میو تنظیمات کونسل نے 16 اگست کو تمام میو تنظیمات کا کنونشن لاہور میں کرنیکا اعلان کر دیا

کنونشن کے سلسلے میں مشاورتی اجلاس میں انجمن اتحاد و ترقی میوات، میواتی دنیا، پاکستان صدائے میو فورم، میو ایجوکیشنل فورس، میو ایمپلائز ویلفیئر فورم اور الموسیٰ فاؤنڈیشن کے ذمہ داران نے شرکت کی

ہر سال میواتی کلچر ڈے منانے اور میو تنظیمات کونسل کے اغراض و مقاصد کا باقاعدہ اعلان تنظیمات کنونشن میں کیا جائے گا اور تمام تنظیموں کے ایک ایک ذمہ دار پر مشتمل ایگزیکٹو کمیٹی تشکیل دی جائے گی

لاہور (نمائندہ صدائے میو) میو تنظیمات کے کنونشن کے سلسلے میں میو تنظیمات کونسل کا مشاورتی اجلاس کونسل کے کوارڈی نیٹر کرنل (ر) محمد علی میو کے دفتر پاک عرب لاہور میں منعقد ہوا جس میں انجمن اتحاد و ترقی میوات کے صدر شہزاد جواہر، فنانس سیکرٹری ڈاکٹر خالد سینگل، پاکستان صدائے میو فورم کے مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ، میواتی دنیا کے رہنما کرنل (ر) محمد علی میو، میو ایجوکیشنل فورس کے رہنما خلیل احمد میو، میو ایمپلائز ویلفیئر فورم کے صدر سخاوت علی میو ودیگر رہنما سلیم طارق میو، سلیم اللہ خاں، الموسیٰ ویلفیئر فاؤنڈیشن کے صدر ڈاکٹر ساجد ابراہیم میو، جنرل سیکرٹری ماسٹر زبیر احمد اور صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو نے شرکت کی۔ اجلاس میں متفقہ رائے سے فیصلہ کیا گیا کہ تمام میو تنظیمات کا پہلا کنونشن 16 اگست کو کپس کالج کا ہنہ کیمپس لاہور میں منعقد کیا جائے گا۔ یہ پروگرام تنظیمات کے تعاون سے کیا جائے گا اس سلسلے میں ہر تنظیم کیلئے فنڈ بھی مقرر کیا گیا۔ مزید یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ہر سال میواتی کلچر ڈے منانے اور میو تنظیمات کونسل کے اغراض و مقاصد کا باقاعدہ اعلان بھی کنونشن میں کر دیا جائے گا اور تمام تنظیموں کے ایک ایک ذمہ دار پر مشتمل کونسل ایگزیکٹو کمیٹی بھی تشکیل دی جائے گی۔

میو تنظیمات کے کنونشن کے سلسلے میں پاک عرب لاہور میں ہونیوالے میو تنظیمات کونسل کیا جلاس میں کرنل (ر) محمد علی میو، چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ، شہزاد جواہر شوہدری خلیل احمد میو، چوہدری سلیم طارق، سخاوت علی میو، ڈاکٹر ساجد ابراہیم، ڈاکٹر خالد سینگل، ماسٹر زبیر احمد، سلیم اللہ خاں اور حافظ سلمان طارق میو شریک ہیں

پہلا حاجی آفتاب میو میموریل ٹورنامنٹ 11 اگست سے چک 756 پیر محل میں ہوگا

پیر محل (نمائندہ صدائے میو) الٹرا کیمیکلز اسلام آباد کے منیجر ماجد اختر میو کے تعاون سے ماسٹر شاہد اختر میو کی نگرانی میں حاجی افتاب اقبال بالی میو میموریل ٹیپ بال کرکٹ ٹورنامنٹ 11 اور 12 اگست کو چک نمبر 756 پیر محل میں ہوگا۔ جس میں انتظامیہ کی طرف سے ریفریشمنٹ فری ہوگی۔

راؤ غلام محمد میو سال میں دوسری بار صدائے میو اخبار کے خصوصی ..... ممبر بن گئے .....

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) میو تنظیمات کونسل کے ڈپٹی کوارڈی نیٹر اور میواتی ہیریٹیج کلچرل فورم اسلام آباد کے چیئرمین راؤ غلام محمد میو سال میں دوسری بار صدائے میو اخبار کو دس ہزار روپے ڈونیشن دے کر خصوصی ممبر بن گئے جس پر صدائے میو کی ٹیم نے انکا شکریہ ادا کیا ہے۔

میو ایمپلائز ڈیٹا شماری کی شروعات قابل تحسین ہے

بریگیڈیئر (ر) عبدالغفور

ہماری پاس افواج پاکستان کا مکمل ڈیٹا موجود ہے لیکن اُسے شو نہیں کر سکتے البتہ اس کے ذریعے رہنمائی ضرور کر سکتے ہیں

ایمپلائز کی ڈیٹا شماری کے ساتھ بیرون ممالک میں کاروبار کرنے والوں اور اہم پوسٹوں پر فائز لوگوں کا ڈیٹا بھی جمع کرنا چاہیے

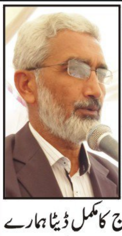

لاہور (نمائندہ صدائے میو) میو قوم کی معروف شخصیت بریگیڈیئر (ر) عبدالغفور نے صدائے میو کی طرف سے شروع کی جانے والی میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ قابل تحسین کوشش ہے۔ یہ کام آسان تو نہیں لیکن مکمل ہوگیا تو اجتماعی مفاد کی خاطر مضبوط سسٹم بنایا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاک افواج کا مکمل ڈیٹا ہمارے پاس موجود ہے لیکن ہم اُسے کسی کے حوالے نہیں کر سکتے البتہ اس کے ذریعے اپنی قوم کے نوجوانوں کی رہنمائی کیلئے جو بھی ممکن ہوسکا ضرور کرینگے۔ بریگیڈیئر عبدالغفور نے صدائے میو کی ٹیم کو مشورہ دیا کہ میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری کے ساتھ ساتھ بیرون ممالک کاروبار کرنے والے اور مختلف اداروں میں اچھی پوسٹوں پر فائز لوگوں کی ڈیٹا شماری بھی کرنی چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پہلی بار اپنی قوم کیلئے کئے جانیوالے منفرد کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے تمام معززین برادری خاص طور پر نوجوانوں کو اس معاملے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اپنی قوم کے اجتماعی مفاد کی خاطر جو بھی کام کیا جائے گا ہم اس میں اپنا حصہ ڈالنے کیلئے ہر وقت حاضر ہیں۔

چندووال نارووال میں میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری کے حوالے منعقدہ اجلاس کے شرکاء شاہد خاں میو، صابر حسین میو، ہیڈ ماسٹر محمد یوسف خاں، رانا عقیل ساجد میو، چوہدری الیاس، چوہدری طارق میو اور دیگر کا گروپ فوٹو

میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری کے سلسلے میں نارووال میں اجلاس

یونین کونسل کی سطح پر صدائے میو رابطہ کمیٹی کے ذمہ داران کی ڈیوٹی لگائی جائے گی

نارووال (نمائندہ صدائے میو) میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری کے سلسلے میں پاکستان صدائے میو فورم نارووال کا اجلاس چیف آرگنائزر شاہد خاں میو کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا جس میں صدائے میو رابطہ کمیٹی کے ممبران شاہد خاں میو، صابر حسین میو، ہیڈ ماسٹر یوسف خاں، رانا عقیل ساجد، چوہدری الیاس میو، چوہدری محمد طارق اور دیگر نے شرکت کی۔ اجلاس میں ''صدائے میو'' کی طرف سے شروع کی جانے والی میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری کا خیر مقدم کرتے ہوئے فیصلہ کیا گیا کہ ضلع نارووال میں میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری بھرپور طریقے سے کی جائے گی اور اس کیلئے تمام یونین کونسلز میں صدائے میو رابطہ کمیٹی کے ممبران ڈیوٹی لگائی جائے گی تاکہ جلد از جلد یہ کام مکمل کیا جاسکے۔ اس موقع پر شاہد خاں میو نے کہا کہ میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری بڑی اہمیت کی حامل ہے یہ کام بہت پہلے کر لیا جاتا تو اب تک میو برادری ایک سسٹم بن چکا ہوتا۔

ہند سرکاری کی طرف سے شروع کی جانے والی ذات برادری کی مردم شماری کے سلسلے میں آگاہی مہم کی پلاننگ کرنے کیلئے جامعۃ الشیخ محمد قاسم نوح میں ہونے والے اجلاس میں معززین برادری کا گروپ فوٹو

ذات برادریوں کی مردم شماری کیلئے انڈین میوات میں آگاہی مہم

خطہ میوات، ہریانہ اور راجھستان سمیت پورے ہند میں بیداری مہم تیز کرنیکا فیصلہ

نوح (رپورٹ/صابر قاسمی میو) ہندوستان کی حکومت کی طرف سے ذات برادریوں کی مردم شماری کے اعلان کے بعد میو قوم میں آگاہی مہم کا آغاز۔ تفصیلات کے مطابق ذات پر مبنی مردم شماری کی آگاہی مہم کے سلسلے میں معززین میو برادری کا اجلاس جامعۃ الشیخ محمد قاسم میں منعقد ہوا جس میں بڑی تعداد میں معززین برادری نے شرکت کی اس موقع پر فیصلہ کیا گیا کہ خطہ میوات ہریانہ اور راجھستان سمیت پورے ہندوستان میں علاقہ کی میو سماجی شخصیات کو آگاہی مہم کا انچارج بنایا جائے گا اور خطوط جاری کئے جائیں گے تاکہ ملک بھر میں میو برادری کی تعداد کا اندازہ ہوسکے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ میو قوم کی مردم شماری سے نہ صرف مسلمانوں کی تعداد کا پتہ چلے گا بلکہ ان کے مسائل کے حل میں بھی آسانی پیدا ہوگی۔ واضح رہے کہ ہندوستان میں پہلی بار ذات برادریوں کی مردم شماری کی جارہی ہے اور تمام برادریاں اپنی اپنی حیثیت ثابت کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہیں۔

لاہور میں کینیڈا سے پاکستان آنے پر ڈاکٹر محمد صدیق میو کے اعزاز میں دیئے گئے ظہرانے میں مہمان کے ہمراہ بریگیڈیئر (ر) ظفر لیسین بابر میو، میو تنظیمات کونسل کے کوارڈی نیٹر کرنل (ر) محمد علی میو، ڈاکٹر ریاض میو، انجینئر محمد اختر اور دیگر دوست احباب کا گروپ فوٹو

ماہنامہ صدائے میو لاہور

میوقوم کا واحد نمائندہ ترجمان

اگست 2025

چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو 300-2481227

ایڈیٹر محمد اکرم میواتی 0321-4990135

میوات میں اسلام سالار ساہوؒ اور خواجہ معین الدینؒ کے ذریعے آیا، ہزاروں کی تعداد میں مسلمان ہونیوالے راجپوت میو ہی تھے

میو چھتری راجپوت ہیں رانا، راؤ، رائے میو ہیروز کے القابات ہیں

نامور ادیب و مؤرخ سردار عظیم اللہ خاں میو

کم علمی کی وجہ سے لوگ Meo کی بجائے Mayo لکھ رہے ہیں حالانکہ شروع سے ہی ہمارے کاغذات میں Meo ہی لکھا گیا

میوقوم کی معروف سیاسی وسماجی شخصیت اور نامور ادیب اور پی پی 163 لاہور سے سب سے کم مارجن سے ہرائے جانے والے سردار عظیم اللہ خاں میو کے انٹرویو کا پہلا حصہ گزشتہ ماہ کے شمارے میں شائع کیا گیا تھا۔ سردار صاحب میوقوم کی تاریخ پر گہری نظر رکھتے ہیں اور ہر بات دلائل اور حقائق کی روشنی میں کرتے ہیں اس لئے انٹرویو کے دوسرے حصے میں ان سے وہ سوالات کئے گئے ہیں جن پر میوقوم میں مختلف رائے پائی جاتی ہے (ادارہ)

انٹرویو کا دوسرا حصہ

صدائے میو: سردار صاحب آپ کی میوقوم کی تاریخ پر گہری نظر اور وسیع مطالعہ ہے اس لئے یہ فرمائیں کہ میو راجپوت کیسے ہوئے؟۔

عظیم اللہ خاں:۔ کسی بھی بات کا فیصلہ کرنے کیلئے ہمیں کوئی نہ کوئی معیار، کسوٹی یا پیمانہ ایسا مقرر کرنا چاہئے جس کو بنیاد بنایا جاسکے اور متفق الیہ ہو۔ مسلمانوں کی آمد سے پہلے ہندوستانی سماج کی چار کلاسز تھیں (1) برھمن (2) کھشتری (3) ویش (4) شودر۔ یہ متفقہ طور پر ملا گیا نقطہ ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ہم کونسے درجے یا کلاس میں تھے تو وہ بھی تسلیم شدہ ہے کہ یعنی ہم ''چھتری یا کھشتری'' ہیں۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ ہمارے شجرے ہمارے خاندان (گُل) ہمارا DNA، ہماری زبانی روایات سب اس کی تائید میں ہیں۔ ہمارا دعویٰ بھی یہی ہے جو درست ہے۔ ساتویں صدی عیسوی میں ایک لفظ راجپوت کا چلن عام ہوا اور آہستہ آہستہ ہندوستان کی تمام چھتری اقوام نے یہ لفظ اپنا لیا۔ آپ دیکھیں قدیم کھشتری خاندان جیسے جے پور کا کچھواہے، چتوڑ کا رانا خاندان وہ سبھی دیگر آج کھشتری نہیں راجپوت کا ٹائٹل استعمال کرتے ہیں۔ پورے ہندوستان میں سبھی چھتری (کھشتری) اس ٹائٹل کے زیر سایہ آگئے ہیں جب کہ اس لفظ سے پہلے سبھی چھتری تھے تو ہمیں اپنے آپ کو علیحدہ رکھ کر اور اس شناخت کی طرف جا کر جو۔ اب بھلا دی گئی ہے کیا فائدہ ہے۔ ہم چھتری (کھشتری الاصل) ہیں اور اب جب یہ لفظ راجپوت سے تبدیل ہو گیا ہے تو میرا خیال ہے اُسے اپنانے میں کوئی قباحت نہیں۔ باقی راجپوت کے حوالے سے ہماری داستانیں خلاف حقیقت ہیں۔

پسند بھی نہیں کرتے تھے۔ موسی مہارانی کی الور میں چھتری اور تجارہ میں محل ہے۔ یہ میونی تھی اس کے باپ کا نام راؤ منشاء تھا۔

''موسی منشاراؤ کی بھلی نبھائی نیہ''

صدائے میو:۔ آپ کے خیال میں میو کے اصل ہجّے کیا ہیں Meo یا پھر Mayo؟۔

عظیم اللہ خاں:۔ اس پر میں نے اپنی کتاب ''پی پیارا کا دیس کی'' میں پورا مضمون لکھا ہے اصل لفظ Meo ہے۔ چونکہ انگریز نے اسے ہمارے لئے ایسے ہی استعمال کیا ہے اور ہندوستان کے تمام سرکاری کاغذات میں ہمارے لئے ,,Meo,, لکھا جاتا ہے۔

صدائے میو:۔ سندھ میں تو کوئی بھی Mayo نہیں لکھتا ایسا صرف پنجاب میں ہی ہے اس کی وجہ کیا ہے؟۔

کیا جاتا تھا جو خاص طور پر پنچائت میں گاڈا جاتا اور یہ سمجھا جاتا تھا کہ سالار کے جھنڈے کے سامنے کوئی جھوٹ نہیں بولے گا۔ جیسے گھڑ چڑھی میوخاں کی بات میں ہے۔

کھولا میں گنجی پکی ہون گڈو ہو سالار

خدا بیچ میں لے لیورانی وے مانگ لیا ہتھیار

اس کے بعد خواجہ معین الدین چشتیؒ اور ان کے سلسلہ کے خلفاء حضرت نصیر الدین چراغ دہلی اور حضرت شیخ موسیٰؒ نے جن کا مزار پلّہ نزد نوح میں ہے۔ اسلام کیلئے

انٹرویو: حافظ سلمان طارق میو

خاص کام کیا۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کے سفر اجمیر میں جو لکھا جاتا ہے کہ آپ کے ہاتھ پر ہزاروں بہادر راجپوت مسلمان ہوئے وہ ہم میو ہی تھے کیونکہ اس وقت دہلی سے اجمیر کیلئے میوات سے گزرنا پڑتا تھا اور یہ بھی حقیقت ہے کہ راجپوت چھتری نسل کے لوگ جو خواجہؒ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے وہ ہم ہی ہیں اسکا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ دھلی سے اجمیر کی طرف آج بھی سوائے میوؤں کے چھتری راجپوت نسل کی کوئی مسلم آبادی میوات کے علاوہ نہیں ہے۔ خواجہ چشتیؒ ہماری روایات کا اہم جز ہے۔ جیسے دریا خاں کی بات میں شش بدنی خواجہ کی درگاہ ہیں اپنے محبوب سے ملن کی دعا کرتی ہیں۔ جہاں تک خواجہ معین الدین چشتیؒ کے سفر کا تعلق ہے اس بارے میں ان کے

ملفوظات سے میں نے تاریخ تلاش کرنے کی کوشش کی مگر کامیابی نہیں ملی البتہ یہ دور 1191ء اور 1192 عیسوی کا تھا جب سلطان محمد غوری اور پرتھوی راج کی لڑائیاں چل رہی تھیں۔

صدائے میو:۔ آپ شہید اجمل خاں کے قریبی ساتھی رہے ہیں آپ کے خیال میں انکا سب سے بڑا کارنامہ کیا ہے؟۔

عظیم اللہ خاں:۔ جی ہاں! شہید اجمل خاں میو کی تحریک کا تو میں ایکٹو حصہ رہا ہوں۔ اجمل خاں میو سے پہلے ہماری قوم بوجوہ کئی قسم کے Complexes شکار تھی جن کا ذکر شاید مناسب نہ ہو مگر اجمل خاں میو نے ایسی کمال حکمت عملی سے میوؤں کو اکھٹا کیا اور ایسا پیغام دیا کہ میو

چودھری اور سکندر سہراب اور دیگر کے کام کو کبھی خاص طرح میوؤں نے سراہا نہ تھا۔

صدائے میو:۔ آپ صدائے میو اخبار کی اشاعت پر کیا رائے رکھتے ہیں؟۔

عظیم اللہ خاں:۔ صدائے میو پاکستان میو اتحاد کا ہی ایک تسلسل ہے جو مشکلات کے باوجود اس وقت برادری کے آپسی رابطے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ یہ بڑا کام ہے

گنے چنے لوگ ہی میوقوم کی نمائندگی کرتے تھے مگر اجمل خاں نے ایسی نسل تیار کر دی جو آج پوری طاقت سے سیاسی میدان میں ایکٹو ہے

کچھ لوگ برادری کا نام استعمال کر کے ذاتی مفادات کا کھیل کھیل رہے ہیں، صدائے میو آپسی رابطے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے

صدائے میو:۔ بہت سے لوگ ناموں کے ساتھ راؤ، رانا وغیرہ لکھتے ہیں آپ کے خیال میں میوقوم کے القابات کیا ہیں؟۔

عظیم اللہ خاں:۔ میوقوم کے قدیم القابات وہی ہیں جو چھتری راجپوت اقوام کے صدیوں سے ہیں راؤ، رانا، رائے، راجہ۔ پھر قبول اسلام کے بعد خان اور ملک جیسے خطاب بھی ہم نے اپنائے، ہمارے ہیروز جیسے مہا رانا، کا کو رانا بالوت، رائے بھان، راؤ سینمٹ، راؤ مالیا، راؤ باہڑ، راجہ ٹوڈرمل وغیرہ بھی ہیں اور یہ ٹائٹل انیسویں صدی کے دور تک رہے۔ آپ شجرے دیکھیں تو قدیم ناموں کے ساتھ یہی ٹائٹل ہیں۔ چودھری تو انگریز اور اس سے قبل مغل حکومت کا ٹیکس اکھٹا کرنے والا شخص ہوتا تھا جیسے آج کل نمبر دار ہے ایسے چودھری اور مقدم تھے اور میوان خطابات کو

عظیم اللہ خاں:۔ اس کی کوئی خاص وجہ نہیں اسے ہم کم علمی ہی کہہ سکتے ہیں کسی نے لکھ دیا یا میو ہسپتال کے نام کے ساتھ Mayo لکھا دیکھ لیا تو وجہ سمجھے بغیر بھیڑ چال شروع ہو گئی۔

صدائے میو:۔ میو دائرہ اسلام میں کب اور کس کے ذریعے داخل ہوئے؟۔

عظیم اللہ خاں:۔ اسلام کا میوات میں پہلا قدم سپہ سالار ساہوؒ کے ذریعے آیا یہ محمود غزنویؒ کے بہنوئی اور سپہ سالار تھے۔ محمود غزنوی نے 998ء، 1030ء تک حکومت کی۔ مورخین کا کہنا ہے کہ محمود غزنوی نے 407 ہجری میں قنوج کی فتح کے بعد یہ علاقہ بشمول میوات سیّد سالار ساہو کے حوالے کیا اس کے بعد ہی میوات میں باضابطہ اسلام کا پیغام پہنچا۔ ان کی یاد میں میوات میں ہمیشہ ایک جھنڈا کھڑا

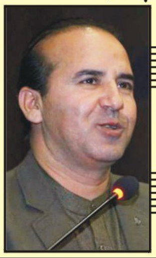

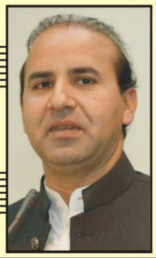

فخر سے اپنے آپ کو ''میو'' لکھوانے لگ گئے اور دوسری اقوام بھی ان کی تحریک سے اتنی مرعوب ہوئیں کہ ہمارے بچے کو بھی خاں صاحب کہہ کے پکارتی ہیں۔ عام میو جو اپنے آپ کو بغیر کسی سرپرست کے سمجھتا تھا اور اس کمی کی وجہ سے عدم تحفظ کا شکار بھی تھا۔ اجمل خاں کی وجہ سے ایک دم بھرپور اعتماد میں آگیا۔ سیاسی سطح پر بھی ہمارے گنے چنے لوگ تھے جو میوقوم کی نمائندگی کرتے تھے مگر اجمل خاں میو نے چند برس میں ہی ایک ایسی نسل تیار کر دی جو آج پوری طاقت سے سیاسی میدان میں ایکٹو ہے، میوؤں کے اندر آئی اس تبدیلی نے پھر ہمیں دیگر میدانوں کی طرف بھی کام کرنے پر مائل کیا جیسے زبان، تاریخ، ادب، کلچر، سماج اور سماجی برائیوں کیخلاف گفتگو ورنہ اس سے پہلے میو زبان کے حوالے سے شیر چودھری، یٰسین باگھوڑوی، فہیم خاں، قیس

جو تن تنہا کرنا اپنے آپ میں بہت بڑا اعزاز ہے۔

صدائے میو:۔ سردار صاحب اپنی قیمتی وقت میں سے ٹائم دینے کا شکریہ۔ صدائے میو کے ذریعے اپنی قوم کو کیا پیغام دینا چاہیں گے؟۔

عظیم اللہ خاں:۔ برادری کو اپنے وسائل اور عددی طاقت کے مطابق سیاسی وسماجی کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک ہم ابن الوقت لوگوں سے جان نہ چھڑا لیں۔ کچھ لوگ برادری کا نام استعمال کر کے ذاتی مفادات کا کھیل کھیل رہے ہیں اور ہماری اکثریت محض فوٹو سیشن کے چکر میں استعمال ہو رہی ہے۔ ہمیں اجمل خاں کے دور کے میو اتحاد کی طرز پر مضبوط سماجی گروپ تشکیل دینے کی ضرورت ہے جو مسائل کا حل تلاش کر سکے۔

سدرا اکبر (اولکھ)
کوٹرداھاکشن نمبر 1168

مبارز احمد (میانوالی بنگلہ)
سیالکوٹ نمبر 1164

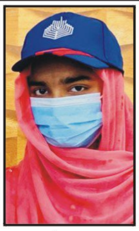
لائبہ طاہر (مرالی ہٹھاڑ)
قصور نمبر 1158

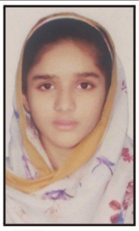
سوبیہ رحمان (بوئے آصل)
پتوکی نمبر 1148

میٹرک کا رزلٹ 2025ء
کامیابی حاصل کرنیوالے
طلباء کو بہت بہت مبارک

حرین ظفر میو (چک RS)
شجاع آباد نمبر 1142

فاطمہ سرفراز (ٹاؤن شپ)
نمبر 1132

مدثر رضوان (پتوکی)
نمبر 1128

اشعر اصغر میو (اکاڑہ)
نمبر 1133

پنجاب بھر میں

میٹرک میں ایک بار پھر میو قوم کے طلباء وطالبات نے اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا لیا

لاہور، ساہیوال، ملتان، گوجرانوالہ، فیصل آباد، سرگودھا اور دیگر بورڈ سے سینکڑوں میں طلباء نے 1200 میں سے 1100 سے زائد نمبر حاصل کر کے اپنے والدین، سکولز اور قوم کا نام روشن کر دیا

برادری میں اپنی قوم کے لائق نوجوانوں کا ریکارڈ اور ہر سطح پر ان کی حوصلہ افزائی کا سسٹم ہونا چاہیئے تا کہ نوجوان اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے کسی بھی عہدے پر فائز ہوں تو انہیں اپنی قوم کا کردار ہمیشہ یاد رہے

لاہور (رپورٹ/صدائے میو) میٹرک 2025 کے امتحان میں بھی پنجاب بھر سے میو قوم کے طلباء وطالبات نے قابل تحسین نمبر حاصل کر کے اپنی صلاحیتوں کو لوہا منوالیا۔تفصیلات کے مطابق لاہور، ساہیوال ،گوجرانولہ ،ملتان ،فیصل آباد ،سرگودھا اور بہاولپور بورڈ سمیت دیگر کئی بورڈز میں سینکڑوں میو طلباء نے 1200 میں سے 1100 سے زائد نمبر حاصل کر کے اپنے والدین، سکولز اور قوم کا جو نام روشن کیا ہے اس پر پوری قوم مبارکباد کی مستحق ہے ۔پاکستان صدائے میو فورم کی طرف سے تو ہر سال ہی تمام بورڈز کے لائق طلباء کی حوصلہ افزائی اور رہنمائی کی جاتی ہے پھر بھی ضرورت اس بات کی ہے کہ برادری میں ایسا سسٹم ہونا چاہیئے جس کے تحت نہ صرف قوم کے تمام لائق نوجوانوں کا ریکارڈ رکھا جائے بلکہ ہر سطح پر انکی حوصلہ افزائی بھی کی جائے تا کہ زیادہ سے زیادہ نوجوان اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے کسی بھی عہدے پر فائز ہوں تو انہیں اپنی قوم کا کردار ہمیشہ یاد رہے اور وہ بھی اپنی قوم کی بہتری میں اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کری۔

جیسمن گارڈن اسلام آباد میں میو ویلفیئر ایسوسی ایشن اسلام آباد کی ماہانہ بیٹھک کے موقع پر چوہدری امام بخش میو، ڈاکٹر اکبر علی میو، محمد شبیر میو، چوہدری قمر جاوید، محمد فاروق میو چوہدری اصغر ناز، شکیل اصغر میو، چوہدری شیر محمد، چوہدری ہمت خاں، جمشید احمد میو اور دیگر معززین برادری کا گروپ فوٹو

کہروڑ پکا کے صائم الیاس میو کی ٹی وی پروگرام میں پانچ زبانوں میں بہترین پرفامس

کہروڑ پکا (نمائندہ صدائے میو) کہروڑ پکا کی معروف سیاسی وسماجی شخصیت ڈاکٹر الیاس میو کے بیٹے صائم الیاس میو نے GNN چینل کے پروگرام دیس بک میں پانچ زبانوں میں شاعری پر پرفارمس کر کے سب کو حیران کر دیا۔یہ سلسلہ میو ایجوکیشنل فورس کے چیئرمین سعید اقبال میو کی کوششوں سے شروع ہوا ہے۔

حاجی رزاق کارولیا کو پاکستان صدائے میو فورم ضلع ننکانہ کا صدر نامزد کر دیا گیا

ننکانہ (نمائندہ صدائے میو) پاکستان صدائے میو فورم کے مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ نے چک نمبر 18 گ ب کی معروف شخصیت حاجی محمد رزاق کارولیا کو پاکستان صدائے میو فورم ضلع ننکانہ صاحب کا صدر نامزد کر دیا۔حاجی رزاق کارولیا نے صدائے میو فورم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جلد ضلع کی باڈی مکمل کرنے کا اعلان کیا ہے۔

بڑی تعداد میں مختلف اداروں کے میو ایمپلائز نے اپنا ڈیٹا جمع کرا دیا

ابھی تک صرف ٹیلی فونک رابطے کئے گئے ہیں صدائے میو کی ٹیم باقاعدہ کسی بھی علاقے میں نہیں گئی پھر بھی بہت سارے فارم جمع ہو گئے

گاؤں گاؤں جا کر کس طرح ڈیٹا جمع کرنا ہے اس حوالے سے جلد ہی شیڈول کا اعلان کر دیا جائے گا، چیف ایڈیٹر صدائے میو

لاہور (نمائندہ صدائے میو) یکم جولائی کو شروع ہونے والی میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری کی ابتدا میں ہی مختلف محکموں کے بہت سے افسران اور ملازمین نے اپنا ڈیٹا صدائے میو کو جمع کرا دیا ہے ۔یہ کام ابھی تک ٹیلی فونک رابطے سے ہی کیا گیا بہت کم لوگ ایسے ہیں جن کے پاس جا کر فارم پُر کئے گئے صدائے میو کی ٹیم باقاعدہ ابھی تک کسی علاقے میں نہیں گئی پھر بھی بہت ست فارم جمع ہو چکے ہیں ۔صدائے میو کے چیف ایڈیٹر نے بتایا کہ گاؤں گاؤں جا کر کس طرح ملازمین اور دیہاتوں کی ڈیٹا شماری کرنی ہے اس حوالے سے جلد ہی شیڈول کا اعلان کر دیا جائے گا۔انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ابھی تک برادری کی ایک بھی تنظیم نے اس حوالے سے رابطہ نہیں کیا۔

میواتی دنیا کے دفتر ایڈن ڈیوائن لاہور میں ہونے والے ادبی تنظیم میواتی دنیا کے ماہانہ مشاعرہ کے موقع پر ڈاکٹر طاہر شبیر میو، اسد اللہ ارشد میو، صدیق جوہر اور دیگر شعراء کا گروپ فوٹو

جہانگیر پارک لاہور میں راؤ کلیم خاں میو کے ڈیرہ پر ہونے والے بزم اخگر کے ماہانہ مشاعرہ کے موقع پر پروفیسر عباس مرزا، سردار اسد اللہ ارشد میو، صدیق جوہر، عدل منہاس، اسلم شوق، مشتاق قمر اور دیگر شعراء کا گروپ فوٹو

معروف بزنس مین اور میواتی دنیا کے سرپرست جمیل احمد میو وینس کالونی لاہور میں معروف ادبی شخصیت سردار عظیم اللہ خاں میو کی صحت یابی پر گلدستہ دیتے ہوئے

نجم الحسن، میو سپوت ایوارڈ اور میو طلبہ کنونشن کے ایوارڈ سپانسر کرینگے

صدائے میو کی اچھی کوششوں میں الٹرا کیمیکلز کمپنی اپنا کردار ادا کرتی رہے گی، نجم الحسن

لاہور (سٹاف رپورٹر) معروف بزنس مین اور الٹرا کیمیکلز (پرائیویٹ) لمیٹیڈ کمپنی کے آنر نجم الحسن میو نے اعلان کیا ہے کہ میو سپوت ایوارڈ اور میو طلبہ کنونشن میں طلباء و دیگر شعبہ جات کے افراد کو دیئے جانے والے ایوارڈ الٹرا کیمیکلز کمپنی کی طرف سے دیئے جائیں گے۔انہوں نے کہا کہ صدائے میو کی ٹیم اپنی قوم کیلئے بہت اچھا کام کر رہی ہے ہم کاروباری مصروفیات کی وجہ سے ٹائم نہیں دے سکتے تو اپنی حیثیت کے مطابق ان کے معاملات میں آسانی پیدا کرنے کی کوشش تو کر سکتے ہیں تا کہ میو قوم کے لائق طلبہ کی حوصلہ افزائی کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہ سکے ۔ واضح رہے کہ نجم الحسن میو کئی بار پہلے بھی میو سپوت ایوارڈ کی شیلڈز اور اب تک ہونے والے گوجرانوالہ بورڈ کے میو طلبہ کنونشن کے ایوارڈ بھی سپانسر کر چکے ہیں اور ہمیشہ سے صدائے میو اخبار کی بھی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔

16 اگست کا کنونشن تمام میو تنظیمات کا ہے، کرنل (ر) محمد علی میو

جتنی بھی تنظیم اپنی قوم بھلائی کیلئے کام کر رہی ہیں ان کو ضرور شرکت کرنی چاہیئے

لاہور (نمائندہ صدائے میو) میو تنظیمات کونسل پاکستان کے کوارڈی نیٹر کرنل (ر) محمد علی میو نے کہا ہے کہ 16 اگست کو کپس کالج کاہنہ کیمپس میں ہونیوالا کنونشن تمام میو تنظیمات کا ہے اس لئے جتنی بی تنظیمیں اپنی قوم کی بھلائی کیلئے کام کر رہی ہیں انہیں میو تنظیمات کنونشن میں ضرور شرکت کرنی چاہیئے تا کہ ان کی کارکردگی سے برادری میں بھی آگاہی ہو سکے اور مثبت انداز میں تمام میو تنظیمات کے درمیان مضبوط رابطوں کا سسٹم بنایا جا سکے ۔انہوں نے مزید کہا کہ میو تنظیمات کونسل کوئی تنظیم نہیں بلکہ آپس میں رابطے قائم کرنے اور اجتماعی معاملات میں مل بیٹھ کر سوچ وبچار کرنے کا پلیٹ فارم ہے اس پلیٹ فارم کے قوم کو کیا فوائد پہنچے اور اس کے مقاصد کیا ہیں اس بارے میں بھی کنونشن میں شرکاء کو آگاہ کیا جائے گا تا کہ تنظیموں کو اس کی اہمیت کا اندازہ ہو سکے۔

پاکستان صدائے میو فورم کے رہنما حاجی نور محمد میو، چوہدری صابر حسین بلا میو، چوہدری طاہر اسلام، حاجی عبدالرزاق کارولیا، محمد اکرم میواتی، مشتاق احمد صدیقی، ماسٹر عرفان میو چوہدری خالد محمود انجم، نمبر دار ممتاز میو، سرفراز احمد اور شاہد میو رحمت پارک لاہور میں صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق کی عیادت کرتے ہوئے

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو 300-2481227

میوقوم کا واحد نمائندہ ترجمان
ماہنامہ صدائے میو لاہور

اگست 2025
0321-4990135

ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی

چوہدری صابر حسین بلا میو کے ڈیرے پر قائم صدائے میو سیکرٹریٹ ٹھنڈی چھاؤں نیو مری میں منعقدہ پاکستان صدائے میو فورم کے دوسرے تربیتی کنونشن کی مختلف نشستوں سے پاکستان صدائے میو فورم کے مرکزی قائدین چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ، پروفیسر سرفراز احمد میو، چوہدری سرور شاہین میو، لاہور کے صدر و میزبان چوہدری صابر حسین بلا میو، معروف بزنس مین ملک اعظم اعجاز اور صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو جبکہ حاجی رزاق کارولیا اور سعید اقبال میو سوالات کرتے ہوئے خطاب کر رہے ہیں

ٹھنڈی چھائوں نیو مری میں پاکستان صدائے میو ویلفیئر فورم کا دوسرا تین روزہ تربیتی کنونشن

ایک دوسرے کیلئے رول ماڈل بننا چاہئے — نعیم حنیف ایڈووکیٹ

احساس کے بغیر خدمت نہیں کی جاسکتی — پروفیسر سرفراز

الحمداللہ صدائے میو فورم کی ٹیم معیار اور میرٹ پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرتی، چوہدری سرور شاہین، میو برادری کے جو بھی بچے باہر تعلیم حاصل کرنا چاہیں ہم ان کی سہولت کاری کیلئے حاضر ہیں، ملک اعظم اعجاز

تربیتی کنونشن میں آکر بہت کچھ سیکھنے کو ملا، چوہدری اسماعیل میو، صدائے میو ایک ستارہ ہے جو پورے ملک میں چمک رہا ہے، شاہد خاں، اپنوں کیلئے کام کرنے والوں کی خدمت کر کے خوشی ہوتی ہے، چوہدری صابر حسین

میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری کی اہمیت کو سمجھنے کی ضرورت ہے، حافظ سلمان طارق، صابر حسین بلا اور انکی ٹیم نے جس خلوص سے میزبانی کی وہ قابل تحسین ہے، چوہدری اقبال سحر، روزگار کے مواقع فراہم کئے جائیں، سعید اقبال

مری (نمائندہ صدائے میو) پاکستان صدائے میو فورم کا دوسرا تین روزہ تربیتی کنونشن پاکستان صدائے میو فورم ضلع لاہور کے صدر چوہدری صابر حسین بلا میو کے ڈیرہ ٹھنڈی چھاؤں نیو مری میں منعقد ہوا جس میں لاہور، قصور، کوٹرادھا کشن، رائیونڈ، نارووال اور ننکانہ صاحب سے بڑی تعداد میں صدائے میو فورم کے ذمہ داران وممبران نے شرکت کی۔ اس موقع پر چار تربیتی نشستیں ہوئی جن سے تنظیم کے مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف میو، سیکرٹری جنرل پروفیسر سرفراز احمد میو، فنانس سیکرٹری چوہدری سرور شاہین، صدائے میو فورم ضلع لاہور کے صدر چوہدری صابر حسین بلا میو، ضلع نارووال کے سرپرست چوہدری اسماعیل میو، نارووال کے چیف آرگنائزر شاہد خاں میو، صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق، مختلف برادریوں کے معززین ملک اعظم اعجاز اور رانا آفتاب نے بھی خطاب کیا۔ چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ نے کہا کہ جہاں پیسے کی وجہ سے نفاق آجائے اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش کی جائے وہاں اتفاق نہیں رہ سکتا، کسی کے آنے جانے سے کام نہیں رکتا۔ تنظیم ذہنی طور پر خود کو اس کے نام کرنے کا نام ہے، ہر معاملے میں کمٹمنٹ ضروری ہے، ایک دوسرے کیلئے رول ماڈل بننا چاہئے، سوشل ورکر کے اندر تحمل مزاجی ہونی چاہئے، ایک دوسرے کی لاج رکھنی پڑھتی ہے، جو کہیں اُسے پورا کریں۔ انہوں نے کہا کہ وقت کی پابندی کرنے میں ہم بہت غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہیں اس لئے ہماری زندگی میں سسٹم کی کمی ہے الحمداللہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ میو قوم میں فلاحی کام کرنے والی تنظیم پاکستان صدائے میو فورم ہی ہے اس لئے اس کے ورکر کوئی عام انسان نہیں اللہ نے انہیں اپنے بندوں کی خدمت کیلئے چنا ہوا ہے۔ پروفیسر سرفراز احمد میو نے کہا کہ ویلفیئر ورکر کے اندر احساس کا ہونا ضروری ہے احساس کے بغیر خدمت کا کام نہیں کر سکتے، بات کرنے کا انداز ایسا ہونا چاہئے کہ سننے والا آپ کی گفتگو سے متاثر ضرور ہو اور اپنے دل میں آپ سے ملنے کی خواہش رکھے۔ جو بھی اچھا کام کریں اس کی پبلسٹی ضرور کریں فرضی اور من گھڑت باتیں اچھے ورکر کو زیب نہیں دیتیں انہوں نے کہا کہ کسی بھی تنظیم کی کامیابی میں سب سے بڑا کردار اعتماد کا ہوتا ہے، ٹیم ورک کا ہونا بہت ضروری ہے، اخلاص کا رشتہ ہونا چاہئے، نظم وضبط کے بغیر تنظیم کامیاب نہیں ہوسکتی اور لوگوں کی تنقید برداشت کرنی پڑتی ہے، اعتراض اور تنقید کرنے والوں سے الجھنے کی بجائے خوش اخلاقی سے کام لینے کا نام ہی تربیت ہے۔ چوہدری سرور شاہین نے کہا کہ صدائے میو کی ٹیم کی یہ خصوصیت ہے کہ ہر معاملے میں ایک ایک پیسے کا حساب رکھا جاتا ہے اور اجتماعی شادیوں کا فنڈ صرف شادیوں میں ہی لگایا جاتا ہے اوپر کے تمام اخراجات تنظیم کے فنڈ یا ذاتی جیب سے کئے جاتے ہیں۔ چوہدری صابر حسین بلا میو نے کہا کہ اپنوں کی بھلائی کیلئے کام کرنے والوں کی خدمت کر کے خوشی ملتی ہے اور اس کام کیلئے ہم ہمیشہ حاضر ہیں۔ چوہدری اسماعیل میو نے کہا کہ ہم مری پہلے بھی آتے رہے لیکن اس بار سیکھنے اور سمجھنے کا جو موقع ملا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں ملا شاہد خاں میو نے کہا کہ صدائے میو کی ٹیم ستاروں کی مانند ہے، صدائے میو ایک آواز ہے اسی لئے برادری کا کوئی بھی معاملہ ہو ہر کوئی اسی ٹیم سے رجوع کرتا ہے ہمیں چاہئے کہ اچھے پیغام کو ذمہ داری سے آگے پہنچائیں۔ مشاورتی بورڈ کے سربراہ چوہدری اقبال سحر خاں نے کہا کہ چوہدری صابر حسین بلا اور ان کی ٹیم نے بغیر کسی مفاد یا خود نمائی کے جس خلوص اور محبت سے میزبانی کے فرائض سرانجام دیئے ہیں وہ قابل تحسین ہیں۔ معروف بزنس مین ملک اعظم اعجاز اور رانا آفتاب نے کہا کہ ہم نے تعلیم کیلئے بچوں کو باہر بھیجنے کا ادارہ بنایا ہوا ہے جس کے مختلف ممالک کی 40 یونیورسٹیوں سے رابطے ہیں اگر میو برادری کے بچے تعلیم کیلئے باہر جانا چاہیں تو ہماری خدمات حاضر ہیں حافظ سلمان طارق نے کہا کہ چار بھائیوں کے اکھٹے بیٹھنے کا نام تنظیم نہیں ہوتا تنظیم ایک سسٹم کا نام ہے بدقسمتی سے ہماری قوم سسٹم سے بہت دور ہے اسی لئے ہم بہتری کی طرف جانے کی بجائے تباہی و نااتفاقی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے میو ایمپلائز و گاؤں دیہاتوں کی ڈیٹا شماری کے حوالے سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری کے کیا فوائد اور اثرات ہونگے ہماری قوم اس کو سمجھنے کی بجائے غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کر رہی ہے پھر بھی انشاء اللہ دوسرے کاموں کی طرح ہم اس کام کو بھی پایہ تکمیل تک پہنچا کر دم لیں گے اور ثابت کرینگے کہ یہ کام کتنا ضروری تھا۔ آخری نشست سے آرائیاں رائیونڈ کے سعید اقبال اور 18 چک ننکانہ صاحب کے حاجی رزاق کارولیا نے بھی خطاب کیا۔

چوہدری صابر حسین نے مری میں اپنے ڈیرے پر صدائے میو سیکرٹریٹ بنانے کا اعلان کر دیا

لاہور (نمائندہ صدائے میو) پاکستان صدائے میو فورم ضلع لاہور کے صدر چوہدری صابر حسین بلا میو نے اپنے ڈیرہ ٹھنڈی چھاؤں نیو مری میں ہونے والے پاکستان صدائے میو فورم کے تربیتی کنونشن کے موقع پر اپنے ڈیرے پر صدائے میو سیکرٹریٹ بنانے کا اعلان کیا جس پر شرکاء نے انکا شکریہ ادا کیا۔

ثوبیہ جاوید میو کو پاکستان صدائے میو فورم (لیڈیز ونگ) کا صدر نامزد کر دیا گیا

لاہور (نمائندہ صدائے میو) پاکستان صدائے میو فورم کے مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف ایڈووکیٹ نے شعبہ تعلیم وتدریس سے وابستہ گرین کیپ لاہور کی محترمہ ثوبیہ جاوید میو کو صدائے میو فورم (لیڈیز ونگ) کا صدر نامزد کیا ہے۔ باقی عہدوں کا فیصلہ ثوبیہ جاوید باہم مشاورت سے کرنے کی مجاز ہونگی۔

میوا تحاد کے مرکزی وائس چیئرمین حاجی عبدالحکیم میو کے دورہ میر پور خاص کے موقع پر ضلعی صدر غلام فاروق میو کی میزبانی میں ہونے والے اجلاس سے حاجی عبدالحکیم میو، غلام نبی میوایڈووکیٹ اور میزبان غلام فاروق خطاب کر رہے ہیں جبکہ اس موقع پر حاجی محمد عثمان، محمد الیاس نکہ میو، سردار یٰسین میو، حاجی محمد حیات میو، محمد عمر میو، عبدالعزیز نکو میو، استاد سلیم میو، صوبیدار میجر (ر) جاوید، محمد اصغر میو، اشرف خاں میو، شاہ رخ خاں، محمد عمران میو، اور بڑی تعداد میں نوجوان شریک ہیں (تصویر: صدائے میو)

میوا تحاد کے وائس چیئرمین حاجی عبدالحکیم میو کے ہنگامی دورے، جشن آزادی بھرپور جوش جذبے سے منانے کا اعلان

وائس چیئرمین نے تنظیم کو فعال بنانے کیلئے ایک ہی ماہ میں حیدر آباد، ٹنڈو الہیار، میر پور خاص اور کراچی کے دورے کئے، معززین برادری سے ملاقاتیں، پاک فوج کے کردار خراج تحسین پیش کیا جائے گا

22 اگست کو ٹنڈو الہیار میں تربیتی کنونشن اور 17 ستمبر کو حیدر آباد میں پاکستان میوا تحاد کے یوم تاسیس بھرپور انداز میں منایا جائے گا، میوا تحاد اپنی قوم کیلئے کام کرنے والی منظم تنظیم ہے۔ حاجی عبدالحکیم میو کا مختلف مقامات پر خطاب

حیدر آباد (رپورٹ / قاری محبوب احمد میو) پاکستان میوا تحاد کے مرکزی وائس چیئرمین حاجی عبدالحکیم میو نے تنظیمی کو منظم طریقے سے فعال بنانے کیلئے مرکزی اور ضلعی ذمہ داران کے ہمراہ حیدر آباد، ٹنڈو الہیار، میر پور خاص اور کراچی کے ہنگامی دورے کئے ہر جگہ وائس چیئرمین کا بھرپور خیر مقدم کیا گیا۔ اس موقع پر میوا تحاد کے بھرپور علاقائی اجلاس منعقد ہوئے جن میں تنظیم معاملات پر مشاورت کی گئی۔ حاجی عبدالحکیم میوا ور دیگر ذمہ داران نے اجلاسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میو اتحاد ایک متحرک اور با اصول تنظیم ہے جو قائد میوات اجمل خاں میو کی شہادت کے بعد بھی خدمت کے سفر کو جاری رکھے ہوئے ہے اور یہ سفر ہمیشہ جاری رہے گا۔ حاجی عبدالحکیم میو نے تنظیم کے ذمہ داران سے مشاورت کے بعد اعلان کیا میوا تحاد کی طرف سے جشن آزادی جوش وخروش کے ساتھ منایا جائے گا اور ہر ضلع میں ریلیاں نکال کر پاک فوج کے عظیم کردار کو خراج تحسین پیش کرینگے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ 22 اگست کو ٹنڈو الہیار میں میوا تحاد کا تربیتی کنونشن اور 17 ستمبر کو شہید قائد اجمل خاں میو سے کیئے گئے وعدوں تازہ کرنے اور ان کے مشن کو تیزی سے آگے بڑھانے کیلئے حیدر آباد میں پاکستان میوا تحاد کا یوم تاسیس بھرپور طریقے سے منایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پروگرام اس بات کا ثبوت ہیں کہ پاکستان میوا تحاد اپنے نظرے اور اپنے شہدا کے مشن کو کبھی فراموش نہیں کرے گا۔ حیدر آباد، ٹنڈو الہیار اور میر پور خاص میں ہونے والے اجلاسوں سے مرکزی و ضلعی رہنماؤں غلام نبی میوایڈووکیٹ، محمد الیاس نکہ میو، شہاب الدین میو، قاری محبوب احمد میو، عبدالستار میو، غلام فاروق میو، محمد عمر میو، محمد اصغر میو، اشرف خاں میو، ٹھیکیدار رمضان میو، عبدالرزاق میو، حاجی حیات میو محمد وسیم میو اور میو

میوا تحاد کے وائس چیئرمین حاجی عبدالحکیم میو کے دورہ حیدر آباد کے موقع پر ضلع کی تنظیم کی طرف سے حاجی عبدالحکیم میو، شہاب الدین میو، عبدالعزیز نکو میو، عبدالستار میوا ور دیگر ذمہ داران کو سندھی اجرک کا تحفہ دیا گیا اس موقع پر ضلعی صدر قاری محبوب احمد، یوتھ کے صدر شاہ رخ خاں، ماسٹر جان محمد میو، کریم بخش، غلام مصطفٰی اور دیگر بھی موجود ہیں

22 اگست کو ٹنڈو الہیار میں میوا تحاد کا تربیتی کنونشن ہوگا

الیاس نکہ میو

تربیت کے حوالے سے پہلا کنونشن ہے سندھ بھر سے ذمہ داران شرکت کرینگے، مرکزی سینئر نائب صدر پاکستان میوا تحاد

ٹنڈو الہیار (نمائندہ صدائے میو) پاکستان میو اتحاد کے مرکزی سینئر نائب صدر محمد الیاس نکہ میو نے بتایا ہے کہ 22 اگست کو ٹنڈو الہیار میں میوا تحاد کا تربیتی کنونشن منعقد کیا جائے گا جس میں سندھ بھر سے ذمہ داران و کارکنان شرکت کرینگے۔ اس سلسلے میں تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تربیت کے حوالے سے میوا تحاد کا پہلا کنونشن ہے اس لئے امید ہے اس سے کارکنوں میں نیا جذبہ جنم لے گا اور یہ کنونشن 17 ستمبر کو حیدر آباد میں ہونے والے میوا تحاد کے یوم تاسیس کی کامیابی میں بھی اہم کردار ادا کریگا انہوں نے مزید کہا کہ شہید اجمل خاں میو کے مشن کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ ملک بھر کی برادری میوا تحاد کے پلیٹ فارم پر متحد ہو کر ایک طاقت بن جائے۔

مرحوم مصروف میو کا بیٹا محمد راشد میو کراچی میں وفات پا گیا

حیدر آباد (رپورٹ / حسن پپو میو) لطیف آباد نمبر 12 حیدر آباد کے مرحوم محمد مصروف میو کا بڑا بیٹا محمد راشد میو کراچی میں قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ جنازہ میں میوا تحاد کے رہنماؤں سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

یوتھ ونگ کے صدر حسن چاندو کے بہنوئی رفیق میو وفات پا گئے

جامشورہ (نمائندہ صدائے میو) میوا تحاد (یوتھ ونگ) سندھ کے صدر اور جنرل کونسلر حسن چاندو میو کے بہنوئی محمد رفیق میو خدا کی بستی کوٹری میں طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔ جنازہ میں میوا تحاد کے رہنماؤں سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

ٹنڈو الہیار میں مرحوم عبدالکریم متی کی اہلیہ وفات پا گئیں

ٹنڈو الہیار (نمائندہ صدائے میو) ٹنڈو الہیار میں اختر عارف میو کی والدہ محترمہ، اکبر میو کی بہن اور مرحوم عبدالکریم متی ناکہ منشی کی اہلیہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ جنازہ میں بڑی تعداد میں میوا تحاد کے رہنماؤں سمیت بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

ٹنڈو الہیار میں میو یوتھ کے صوبائی جنرل سیکرٹری وسیم میو کی طرف سے تنظیم کے رہنماؤں حاجی عبدالحکیم، شہاب الدین استاد سلیم، شاہ رخ خاں، محمد عمر اور حاجی حیات کو سندھی اجرک پہنانے کے بعد الیاس نکہ میو اور دیگر کے ہمراہ گروپ فوٹو

چشمہ الیاس گوٹھ کورنگی کے نوجوان میوا تحاد کے چیئرمین حاجی افضل خاں میو، سینئر وائس چیئرمین شمس العارفین میو اور دیگر عہدداران محمد احسان میو اور زین العابدین کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے

جمشید روڈ کراچی میں صدائے میو کے ممبر فیصل میو غوری کے نکاح کے بعد دعا کی جا رہی ہے

محمد ساجد میو کو لطیف آباد نمبر 12 حیدر آباد کا صدر نامزد کر دیا گیا

حیدر آباد (نمائندہ صدائے میو) پاکستان میوا تحاد ضلع حیدر آباد کے صدر قاری محبوب احمد میو نے محمد ساجد میو کو لطیف آباد نمبر 12 حیدر آباد کا صدر نامزد کر دیا۔ انہوں نے صدر کو ہدایت کی کہ وہ فوری طور پر اپنے یونٹ کی برادری کو متحد کرے تا کہ باقی عہدداران کا بھی جلد اعلان کیا جا سکے۔

رمضان میو کا صاحبزادہ رضوان میو عالمی مقابلہ کیلئے سلیکٹ ہو گیا

کوٹ غلام محمد (رپورٹ / حامد حنیف میو) گوٹھ دین محمد ڈھگان رستی کوٹ غلام محمد سے ممبر ضلع کونسل محمد رمضان میو کا صاحبزادہ محمد رضوان میو قطر اور ملیشیاء میں ہونے والے عالمی مقابلہ پارلیمنٹرین ڈبیٹ کیلئے سلیکٹ ہو گیا جو کہ میو قوم کیلئے بڑے اعزاز کی بات ہے رضوان میو پہلے بھی ملکی سطح پر ہونے والا تقریری مقابلہ جیت چکا ہے۔

پاکستان میوا تحاد کے وائس چیئرمین حاجی عبدالحکیم میو کے دورہ ٹنڈو الہیار کے موقع پر منعقدہ اجلاس میں حاجی عبدالحکیم میو، محمد الیاس نکہ میو، شہاب الدین میو، محمد عمر میو، حاجی محمد حیات، عبدالرزاق میو، صوبیدار (ر) جاوید میو، اشرف خاں میو، عبدالعزیز نکو میو اور دیگر شریک ہیں

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو
300-2481227

میوقوم کا واحد نمائندہ ترجمان ماہنامہ
صدائے میو لاہور

اگست 2025

ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی
0321-4990135

چوہدری صابر حسین بلا میو کے ڈیرہ مری میں ہونیوالے پاکستان صدائے میوفورم کے تین روزہ تربیتی کنونشن میں شریک لاہور، قصور، رائیونڈ، کوٹرادھا کشن، نارووال اور ننکانہ کے ذمہ داران وممبران کا میزبانوں کے ہمراہ گروپ فوٹو

ستمبر سے میوطلبہ کنونشن کا سلسلہ شروع ہوگا، نومبر میں شجاع آباد میں میو بھائی چارہ کانفرنس ہوگی

لاہور اور ساہیول بورڈ کا میوطلبہ کنونشن / میوسپوت ایوارڈ ستمبر میں، گوجرانوالہ بورڈ کا میوسپوت ایوارڈ اکتوبر میں منعقد ہوگا جبکہ جنوبی پنجاب کے طلبہ کو ایوارڈ کانفرنس میں ہی دیئے جائیں گے

اس سال سرگودھا اور فیصل آباد کا بورڈ کا الگ سے پروگرام کرنے کی کوشش کی جائے گی، پروگرامز کی حتمی تاریخوں کا اعلان اگست میں کر دیا جائیگا۔ پاکستان صدائے میوفورم کے اجلاس میں فیصلہ

لاہور (سٹاف رپورٹر) حسب سابق پاکستان صدائے میوفورم کی طرف سے میٹرک اور انٹر کے امتحان میں قابل ستائش نمبر حاصل کرنیوالے میوطلباء وطالبات اور مختلف شعبہ ہائے زندگی میں اپنی منفرد صلاحیتوں کا لوہا منوا کر ملک وقوم کا نام روشن کرنے والے میوسپوتوں کی حوصلہ افزائی کیلئے میوطلبہ کنونشن اور میوسپوت ایوارڈ کی تقریبات کا سلسلہ ستمبر میں شروع ہوگا۔ پاکستان صدائے میوفورم کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ لاہور، ساہیوال بورڈ کا پروگرام ستمبر میں، گوجرانوالہ بورڈ، فیصل آباد اور سرگودھا بورڈ کا اکتوبر جبکہ جنوبی پنجاب کے تمام بورڈز کا پروگرام نومبر میں شجاع آباد میں منعقد کیا جائے گا۔ چاروں پروگرامز میں دیئے جانے والے ایوارڈ کا میرٹ الگ الگ رکھا جائے گا میرٹ اور پروگرامز کی تاریخوں کا اعلان اگست میں کر دیا جائے گا۔ البتہ لاہور اور ساہیوال بورڈ کے طلباء 15 اگست، گوجرانوالہ بورڈ کے طلباء یکم ستمبر، فیصل آباد اور سرگودھا بورڈ کے طلباء 15 ستمبر اور جنوبی پنجاب کے ملتان، بہاولپور اور ڈی جی خاں بورڈ کے بورڈ کے طلباء وطالبات یکم نومبر تک اپنا رزلٹ کارڈ صدائے میو کی ٹیم کو جمع کرا سکیں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے جنوبی پنجاب کا پروگرام شجاع آباد میوسپوت ایوارڈ کے نام کی بجائے ''میو بھائی چارہ کانفرنس'' کے نام سے منعقد کیا جائے گا اور تعداد کے لحاظ سے اب تک ہونے والے تمام پروگرامز میں بڑا ہوگا اس سلسلے میں پاکستان صدائے میوفورم ضلع ملتان کے چیف آرگنائزر چوہدری ناصر محمود میو نے معززین علاقہ سے مشاورت شروع کر دی ہے کہ اس بار ایسا کیا منفرد اور پرکشش کیا جائے کہ جس کی قوم میں مثال دی جاتی رہے۔ میو بھائی چارہ کانفرنس میں ہی طلباء ودیگر شعبہ جات کی شخصیات کو ایوارڈ دیئے جائیں گے۔

اسلام آباد میں وزیراعظم پاکستان کے سینئر سیکرٹری چوہدری شیر محمد میو، وزیراعظم ہاؤس کے پرائیویٹ سینئر سیکرٹری اصغر علی میو، وازرت پالیمانی امور کے سیکرٹری حاجی اسحاق میو، عسکری وفوجی سیمنٹ کے ایگزیکٹو منیجر شوکت علی میو، ڈاکٹر اے کیو خاں کے آفیسر جمشید احمد میو، قائداعظم یونیورسٹی کے ریٹائرڈ آفیسر ڈاکٹر اکبر علی میو اور سی ڈی اے کے ریٹائرڈ آفیسر چوہدری بشیر احمد میو صدائے میو کی طرف سے شروع کی جانی والی میوایمپلائز کی ڈیٹا شماری کے فارم فِل کرتے ہوئے (تصویر: صدائے میو)

میوسپوت نوید احمد میو کا 30 انڈر 30 ایوارڈ حاصل کرنیکا اعزاز

30 انڈر 30 ایوارڈ کیلئے پورے ملک سے صرف 30 افراد ہی سلیکٹ ہوتے ہیں

نوید احمد میو پہلے قومی وبین الاقوامی سطح کے درجن سے زائد ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں

اسلام آباد (نمائندہ صدائے میو) بھٹہ چوک لاہور کے رہائشی میو سپوت نوید احمد میو نے ڈیجیٹل اینڈ ٹیکنالوجی کی فیلڈ میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کر کے 30 انڈر 30 کا قومی ایوارڈ حاصل کرلیا۔ ایوارڈ کی تقریب اسلام آباد چیمبر آف کامرس میں منعقد ہوئی جس میں وزیراعظم یوتھ پروگرام کے چیئرمین رانا مشہود خاں نے ایوارڈ تقسیم کئے۔ واضح رہے کہ 30 انڈر 30 ایوارڈ کیلئے پورے ملک سے صرف 30 باصلاحیت نوجوان ہی سلیکٹ کئے جاتے ہیں۔ پاکستان کی تاریخ میں منفرد اعزاز حاصل کرنے پر پاکستان صدائے میوفورم کی طرف سے نوید احمد میو کو ستمبر میں لاہور میں ہونیوالے پندرھویں میوسپوت ایوارڈ 2025ء کیلئے بھی سلیکٹ کر لیا گیا ہے۔

اسلام آباد چیمبر آف کامرس میں وزیراعظم یوتھ پروگرام کے چیئرمین رانا مشہود خاں اور دیگر حکام نوید احمد میو کو ڈیجیٹل اینڈ ٹیکنالوجی فیلڈ میں بہترین کارکردگی پر ایوارڈ دیتے ہوئے

لاہور، ساہیوال بورڈ کیلئے 1100 نمبر کا میرٹ مقرر

لاہور (سٹاف رپورٹر) پاکستان صدائے میوفورم نے ستمبر میں ہونیوالے لاہور اور ساہیوال کے میوطلبہ کنونشن میں دیئے جانیوالے ایوارڈ کیلئے میٹرک کے طلباء کا میرٹ 1200 میں سے 1100 فائنل کیا ہے۔

میوایمپلائز کی ڈیٹا شماری کا کام قابل تحسین ہے، حاجی غلام نبی خاں

یہ کام پہلے کر لیا جاتا تو مسائل میں یقیناً کمی آ گئی ہوتی، صدر میوفاؤنڈیشن گوجرانوالہ

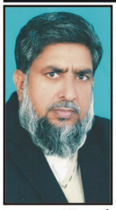

گوجرانوالہ (نمائندہ صدائے میو) گوجرانوالہ کے معروف بزنس مین اور میوفاؤنڈیشن گوجرانوالہ کے صدر حاجی غلام نبی خاں میو نے صدائے میو کی طرف سے میوایمپلائز اور پرائیویٹ کمپنیز کی ڈیٹا شماری کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے یہ کام قابل تحسین ہے اگر یہ کام پہلے کر لیا جاتا تو یقیناً برادری میں بے روزگاری کے اتنے مسائل نہ ہوتے۔ انہوں نے کہا کہ ڈیٹا شماری سے میو برادری میں جو انقلاب آئے گا اس کے دوررس نتائج ہونگے اس لئے برادری کی تمام تنظیموں کو اس کام میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے تاکہ جلد از جلد یہ کام مکمل کر کے ایسا سسٹم بنایا جا سکے جس سے برادری کسی بھی کام کیلئے رشوت یا سفارش کی ضرورت نہ پڑے۔

شیروالا (شجاع آباد) میں ہونیوالے چوہدری نوردین فلڈ لائٹ ٹورنامنٹ کا فائنل جیتنے والی ٹیم کو صدائے میوفورم جنوبی پنجاب کے چیف آرگنائزر چوہدری ناصر محمود میو، رانا قاسم نون گروہ کے رہنما چوہدری منور اسلام میو اور کسان اتحاد ملتان کے صدر خان اظہر خاں جوئیہ ٹرافی دیتے ہوئے

میوقوم کی سب سے متحرک اور فلاحی تنظیم پاکستان صدائے میوفورم کے زیراہتمام

میوسپوت ایوارڈ / میوطلبہ کنونشن

2025

لاہور، ساہیوال بورڈ	گوجرانوالہ، فیڈرل بورڈ	فیصل آباد، سرگودھا بورڈ	جنوبی پنجاب کے بورڈز
ستمبر	اکتوبر	اکتوبر	نومبر

لاہور، ساہیوال بورڈ کا میرٹ 1100، گوجرانوالہ اور جنوبی پنجاب کا 1050 ہے، رزلٹ کارڈ کے ساتھ رابطہ نمبر اور ایڈریس بھی سینڈ کیا جائے

15 اگست تک لاہور، ساہیوال بورڈ کے رزلٹ کارڈ درج ذیل نمبرز پر سینڈ کئے جائیں
0300-4421184, 0300-4304220
0333-4426402, 0300-2481227

جنوبی پنجاب کے تمام بورڈ کے رزلٹ کارڈ یکم نومبر تک درج ذیل نمبرز پر سینڈ کئے جائیں
0300-0734082
0302-9594215
0300-6797771
0301-1958274

گوجرانوالہ بورڈ کے رزلٹ کارڈ یکم ستمبر تک درج ذیل نمبرز پر بمع رابطہ نمبر سینڈ کئے جائیں
0346-6655522, 0301-6361055
0311-0020094, 0344-6474900

سلسلہ وار

گھر چڑھی میو خاں

گھر چڑھی اور میو خاں کی پہلی واردات

بالم
0300-4507208
قیس چودھری چھرکلوت میو

گزشتہ سے پیوستہ

تھانیدار نے ارتھ دان اور بیل دان کی یا بات پہ کہ تم بی تو میو ہو تم نے کچھ نہ پتو بیل دان نے کہی:

واہ صاحب! کیسے بات کہی اے ہمارا ہاتھن میں بیل ہینکن کا ساٹا جب کہ اُن کے پئے دونالی بندوق ہی۔ ایسا میں کس کی مانے دھونسو کھوایو ہے کہ اپنی دیسا اے پکار تو؟۔

میو گڑھ والان کی بات سُنی تو تھانے دار ہانسی بھول گو۔ اُو تو لالہ جی کی بات اے مجاک ای سمجھ رو ہو۔ اپر ای تو ہانسی میں کھانسی بن گی۔ اتنا دن سُو اُو تھانہ میں ہو پورا علاقہ میں کائی نے چڑیا تک نہ ماری ہی اور اب ڈاکو ماردیو اور ڈکیت بی میو، گوجر، جاٹ، اہیرا اور میو چھوٹی موٹی چوری چکاری تو کرے ہا اپر کھلے عام ڈاکو تو پہلی بر سنو ہو۔ وانے مُنسی بلوا کے گم نام ڈاکون کے خلاف پرچو کاٹو۔ لالہ جی کُو تسلی دی کہ اُو جلدی ای ڈاکون نے پکڑ کے وا کا لُٹا مال اے برآمد کروائے گو۔

لالہ جی تو روتو پیٹتو دہائی دیتو چلو گو اپر جاٹ تھانے دار سوچ میں پڑ گو۔ وانے اپنے ساتھ کچھ سپاہی لیا اور گھوڑان پہ سوار ہو کے گھاٹی میں جا پہنچو۔ ابھی تیک کیکر کی لکڑی کی بندوق تنی پڑی ہی۔ وانے سپائین سُو کہی کہ فائر کھول دیواں۔ سپائین نے دونوں گھان لُو فائر کھول دیا اپر کوئی جُباب نہ آیو۔ کچھ باٹ دیکھ کے وانے سپاہی اوپر چڑھا دیا کہ وے بندوقن نے لے آواں۔ سپائی اُوپر سُو ہنستا اُترا اور کیکر کی کالی لکڑی لا پکڑائی کہ یہ بندوق تن ری ہی۔ تھانے دار ڈاکون کی عقل پہ حیران رہ گو کہ دو ڈاکون نے بنْیا کیسے چوتیا بنا دیا۔ تھانے دار نے آ کے پوری تحصیل پیروج پر کا تھانان میں تار دیا کہ کہا کائی تھانہ میں کوئی ڈاکون کی شکایت آئی اے؟۔ سب تھانان سُو جباب آیو کہ اُن کا علاقہ میں کوئی ایسی واردات نہ ہوئی۔ ٹھاکر کی چنتا بڑھ گی کہ نخالص وائی کا علاقہ میں یہ ڈاکو ہاں اپر اُو چپ بیٹھ گو کہ دیکھاں اب وے کہاں واردات کراں۔ ساتھ کے ساتھ وانے علاقہ کا سب گاؤن کا مکھیا، چوہدری اور لمبڑدارن سُو کہوا دی کہ جے اُن کا گاؤں بستی میں کوئی ایسو ڈاکو ہووے تو وا کی تھانہ میں اطلاع دیواں جا سُو ان کو کچھ بندوبست کرو جاوے۔

منگل کو دن آیو تو گھر چڑھی بولو:۔

بھایا! آج منگل ہے؟۔

میو خاں اے کچھ سمجھ نہ ائی تو گھور کے پوچھی:۔

"تو؟۔"

آج آٹھووں دن ہے اور ہم نے آٹھ دن پہلے کائی کو یا دن کو بچن دیو ہو۔ اب میو خاں کے یاد آ گی کہ گھر چڑھی نے کسائی سُو کہی ہی کہ آٹھویں دن یا ئی پتھر کے تلے سُو اپنی رقم اے لے جایو۔ اپر نگدی کہاں ہی۔ روپیہ تو یا نے گوالن کُو دے دیا اور مندر پہ چڑھا و چڑھا دیو۔ پوچھی:۔

اُو تو ہے اپر روپیہ...؟

"پتھر کے نیچے"

"کہا؟"

"ہاں"

تو کدھر آیو؟

"جب تو گوالن سُو پٹلا رو ہو"

تو پھر کسائی آئے گو اور لے جائے گو۔ تو کہا کرے گو جار؟ "بھایا! نوں نہ ہے۔ ہم نے چل کے دیکھنو ہے کہ وہی کسائی آپ آوے ہے کہ پھر کائی دوسرا اے بھیجے ہے۔ پتھرا اے تو وہی جانے ہے کائی اور اے کہا پتو؟

ٹھیک ہے بھایا گھر پڑے پڑے بی ہار گا۔ چل نوں پاؤں ای موکھلا ہو جائیں گا اور پھر کسائی ہماری آنکھن آگے اپنی رقم اے اُٹھائے گو تو ہمن نے بی تسلی ہو جائے گی کہ وا کی رقم وا پہ پہنچ گی اے۔ میو خاں نے ایک لمبو ہونکارو بھرو ہو تو بڈو وا پر اب اُو بھائی سُو چھوٹو بن کے رہ گو ہو بولو:۔

"چل کھڑو ہو"۔

دونوں بھائین نے اپنی اپنی بندوق سمالی۔

پہاڑ پہ وا پتھر سُو تنک اُوپر ہو را ایسے بیٹھ گا کہ اُن نے تو پتھر تک آتو آدمی دیکھے اپر وے وا ہے نہ دیکھاں۔

کچھ دیر پاچھے نوا اِت بِت لُو لکھا تو سہموڑ رو سُو چلو آیو۔ آگے پیچھے اُوپر نگاہ ماری پھر ہولے ہولے چلتو پتھر تک پہنچ گو۔ پتھر کے پئے کھڑو ہو رپھر ایک بر اُوپر آگے پیچھے اور دائیں بائیں نگاہ ماری پھر جھک کے پتھر پلٹ گرا یو۔ بھلو لُوٹا مال اے کون بگداوے ہے! اور اُو بی دُگنو۔ پھر کھڑو ہو کے سوچن لگو کہ جے اُن نے روپیہ بگدانا ہوتا تو وے آج جرور ہین ہوتا۔ وے تو کہیں دور دور تک بی بی دیکھ را۔ پھر آپ ای من سمجھاؤنی کری کہ اُن نے کہی ہی کہ یائی پتھر کے نیچے روپیہ دھرا ہوئیں گا۔ تنک دیکھوں تو سہی۔ کسائی قوم جاندار تو ہووے ای وانے پنجان کے بل بیٹھ کے دونوں ہاتھن سُو پتھر لڑھکا یو وا کے نیچے ایک رومال کی پوٹلی بندھی دھری ہی۔ وانے پوٹلی اُٹھائی اور جھٹکا سُو کھڑو ہو گو۔ اِت بِت لُو پھر لکھا یو اور ساتھ ساتھ پوٹلی کی گینٹھ کھولی۔ دونوں بھائین نے ایک دوسرا سُو نگاہ ملائی اور کھڑا ہو ر مٹھارا۔ کسائی اے گنتی بھول گی اور گھبرا کے اُترتا ناہرن نے دیکھن لگو۔ وے وا کے پئے پہنچ گا۔ اُو بت بنْو کھڑو ہو۔ وا کے کندھا پہ ہاتھ مار کے بولا:۔

"روپیہ پورا ہاں؟"

وانے کہاں گنا ہا، ترت بولو:۔

"ہاں جوان بلکل پورا ہاں بلکن موئے تو یہ پوران سُو بی کچھ فالتو ای لگ را ہاں"

یہ پورا دو سو پچپن روپیہ ہاں۔

مہراج! تم نے تو دو سو پچاس کی کہی ہی پھر یہ پانچ روپیہ کیسا؟ یہ تیری آن جان کی پچپن کا ہاں۔ گھر چڑھی نے کہی۔ پھر وانے وا کو بندوق لہرا کے دکھائی اور کہی:۔

ہمن نے اِن کے مارے تیرا روپیان کی جرورت ہی۔ یہ ہم نے تیرا ای روپیان سُو خریدی آں، تیری مہربانی تو ہمارے کام آیو۔

دھنتن ہاں تہارا ماباپ جن نے تمن کو بچن پورا کرنا سکھایا ہاں۔ جے برو نہ مانو تو ایک بات پوچھوں؟

اب کسائی کی آسنگ کھل گی ہی۔

"یہی کہ ہم کون ہاں؟"

واہ میرا ناہر جُوان جیسو دلیر اور سُورما ہے وا سُو کہیں گھنو بڈھی مان ہے۔

میں گھر چڑھی ہوں۔ ای میرو بڈو بھائی میو خاں ہے۔ ہم چونڈ او تا کا خدا بخش کا بیٹا ہاں۔

جبھی تو میں کہوں۔ تہارا ماباپ کا ناؤں اے سُن کے تو جے پر کا جاٹ اور بنْیا کانپا ہاں۔ صحیح اے بڑ کی جگے بڑا ای اُگے ہے۔

تیرو کام ہو گو؟۔

"خدا تیک ہو گو"۔

بس اب تو کھسک جا اور کدی بی کائی سُو یا بات کو ذکر مت کریو۔ "خدا تک نہ کرسوں"

کسائی بجلی کی سی تیجی سُو لمبا لمبا ڈگ بھر تو چلو گو دونوں بھائی پہاڑ پہ چڑھ گا کہ کوئی ہرن کہ نیل گائے ماراں اور بھون کے کھاواں۔ چلتے چلتے دور نکل گا ایک سیلا (چٹان) پہ ایک گوجری بیٹھی دیکھی جا نے رو رو کے بروحال کر ررا کھو ہو۔ میوات میں دھپ یائی اور راتن میں بھوت، پریت اور چڑیلن کا قصہ بہت مشہور ہا۔ حال بے حال بیربانی دیکھی تو دونوں بھائی چونک کے ایک دوسرا مہیں دیکھو کہ ای کوئی چڑیل ہے۔ پچھل پائی ہے کہ بھوتنی پہرا و تو یا کو کائی گُوجری کو سولگ رو ہے۔ آنکھن کا اسارا ہو یا، ایک دوسرا کی من کی بات اے سمجھا اور روتی سسکتی بیربانی کے پئے جا پہنچا۔ بیربانی کی عمران کی ماجیونی کے ای برابر ہی۔ اُن کی آہٹ سُنی تو روتی بیربانی چپ ہو گی اپنا لُوگڑا کا پلا سُو آنسو پونچھا اور حیرانگی سُو اِت بِت کو لکھا کے اُن نے دیکھن لگی۔ لال بھبوکا مُھوں، داڑھی مونچھ، آنکھن میں لال ڈورا جن سُو جو لا برس ری ہی، دونون کا ہاتھن میں دونالی بندوق،، دورنگی دھوتی، کسواں کمر ہی، بھاری پھینٹا، لکڑ کی جُو قد کاٹھ، من موہنی صورت۔ چپ چاپ بیٹھی بیٹھی کدی میو خاں اے اور کدی گھر چڑھی اے دیکھے۔ کئی پل ایسے ای بیت گا تو گھر چڑھی نے پوچھی:۔

"ماتا! تو کون ہے؟ اور ہین اکیلی بیٹھی کیں رو ری اے؟۔ گوجری نے ماتا کو شد سنْو تو ایک دم مکھ سُو اُداسی دور ہو گی، مکھڑو کھل گو۔ ایسے لگی کہ اُو کدی روئی ای نہ ہی۔ ایک جھٹکا سُو کھڑی ہو گی اور دونوں بھائین کا سِر پہ ہاتھ پھیرا اور پھر ایک لمبو ہُسانس بھر کے بولی؟۔

بھائی! کہا بتاؤں کہ موکُو کہا دُکھ پہنچو ہے؟۔

بڑی بوڈھین سُو میں نے نوں سُنی اے کہ بتایا سُو دکھ کم ہو جاوے ہے۔

بیرا میرو دُکھ ایسو ہے کہ بتایا سُو بڈھے گو کم نہ ہو سے گوجری نے پھر ایک لمبو ہونکارو مارو۔

"بتا دے کہا تو ہم ای تیرے کچھ کام آ جاواں"۔

بیٹا! میں جات کی گوجری ہوں نیچے وال میں رہوں ہُوں۔ آج قسمت کی ماری میں اپنی گائن نے پہاڑ پہ اِت کو لے آئی۔ ایک حرامی ناہر میری دودھیل گائے اے پھاڑ گو، میں لاٹھی لیر بھگی بی اپر اُو حرامی موکُو بی سودو کھڑو ہو گو۔ میں ڈر کے مارے ہین آ بیٹھی۔ اُو میری گائے اے کھینچ کے اُت کو لے گو اب توئی بتا کہ میں روؤں نہ تو کہا کروں۔ اُو حرامی میری گائے کا لوہی اے پی گو اور اب جانے کہاں جا مرو ہے۔ وا سیلا کے پیچھے میری مری گائے پڑی ہے۔

بس اتنی سی بات اے؟ گھر چڑھی نے ہنس کے کہی تو گوجری کا مکھ پہ روس کھنڈ گو اور سُر بدل کے بولی:

تیرے لیکھے ای اتنی سی بات اے۔ میرا تو بالکن کو دودھ، گھی گیو اور تو کہہ روا کہ بس اتنی سی بات اے؟۔

لالہ! تو ہین یا ماؤتھنی کے پئے بیٹھ میں ابھی آرو ہوں گھر چڑھی نے میو خاں سُو کہی۔ اُو چل دیو حیرانی سُو دیکھتی رہی میو خاں سیلا پہ پنجان کے بل بیٹھ گو، بندوق کی نالٹھوڑی نے نیچے دھرلی۔ گھر چڑھی پہلے سیلا (چٹان) کے پیچھے گیو مری گائے دیکھی جا کا لوہی اے ناہر پی کے چھوڑ گو ہو۔ ظاہر ہے کہ اب اُو کچھ دیر لوٹ کے تھکن اُتارے گو پھر تازہ دم ہو کے یا کا ماس اے آر کھائے گو۔ وانے ناہر کا جاتا کھوج دیکھا اور اُن پہ نگاہ گاڈ کے چل دیو اور ہُون جا پہنچو جہاں ناہر ایک سیلا پہ سورو ہو وا کا پاؤں کی آہٹ سنی تو ناہر کی آنکھ کھل گی وانے انگڑائی لے کے اپنا روڈھ اور پنجا چاٹا۔ گھر چڑھی نے للکارو:۔

اُو کتّا گاڈرا کیسے گوجری کی گائے کا لوہی اے پی کے روڈھ چاٹ روا۔ میں تو لُو بتاؤں گو کہ غریب کو مال کیسے کھایو جاوے ہے۔ اُو آگے بڈھو۔

ناہر نے گھر چڑھی اپنے مہیں آتو دیکھو تو اُٹھ کے کھڑو ہو گو۔ ایک بھرپور انگڑائی لی، چارو پاؤں پھیلایا، ایک جھکائی دی اور پھر ایک دم حملہ کرن کُو کھڑو ہو گو۔ گھر چڑھی نے چیل کی سی نگاہ گیری چلو آرو ہو جیسے اُو ناہر کا نسانہ پہ آیو ناہر نے سیلا سُو چھلانگ ماری کہ وا پہ جا پڑے گھر چڑھی تو آپ کالا پہاڑ کو ناہر ہو بلکن ناہرن کو بی ناہر۔ وانے اُوپر آتو ناہر ہوا میں ای گپک لیو اور دونوں ہاتھن سُو وا کو کھلو جابڑو پکڑ لیو۔ ناہر تو مُھوں پھاڑ کے وا ہے چیرن لُو چھپٹو ہو۔ وا ہے کہا پتو ہو کہ ای پھٹو مُھوں پھٹو کو پھٹو ای رہ جائے گو۔ گھر چڑھی نے وا کا جابڑا پکڑ کے وا کی ناڑ اپنی کھنی سُو بغل میں داب لی۔ وانے کھنی کو زور لگا یو تو ناہر کو مُھوں اور کُھل گو۔ وانے اُپر نیچے سُو مُھوں پکڑ کے چیر دیو۔ ناہر تڑپو اور تھوڑی ای دیر میں ٹھنڈو پڑ گو گھر چڑھی نے کائی ناج کی بوری کی طریاں اُو کندھا پہ پٹکو اور گوجری کے آگے لا پٹکو۔ گوجری تو حیران رہ گی۔

گھر چڑھی بولو: لے ماؤنسی یہی اے نا اُو حرامی کتّا جانے تیری گائے پھاڑی اے؟۔

گوجری ہدک رہ گی۔ کدی اُو نیچے پڑا مردہ ناہر اے دیکھے کدی پہاڑ جُو کھڑا نئی عمر کا جُوان اے دیکھے۔ پھر اُو سراہنی آواج میں بولی:۔

"بیٹا تو سنگھ، تیرو باپ سنگھ، تیری ما سنگھنی جانے تو سو سنگھ جُنْو"

گوجری نے آگے بڑھ کے دونوں ہاتھن سُو وا کا کندھا تھپکا اور جھکا کے ماتھو چُوم لیو۔ ابھی جن گالن پہ داڑھی نہ آئی ہی چٹ چٹ چوم لیا پھر دونوں ہاتھ پکڑ کے روڈھن کے لگا لیا اور بولی:۔

"بیٹا میو ہا؟"

ہاں ماؤنسی! چنڈ اوتا کو خدا بخش با گھوڑیا کو۔

ہاں بیٹا! تیرو قد کاٹھ بتا رو ہے کہ تم با گھوڑیا ای ہو ؤ گا۔ دھن آں تہارا ماباپ جن کے تم نے جنم لیوا ے۔

پھر پوچھی: بیٹا! تہارا ناؤں کہا کہاں؟۔

"ماؤنسی میرو ناؤ گھر چڑھی اے اور بھائی کو ناؤں میو خاں اے"۔

پھر وانے پوچھی:۔

ماؤنسی اپنو ناؤں کہا اے؟۔

"بیٹا! میرو ناؤں امری اے نیچے گوجر باس میں پہلو گھر میرو ای اے"۔

ماؤنسی! تیری ای گائے کتیک کی ہی؟۔

"بیٹا! ابھی دو مہینہ کی بیائی ہی، کال پرسُو ای ایک گاہک آیو ہو ستر روپیہ مول لگا رو ہو۔ اپر میں نے بالکن کا دودھ دہی کے مارے نہ بیچی۔ جانے کیسو ک کسبھ ہوائی کی نجر کھا گی۔ میری دودھیلی اے۔ یا حرامی کُتا کے لکھی ہی ای کہہ کے وا کو دل پھر بھر آیو۔ گھر چڑھی نے دھوتی کی آنٹ کھولی وا میں روپیہ بندرا ہا وانے بے گنے ای گوجری کا دونوں ہاتھ پکڑ کے روپیہ اُن میں دھر دیا اور بولو:۔

"ماؤنسی! ہماری میون کی کہن اے کہ ما مرے ماؤنسی جیوے۔ تو سُو ماؤنسی کہی اے تو تُو بی ہم نے اپنو بھانجا سویکار کر لے۔ ان سُو دودھال گائے لے لیو جا سُو ہمارا بہن بھائی دودھ گھی کو نہ ترساں۔ اللہ بھلی کرے گو ہمارا حق میں دعا کریو۔

گوجری حیرت سُو ہتھیلی پہ دھرا روپیان نے اور پھر بھانجا اے دیکھن لگی۔ روپیہ جھٹ سُو لوگڑا کا پلا میں باندھا اور دونوں ہاتھن سُو وا کو سر پکڑ کے ماتھو، گال اور مُھوں چوم لیو اور آنکھن میں آنسو بھر کے بولی:۔

"جیتا رہو میرا لال۔ میرو بھگوان تہاری ہر طرے سُو رکشا کرے۔ تہارو خدا تہارا ماباپن نے سُکھی اور جیوت راکھے۔ تم تو خدا نے فرشتا بنا کے بھیجا ہو"

جاٹ، گوجر اور اہیر غیر مسلم ذات ہی اپر جب یہ میون سُو ملے ہی تو خدا، رسول اور کلمہ قرآن کا واسطہ سُو بات کرے ہی۔ گھر چڑھی نے گوجری کا دونوں ہاتھ اپنا ہاتھن میں پکڑ لیا اور بولو:۔

ہاں موئے بی ایسے ای جچے ہے کہ ہم خدا نے تیری ای مدد کُو بھیجا ہا نہیں تو اِت کُو ہمارو آن نہ ہے اور پھر میں تو ہاتھ کو بی بہت کھلو ہوں۔ یہ روپیہ بی ساہت (شاید) تیرے مارے ای بچا پڑا ہا۔ اب تو گھر جا بہن بھائی باٹ دیکھ را ہوئیں گا اور گھر جان سُو پہلے گائے جرور خرید لیو جا سُو بچہ بنا دودھ کے نہ رہاں۔ گوجری نے ایک بر پھر وا کا کندھا پھٹکارا "جیتو رہ میرا لال" کہہ کے دعا دی پھر چپ چاپ کھڑا میو خاں کا کندھان پہ ہاتھ پھیر کے یہی دعا دی اور اسیس دیتی پہاڑ سُو اُترتی چلی گی۔ گھر چڑھی نے سکھ کو سانس لیو اور بولو:

"لالہ! سکار تو نہ ملو گھر ای چالاں؟"

"چل بھوک لگ ری اے"

ابھی وے پہاڑ سُو نیچے ای اُترا ہا کہ سُمرا بھنگی چڑھ کے ان کے پئے پہنچ گو۔ وا ہے نہ جانے کیسے پتو پڑ گو ہو کہ دونوں بھائین نے بنْیا کی برات لوٹی اے۔ اُو کشن گڈھ میں لوگن کا گھرن کا میل اے اُٹھاوے ہو وا کا ججمانن میں ایک گھر دھنا سنار کو بی ہو وا کو کام گھر کا مانس کا میل اُٹھانو اور باکھل کی صفائی کرنو ہو۔ یا گھر سُو وا لو دو روپیہ مہینہ پگار ملے ہی اُو کدی کھلتے بند ہتے سنار کی تجوری میں دھرا سونا چاندی کا گہنا اور روپیہ دیکھتو تو وا کی رال ٹپکتی۔ وا کا جی میں کئی بر آئی کہ کدی ای مال وا کو مل جاوے۔ سارو نہ آدھو پڑ دو ای سہی۔ اب جب وا کا کان میں گھر چڑھی، میو خاں کی واردات کی بات پڑی تو وانے سوچی کہ یا کام اے کوئی میو پوت ای کر سکے ہے اور کائی کا بس کی بات نہ ہے۔ اُو اُن کے پئے پہنچو اور "سلام کنور جی" کہہ کے ان کے آگے جھک کے کھڑو ہو گو اور بولو:

"ججمان! تہارے لاگن کام لایو ہوں جے کرو تو؟ وہی بنْیا کی برات والو کام۔

"کہاں؟"

"دھنا سنار کی دکام اور گھر"

کتیک مال ہوئے گو؟۔

ججمان! خدا جھوٹ نہ بلوائے تو کوئی دو سیر سونا اور آٹھ دس سیر چاندی تو جرور ہوئے گی۔

"نگد روپیہ کتیک آں؟"

ججمان! اُو جھولی بھر کے لاوے ہے اور تجوری میں ٹھونس دیوے ہے۔ موئے پتو نہ ہے کہ کتیک آں اپر ہجار دو ہجار سُو اُوپر ای ہوئیں گا۔

"تجوری کھولنگا تو آہٹ ہوئے گی، آہٹ سُو جاگر ہو جائے گی، جاگر ہو گی تو کام کتارو ہو جائے گو"۔

پہلی بر میو خاں نے اپنا اندیسہ جتایا۔

"ہاں پہاڑ جنگل کی تو الگ بات اے ای تو بھرا شہر کو معاملو ہے۔

ججمان! تجوری گھن ستہ و گھن دو من کی ہوئے گی اُچکا کے میری کڑی پہ دھر دیو ہم پہاڑ پہ لا کے توڑ لیں گا۔

او کھسم! تجوری کہا الگ دھری ملے گی کائی بھینت میں جڑ را کھی ہوئے گی؟

میو خاں نے پھر کام کی بات کری

بھایا! چل کے دیکھنی تو چہئے۔ ملّاں سبق نہ دیئے گو تو کہا گھر کو بی نہ آن دے سے؟

ججمان صحیح کہہ روا ے۔ سمرا نے بی وا کی ہاں میں ہاں ملا دی۔ تینوں پہاڑ پہ سُو ایسے اُترا کہ آگے گھر چڑھی، پیچھے میو خاں اور اُن سو پاچھے سُمرا۔ گھر جان کی بجائے تینوں کشن گڑھ جا پہنچا۔ دھاپ کے بھوک لگ ری ہی ایک ڈھابا پہ روٹی کھائی اور شہر اے دیکھن چل پڑا۔ ﴿جاری اے﴾

دونوں بھائین نے ایک دوسرا سُو نگاہ ملائی اور کھڑا ہو ر مٹھارا۔ کسائی اے گنتی بھول گی اور گھبرا کے اُترتا ناہرن نے دیکھن لگو

ابھی وے پہاڑ سُو نیچے ای اُترا ہا کہ سُمرا بھنگی چڑھ کے پہنچ گو۔ وا ہے نہ جانے کیسے پتو پڑ گو ہو کہ دونوں بھائین نے بنْیا کی برات لوٹی اے

اوروں کے ہوتے ہوئے صدائے میو ہی کیوں؟

عرض کیا ہے!
میو خاں دھنگل (سیالکوٹ)

قارئین کرام! یقیناً آپ سوچ رہے ہونگے کہ میں اپنے مضامین میں صدائے میو کا ذکر ہی کیوں کرتا ہوں ملک بھر میں برادری کی اور بھی تنظیمیں بنی ہوئی ہیں ان کے بارے میں کیوں نہیں لکھا جاتا۔ سوال تو بنتا ہے لیکن ساتھ ہی یہ سوال بھی بنتا ہے کہ بہت ساری تنظیمیں ایسا کونسا کام کررہی ہیں جن کو مثال بنا کر تعریف کی جائے۔ کہیں اکھٹے بیٹھ کر چاہیے پی کر یا کسی کے پاس جا کر کھانا کھا کر سوشل میڈیا پر تصویر اپ لوڈ کرنے کو تو کام نہیں کہہ سکتے۔ میں تو سوشل میڈیا پر بھی تلاش میں رہتا ہوں کہ کہیں کچھ اچھا دیکھنے کو ملے اور میں اپنی تحریر کے ذریعے اس کی حوصلہ افزائی کروں۔ گھر بیٹھے سوشل میڈیا پر پوسٹ چلادینا کہ اس کو گرفتار کرو اور اس کو رہا کرو، فلاں نے یہ کردیا اور فلاں نے یہ کردیا میں اس کو برادری کی خدمت نہیں سمجھتا۔ شاید آپ کو میری بات بری لگے مگر میری سوچ یہی ہے۔

مری میں روزانہ ہزاروں لوگ سیر وسیاحت کیلئے جاتے ہیں اور خوب انجوائے کرتے ہیں یقیناً پاکستان صدائے میو فورم کی ڈھیر ساری ٹیم بھی سیر و سیاحت کی غرض سے مری گئی ہوگی مگر اس موقع سے فائدہ اور فائدہ بھی ایسا جس کی برادری کو ضرورت بھی ہے۔ میں نے سوشل میڈیا پر صدائے میو کی تربیتی نشستوں میں بھائی نعیم حنیف میو، پروفیسر سرفراز احمد، سرور شاہین بھائی، چوہدری صابر حسین، حافظ سلمان طارق اور دیگر کی بات چیت کی ویڈیوز بڑے غور اور سنجیدگی سے سنیں اور لکھاری ہونے کی وجہ سے اچھائی کے ساتھ کمی کوتاہیاں تلاش کرنے کی کوشش بھی کی مگر یقین جانیں کسی ایک نے بھی ایسی کوئی بات نہیں کی جس کے بارے میں کہا جاسکے کہ فلاں کو یہ بات نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ ماشاء اللہ سبھی نے بہت اچھی اور وہ باتیں کیں جنہیں فلاحی ورکر کیلئے سمجھنا ضروری ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ بہت اچھی کوشش ہے میوؤں کی تربیت اور ذہن سازی کوئی آسان کام تو نہیں لیکن یہ سلسلہ جاری رہا تو فلاحی کام کرنے والوں میں قابل دید نکھار پیدا ہوسکتا ہے۔

میٹرک کا رزلٹ آیا میو قوم کے بہت سے بچوں نے بہت اچھے نمبروں سے کامیابی حاصل کی۔ یہ بچے اپنی محنت کو کیسے جاری رکھیں اور ان کی کس طرح حوصلہ افزائی کی جائے اس بارے میں بھی سوائے صدائے میو فورم کے ہر طرف خاموشی ہے۔ جاننے والوں کے بچوں کو مبارکباد کی پوسٹ چلانا بری بات نہیں لیکن ان بچوں کو بھی یاد رکھنا چاہیئے جو اپنی فیملی سے تو نہیں مگر میو تو ہیں جب ہم نے تنظیمیں میو کے نام پر بنائی ہوئی ہیں تو پھر اپنوں اپنوں کی نہیں پوری قوم کی بات کرنی چاہیئے۔ ہوسکتا ہے بہت سے احباب کو میری باتیں بری لگیں اور انہیں لگنی بھی چاہئیں جن کا مقصد خودنمائی کے علاوہ کچھ بھی نہیں پھر بھی میو ہونے کے ناطے یہ درخواست ضرور کرونگا کہ خدارا میو ہیں تو میو بنیں، میں، میں اور تو، تو کرنے سے دور رہیں۔

صدائے میو کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ 16 اگست کو لاہور میں تمام میو تنظیمات کا کنونشن منعقد کیا جارہا ہے مجھے اس کے مقصد کا تو پتہ نہیں کیا ہے مگر بہت اچھی کوشش ہے اس سے نہ صرف میو تنظیموں کے درمیان پیدا ہونے والی دوریاں قربتوں میں بدلیں گی بلکہ ایک جگہ سر جوڑ کر بیٹھنے سے ایک دوسرے سے بڑھ کر کام کرنے کا جذبہ بھی بڑھے گا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ میو تنظیمات کے اس کنونشن کو اجتماعی بہتری کا ذریعہ بنائے اور ہمیں بھی دوسروں کی تعریف کا موقع میسر آئے (آمین)

مری کا تربیتی کنونشن اور بچی کی بازیابی

ملک بھر میں میو تنظیمات موجود ہیں جو یقیناً برادری کے لوگوں کی خوشی غمی میں بھی شریک ہوتی ہیں اور کچھ ایسی بھی ہیں جو سوشل میڈیا کے ذریعے ہر چیز کا ہی کریڈیٹ لینے کی کوشش میں رہتی ہیں لیکن پاکستان صدائے میو فورم واحد تنظیم ہے جو کہیں بھی جائے اور کوئی بھی تقریب منعقد کرے اسکا مقصد ضرور بنایا جاتا ہے۔ گزشتہ ماہ سیر سیاحت کیلئے اس تنظیم کے لوگوں کا مری جانے کا پروگرام بنا تو اُسے پہلے کی طرح سیر وسیاحت تک محدود رکھنے کی بجائے تربیتی کنونشن کو بھی اس سے مشروط کردیا گیا۔ تین روزہ تربیتی کنونشن اور سیر وسیاحت پر چار سے پانچ لاکھ روپے خرچ ہوئے اور ایک بھی پیسہ تنظیم کے فنڈ سے نہیں لیا گیا۔ سب ہی لوگ 11 چھوٹی بڑی گاڑیوں کے ذریعے اپنی مدد آپ کے تحت ٹھنڈی چھاؤں نیو مری پہنچے البتہ میزبانی کے فرائض پر جتنا بھی خرچ آیا اس کی ذمہ داری پاکستان صدائے میو فورم ضلع لاہور کے صدر چوہدری صابر حسین بلا میو اور ان کے دوست احباب نے نبھائی اس پر بھی اندازاً دو سے اڑھائی لاکھ روپے خرچ ہوئے ہونگے کیونکہ ہر ٹائم کا کھانا اپنی مثال آپ تھا اور کنونشن کے شرکاء کے قیام وطعام کا بھی بہترین انتظام کیا تھا جس پر ہم انکا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے۔

تربیتی کنونشن کی چار نشستوں میں مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ، سیکرٹری جنرل پروفیسر سرفراز احمد میو، فنانس سیکرٹری چوہدری سرور شاہین اور ضلع لاہور کے صدر چوہدری صابر حسین بلا میو نے تنظیم کے ذمہ داران اور ممبران کی ذہن سازی کیلئے جن خوبصورت اور قابل عمل الفاظ کا استعمال کیا اگر ہم ان پر عمل پیرا ہوجائیں تو یقین جانیں صدائے میو فورم ایک مثالی خاندان کی طرح سامنے آسکتا ہے اور اس سے وابستہ لوگ اس پر فخر کریں گے۔ میں تو نالائق سا بندہ ہوں پھر بھی میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری اور کام کرنے والوں کیخلاف سازشوں کی وجوہات پر شرکاء کو کچھ سمجھانے کی کوشش کی۔

تربیتی کنونشن کی آخری نشست میں چوہدری صابر حسین بلا میو کی دعوت پر میمن، ملک اور رانا برادریوں کے کچھ ایسے مہمان بھی آئے جو تعلیم کیلئے بچوں کو بیرون ممالک بھیجنے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ صدائے میو فورم کے پروگرام سے بہت متاثر ہوئے رانا افتاب خاں اور ملک اعظم اعجاز نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ ان کی ٹیم کے مختلف ممالک کی 40 یونیورسٹیز سے رابطے ہیں جن کے ذریعے بچوں کو بھیجنے سے لے کر داخلے تک ہر قسم کی رہنمائی اور فیسوں میں زیادہ سے زیادہ رعایت دلانے کی کوشش کرتے ہیں انہوں نے اعلان کیا کہ میو برادری کا کوئی بھی بچہ یا بچی باہر تعلیم حاصل کرنا چاہئے تو صدائے میو کی طرف سے جسے بھی ریفر کیا جائے گا ہم اس کو بھی باہر بھیجنے میں اپنا کردار ادا کرینگے۔

تربیتی کنونشن کی اہم خبر یہ بھی ہے کہ پاکستان صدائے میو فورم ضلع لاہور کے صدر اور میزبان چوہدری صابر حسین بلا میو نے مری میں اپنے ڈیرے کو صدائے میو

سیکرٹریٹ کا نام دے دیا ہے۔ حالات واقعات کو دیکھا جائے تو آج کے دور میں بلاوجہ کوئی کسی کو ایک روپیہ دینے کو بھی تیار نہیں ہوتا سامنے کچھ نظر آئے اور دل تسلیم کرے تو حیثیت سے بڑھ کر خرچ کرنے کو تیار ہوجاتے ہیں۔ کام کرنے والوں کی راہوں میں کوئی کتنے ہی کانٹے بچھائے کچھ فرق نہیں پڑتا میں تو بس اتنا ہی کہونگا کہ پتے کا فائدہ اور حیثیت درخت سے جڑے رہنے میں ہی ہوتی جو پتہ ہوا کے جھونکے یا کسی بھی وجہ سے درخت سے جھڑ جائے وہ لاوارثوں کی طرح ہوا میں اُڑتا رہتا ہے اور پھر سوکھ کر ختم ہوجاتا ہے اس لئے تنظیموں سے وابستہ لوگوں کو سوچنا اور سمجھنا چاہیئے کہ ایک درخت کا پتہ دوسرے درخت کے سہارے زیادہ ٹائم نہیں رہ سکتا۔

آخر میں ایک بات ضرور کرنا چاہونگا کہ گزشتہ دنوں لاڑکانہ کے نواحی قصبہ گیریلو سے برادری کی ایک نابالغ گونگی بہری بچی کو اغوا کرلیا گیا اس بات کی خبر ہمیں دو چار دن بعد ہی مل گئی تھی لیکن خاموشی اس لئے اختیار کی کہ نہ جانے کیا معاملا ہے کہ میو اتحاد سندھ والے بھی اس پر خاموش ہیں خیر متاثرہ فیملی کے اکثر افراد صدائے میو کے ممبر بھی ہیں اس لئے جب پیار الُنڈ سے عمران بھائی اور گیریلو سے بچی کے چچا رمضان بھائی نے ہم سے رابطہ کیا تو ہم نے اس معاملے میں مدد کیلئے وزیر اعظم کے کوارڈی نیٹر شبیر احمد عثمانی اور پیپلز پارٹی کے سابق ایم پی اے چوہدری امجد علی میو سے مدد کی اپیل کی پوسٹ چلائی تو پوسٹ دیکھتے ہی شبیر احمد عثمانی صاحب نے خود کال کرکے معاملہ کی نہ صرف تفصیل لی بلکہ متاثرین سے بات کرکے آئی جی سندھ، ڈی پی او لاڑکانہ اور دیگر حکام سے بات کی چونکہ بات 7 محرم کو کی گئی تھی اس لئے لاڑکانہ پولیس کے حکام نے بچی کے وارثین کو بلا کر تسلی دی کہ آپ بے فکر رہیں دس محرم کے بعد ہم ہر صورت بچی کو بازیاب کرالیں گے۔ محرم ختم ہوتے ہی ہم نے اسلام آباد جاکر شبیر احمد عثمانی کے ذریعے دوبارہ کوشش کی تو ہماری کوششوں کو دیکھ کر سوشل میڈیا کے ذریعے بچی کی بازیابی کا کریڈیٹ لینے کی مہم شروع کردی گئی۔ دو تین دن بعد بچی گھر پہنچی تو اظہار تشکر اور مبارکباد کی پوسٹوں کا سلسلہ شروع کردیا گیا میں نے عمران بھائی سے رابطہ کرکے پوچھا کہ عمران بھائی سچ سچ بتانا بچی کی بازیابی میں کس کس کا کردار ہے تاکہ ان کا شکریہ ادا کیا جائے تو عمران بھائی نے بتایا کہ بچی کی بازیابی کیلئے تین جگہ چھاپے مارے گئے اور میں پولیس کے ساتھ تھا اس لئے حقیقت یہی ہے کہ سب سے پہلے شبیر احمد عثمانی اس کے بعد مقامی ایم پی اے کے بھائی عدنان انٹر اور پھر سابق وزیر چوہدری عبدالغفور کا کردار ہے اس کے علاوہ کسی کا کوئی کردار نہیں۔ میں نے پوسٹیں چلانے والوں کے بارے میں پوچھا تو عمران بھائی کا کہنا تھا کہ ہم نے کچھ پوسٹیں ضرور دیکھی ہیں لیکن ہمارا ان سے نہ کوئی رابطہ تھا اور نہ ہی کوئی تعارف یہ تو ہماری حالت ہے ماشاء اللہ اس میں ہم بہت آگے ہیں۔

تحریک آزادی کے فراموش کردہ آنکھوں دیکھے خونی منظر

چوہدری سراج خاں ولد اسماعیل خاں گوت پاہٹ سابقہ گاؤں اوڑ کی تحصیل نگر ریاست بھرتپور حال موضع آہلو لال ضلع نارووال نے تقسیم ہند کا آنکھوں دیکھا حال سناتے ہوئے بتایا کہ میں 1927ء میں پیدا ہوا۔ ہمارے خاندان کے لوگ دو موضعات اوڑ کی تحصیل نگر اور لانگی تحصیل کمبیر میں رہائش پذیر تھے دونوں جگہ ہی ہماری زمین تھی۔ 1947ء میں ہماری رہائش اوڑ کی میں تھی۔ لانگی میں میوؤں کے علاوہ جاٹ کمہار، کولی، بھنگی اور دیگر ہندو ذاتین بھی آباد تھیں جبکہ اوڑ کی میو اکثریتی گاؤں تھا جس میں ہندو صرف خدمتگار ذاتوں کے ہی تھے۔ ہمارے علاقے میں 1947ء سے قبل حالات بہت پرامن تھے اور جاٹوں سے میوؤں کا بھائی چارہ تھا جس کی وجہ سے فرقہ واریت اور مذہبی تعصب نہ ہونے کے برابر تھا۔ ہمارے خاندان کا شمار علاقہ کے معزز گھرانوں میں ہوتا تھا۔ میرے دادا گھسیٹا خاں نمبردار کے مہاراجہ بھرتپور سے بہت اچھے تعلقات تھے اسی وجہ سے پانچویں جماعت کے بعد مجھے موضع سننی کے ہائی سکول میں داخلہ مل گیا۔ سننی بھرتپور کے حکمرانوں کا آبائی گاؤں تھا اور میں پہلا اور واحد میو طالبعلم تھا جسے سننی کے شاہی سکول میں داخلہ دیا گیا تھا۔ میں اس سکول میں نویں جماعت کا طالبعلم تھا جب تقسیم ہند کے ہنگامے شروع ہوئے اور مجھے سکول چھوڑنا پڑ گیا۔ ہمیں مسلم لیگ اور قائداعظم کا کوئی علم نہ تھا اور نہ ہی ہم نے کبھی یہ نام سنے تھے صرف اتنا تھا کہ ہمارے علاقے کے جاٹ آپس میں باتیں کرتے تھے کہ کوئی شخص ہے جو مسلمانوں کے علیحدہ ملک کے لئے جدوجہد کررہا ہے اور میوات کے میوؤں کو بھی اُسی ملک لے جائے گا۔

ہمارے علاقے میں ہنگاموں کی ابتدا نزدیکی گاؤں گنگا سے ہوئی جہاں کسی مسئلے پر جاٹوں اور میوؤں کا آپس میں جھگڑا ہوگیا اور بات بڑھتے بڑھتے ہندو مسلم فساد میں تبدیل ہوگئی اسی دوران میوؤں پر ایک ہندو عورت سے زبردستی زنا کا الزام لگا اور قتل وغارت شروع ہوگئی۔ جس کو موقع ملتا وہ دوسرے فریق پر حملہ کردیتا۔ یہ فساد گنگا سے نکل کر پورے علاقے میں پھیل گیا۔ بہت سے لوگ مارے گئے۔ تھانے کچہری کا ڈر لوگوں کے دل سے نکل چکا تھا، مسلمان اور ہندو ایک دوسرے کے محلوں میں آنے سے گھبرانے لگے۔ اوڑ کی کے نزدیک ایک گاؤں کٹڑ بیرم میں میوؤں نے ہندوؤں کے کافی آدمی ماردیئے جس کے بعد دیگر علاقوں کے ہندو بھی بھرتپور کے ہندوؤں سے آملے اور مسلمانوں پر حملہ کیلئے باقاعدہ دھاڑیں ترتیب دی گئیں ریاستی ملٹری بھی ہندوؤں کی مدد کیلئے میدان میں آگئی اور ملٹری نے دھاڑ کے ساتھ مل کر میوؤں پر حملے اور ان کے گاؤں نذر آتش کرنا شروع کردیئے۔ ملٹری کے پاس جدید اسلحہ تھا جبکہ میوؤں کے پاس برچھیاں، تلواریں، لاٹھیاں، توڑے دار اور ٹوپی دار بندوقیں تھیں قدیم اور جدید اسلحے کا یہ فرق فیصلہ کن ثابت ہوا اور میوؤں نے علاقہ چھوڑ کر بھاگنا شروع کردیا، ملٹری کے خوف سے ہم بھی اپنا گاؤں چھوڑ کر ریاست الور کے گاؤں رتنا کی میں آگئے۔ جانور، بیل گاڑیاں، گھوڑیاں اور ضروری سامان ہمارے ہمراہ تھا جبکہ بقیہ سامان کیحفاظت کیلئے میرے دادا کا چھوٹا بھائی چھوٹے خاں، خیراتی، داموں، اَمر سنگھ اور بدھی اوڑ کی میں ہی رہے۔ ان لوگوں کو ہندو دھاڑ اور ملٹری نے حملہ کرکے شہید کردیا۔ رتنا کی سے ہم اگلے ہی دن موضع بھرودہ ریاست الور آگئے اور اس گاؤں میں تقریباً دو ماہ رہے یہاں ہم نے ایک بنجر زمین کو آباد کرکے باجرے کی فصل کاشت کردی مگر جلد ہی الور میں بھی میوؤں کیلئے زمین تنگ ہوگئی اور ہم بصد تکلیف موضع شکر اوہ ضلع گڑگاؤں آگئے اور حکیم عبدالشکور میو کے مدرسے کے نزدیک ایک کھلی جگہ میں رہنے لگے۔

شکراوہ کے قرب وجوار میں میوات کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے لوگ پناہ گزین تھے۔ ہر شخص کے پاس مظلومیت کی نئی داستان تھی۔ سبھی لوگ ہندوؤں کے خلاف انتقامی جذبے سے بھرے ہوئے تھے۔ شکراوہ میں ہمارا مختلف جگہوں سے آئے ہوئے میوؤں سے رابطہ ہوا اور ہم نے تقریباً ڈیڑھ سو لوگوں پر مشتمل ایک دھاڑ بنا کر ہندو آبادیوں پر حملے شروع کردیئے۔ ان حملوں میں ہم نے سینکڑوں ہندو ماردیئے اور انکا قیمتی سامان لوٹ لیا، ہمارا ایک ساتھی جواناں خاں بھی ایسے ایک حملے میں مارا گیا۔ ہماری دھاڑ کا لیڈر موضع کُبّا کا باس کا رہائشی مورمل تھا، ہم رات کے وقت ہندوؤں کے دیہات پر شب خون مارتے اور گلیوں میں گھس جاتے جو بھی سامنے آتا قتل کردیتے۔ چونکہ اندھیرا ہوتا تھا لہٰذا آپسی شناخت کیلئے ہم نے ایک کوڈ ورڈ ''ہاتھی'' بنالیا تھا اس طرح رات کی تاریکی میں سامنا ہونے پر ہم اسی کوڈ ورڈ کے ذریعے ایک دوسرے کو شناخت کرتے تھے۔ ہمارے یہ حملے زیادہ تر بھرتپور ہندو دیہات میں ہوتے۔ ایک روز ہمیں اطلاع ملی کہ دوہلوت واٹی کے گاؤں بھانگڑوجی میں ہندوؤں نے مسلمان عورتیں قید کی ہوئی ہیں۔ ہم نے غیرت میں آکر بھانگڑوجی کا رُخ کرلیا وہاں ایک حویلی میں ہندو جمع تھے مورمل کی قیادت میں ہم نے ہندوؤں پر حملہ کردیا اور کئی لوگ ماردیئے مگر لڑائی کے دوران ہی ہندو ملٹری نے ہم پر حملہ کردیا، ملٹری کے حملے میں ہمارا ایک ساتھی حمیدا شہید ہوگیا جبکہ گونگا پکڑا گیا جسے فرار کی کوشش میں ملٹری کی گولیاں لگیں۔ بعد میں ملٹری گونگا کو مردہ سمجھ کر چھوڑ گئی اور وہ زخمی ہوتے ہوئے بھی کئی دن بعد واپس شکراوہ پہنچ گیا۔ کچھ عرصہ شکراوہ میں رہنے کے بعد ہمارا خاندان گڑگاؤں کیمپ میں آگیا جہاں سے لوگ بذریعہ پیدل قافلہ اور بذریعہ ٹرین پاکستان کیلئے روانہ ہوتے تھے۔ کیمپ میں چوہدری یٰسین خاں اور خان بہادر سردار محمد خاں دونوں آتے تھے۔ یٰسین خاں میوؤں کو پاکستان جانے سے روکتے جبکہ خان بہادر پاکستان چلنے کا کہتے تھے۔ یٰسین خاں میو کا یہ بھی کہنا تھا کہ اگر ضرور ہی جانا ہے تو اکھٹے آباد ہونا۔ ہمارے گڑگاؤں قیام کے دوران ہی گاندھی جی موضع گھاسیڑا آئے۔ ہم بھی انہیں دیکھنے گئے۔ گاندھی جی نے اپنے خطاب میں کہا کہ میو ہندوستان کی ریڑھ کی ہڈی ہیں انہیں اس طرح تباہ کرنے اور پاکستان بھیجنے کا کسی کو حق نہیں۔ گاندھی جی کوششوں سے میوات میں کافی امن ہوا کیمپ میں آکر ہم نے اپنے مال مویشی فروخت کردیئے اور سردی کے موسم میں ہم پاکستان کیلئے ٹرین پر سوار ہوگئے۔

گاڑی کے ہمراہ گورکھا فوج کا محافظ دستہ تھا۔ ہم خیریت سے فاضلکا بنگلہ پہنچ گئے۔ پھر چند دن بعد ملتان آگئے۔ ملتان میں میری والدہ کا انتقال ہوگیا، ملتان سے ہم والٹن کیمپ آئے اور 20 دن تک والٹن کیمپ میں رہے پھر ہمیں موضع پاجیاں نزد رائیونڈ میں زمین اور رہائش الاٹ ہوگئی۔ ہمارے گاؤں کا ایک شخص مسمّی کالے خاں موضع آہلو لال میں آباد تھا، اکیلا ہونے کی وجہ سے مقامی لوگ اُسے تنگ کرتے اور مارتے پیٹتے تھے وہ ہمارے پاس آیا اور اپنی داستان سنائی۔ ہم پاجیاں چھوڑ کر آہلو لال آگئے تاکہ کالے خاں کی مدد کرسکیں۔ یہیں ہمیں دوبارہ زمین الاٹ ہوگئی اور رہائش بھی مل گئی ہمیں ہندو ملٹری اور ہندو دھاڑ نے زبردستی میوات سے بے دخل کرکے پاکستان آنے پر مجبور کیا۔ ہم اپنی مرضی سے پاکستان نہ آئے تھے۔

جنگ آزادی 1857ء
رانگڑ راجپوتوں سے لڑائی

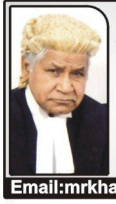

میوفریڈم فائٹ
بیرسٹر کے بی خاں میو
(لندن)
Email:mrkhanmayo@yahoo.co.uk

گزشتہ سے پیوستہ

راجپوت قوموں میں سے رانگڑ ایک برادری ہے جو زیادہ تر ہریانہ کے اضلاع روہتک، حصار، ہانس اور سرسا میں پائی جاتی ہے ان میں سے جو پاکستان آگئے وہ صوبہ سندھ، کراچی اور پنجاب میں آباد ہیں۔ روہتک میں جنگ آزادی کا آغاز 10 مئی اتوار کو تقریباً 5 بجے میرٹھ سے ہو گیا تھا۔ دوسرے دن علی الصبح باغی (آزادی پسند) دہلی پہنچے اور اسی دن آزادی کی جنگ کا شاہی فرمان جاری ہوا۔

رانگڑ جنگ آزادی میں 24 مئی کو شامل ہوئے جب تجمل حسین شاہ ظفر کی طرف سے کچھ آزادی پسند باغیوں کے ساتھ روہتک آئے جبکہ میو قوم پہلے دن سے ہی آزدی کی لڑائی میں کود پڑی تھی۔ گڑگاؤں ضلع کے گیزیٹر 1883-84 اور 1910ء کے مطابق The Meos Wereuup AT,, ,,Once روایتی طور پر میو کو چھتری (فوجی) قوم میں تصور کیا جاتا تھا اور چوہدری کہلاتے تھے۔ رانگڑ اپنے آپ کو راؤ، رانا اور کنور کہلاتے ان کو برٹش گورنمنٹ نے کاشتکار قبیلہ کی درجہ بندی میں رکھا اور مارشل Martial ریس میں بھی شمار کیا۔

تجمل حسین کی مڈبھیڑ روہتک کے ڈپٹی کمشنر مسٹر لاک Loch اور تحصیلدار بختاور سنگھ سے ہوئی۔ ڈسی لاک کو شکست ہوئی تو وہ گوہانہ کی طرف بھاگ نکلا نہ صرف یہ بلکہ تمام یورپین اور وفادار آفیسرز بھی جان بچا کر بھاگ گئے اور برٹش کے دفتر، کچہری اور بنگلے جلا دیئے۔ مہاجنوں اور بنیوں کو لوٹ لیا۔ تجمل حسین نے اس طرح ایک لاکھ دس ہزار روپے اکھٹا کر کے دہلی میں جا کر شاہی خزانہ میں جمع کرا دیئے۔ تجمل حسین کے ساتھ آزادی پسندوں نے راستے میں جو شہر آئے ان پر حملہ کیا۔ یورپین کی عمارتیں، بنگلے اور کسٹم ہاؤس جلا دیئے۔ سارا ضلع باغیوں سے بھر گیا جس میں رانگڑ، راجپوت، جاٹ اور کم درجہ کے کیس بھی شامل ہو گئے۔ کوئی شک نہ رہا کہ لوگوں کی ہمدردیاں بڑے لوگوں سے لے کر کاشتکاروں تک مغل خاندان کے ساتھ تھیں۔ گورہتک ضلع میں امن کا فقدان تھا مگر کوئی ہندو مسلمان کی لڑائی نہ ہوئی اس دوران ڈپٹی کمشنر لاک نے برٹش کے دہلی فیلڈ فورس سے کچھ دیسی پیدل روہتک کے کنٹرول کیلئے ساتھ لے جانے کی درخواست کی۔

23 جولائی 1857ء کو شاہ ظفر نے ایک فرمان جاری کیا کہ وہ اپنی رعایا کی خوشحالی کیلئے بہت فکرمند ہے کوئی بھی شخص کسی دوسرے پر ہاتھ نہ اُٹھائے سب اپنے پر امن زمینداروں کی اتھارٹی کو مانیں جو ملک کے وفادار ہیں، برٹش حکمرانوں نے اس ساری صورتحال کا بڑی سنجیدگی سے جائزہ لیا۔ ضلع کے امن کیلئے ڈپٹی کمشنر لاک کو 60 ان آئی (60 Native Infantry) دہلی فیلڈ فورس میں سے دے دی۔ یہ فورس 31 مئی کو روہتک پہنچی لیکن وہ نتیجہ نہ نکلا جس کی مسٹر لاک کو امید تھی۔ یہ فوجی ایک نیم بغاوت میں تھے آخر کار 11 جون کو باغی ہو کر دہلی کو واپس چلے گئے۔

اگست کے اوائل میں دہلی کیمپ کو اطلاع ملی کہ بڑی تعداد میں رانگڑ بابر خاں کی قیادت میں روہتک میں جمع ہو گئے ہیں اس کے علاوہ ایک کافی بڑی تعداد میں رانگڑ فوجی دہلی سے روہتک کی طرف چلے گئے ہیں مختلف خدشات کے پیش نظر لیفٹیننٹ ہڈسن کو ان کے تعاقب میں بھیجا گیا۔

24 اگست 1857ء
ہڈسن کی رپورٹ!

24 اگست 1857ء کو دہلی کیمپ سے اِرگولر ہارس کے کمانڈر لیفٹیننٹ ہڈسن نے دہلی فیلڈ فورس کے اسسٹنٹ اڈجوٹینٹ (Adiutant) جنرل کو لکھا کہ جناب گھوڑ سوار فوجی یونٹ کی کاروائی کی رپورٹ دینا یہ میرے لئے عزت کا مقام ہے جو میری کمان میں اسی 14 اور 15 اگست کی رات فیلڈ فورس کی کام کرنے والے میجر جنرل وِلسن کی زبانی ہدایات پر روانہ ہوئی۔ وہ یہ تھی کہ ایک دشمن پارٹی کو نگاہ میں رکھوں جو دہلی سے براستہ نجف روڈ دہلی سے باہر نکل گئی ہے تاکہ سوپت اور گیرینڈ ٹرنک روڈ کے مواصلاتی کا نقصان کرے یا راجہ جنید اور ہانسی پر حملہ کرنے کا مارچ کیا ہو یا ان کی واضح سمت یا مقصد کا پتہ یا راجہ جنید کو مدد کی ضرورت ہو اور سڑکوں اور علاقہ کے پیش نظر بڑی فوج درکار ہو۔

ہڈسن بمع اپنی فوج کے دہلی سے براستہ آزاد پور روڈ کینال کے کنارے ہوتا ہوا گیا اور تسلی کی کہ دشمن 14 اگست کو سمپلا سے گزرا اور بتایا گیا کہ وہ روہتک کی طرف گئے ہیں۔ یہ سن کر ہڈسن براستہ نوآنہ دوسرے دن تقریباً دوپہر کو خرکودن پہنچا یہاں پتا چلا کہ یہاں ایک اِرِ گولر گھوڑ سواروں کی پارٹی جنکے گھر اس گاؤں میں تھے دہلی سے گزرے ہوئے دن سے ایک دفعہ پہلے آئے تھے۔ گاؤں کی ناکہ بندی کرتے ہوئے ایک گائیڈ کارپس کی چھوٹی پارٹی کو Gwide Coeps گاؤں کے اندر بھیجا۔ انہوں نے اِرِگولر کولری (Irregular Cavalory) کے رسالدار بشارت علی کو گرفتار کر لیا۔ گاؤں کا گھراؤ کرنے سے پہلے ہی دو مفرور باغی گھوڑ سوار بچ کر گاؤں سے نکل گئے تھے۔ پیدل سواروں کی ایک پارٹی کے ہمراہ ہڈسن گاؤں میں داخل ہوا جو بھی معلومات گاؤں والوں نے مہیا کیں اُن سے فائدہ اُٹھا کر ہڈسن نے بہت سے باغی سواروں کو مسلح ہونے سے پہلے ہی پکڑ لیا تاہم ایک پارٹی جو گاؤں کے نمبردار کے گھر کی اوپر کی منزل پر پناہ گزیں تھی نے مایوسی کی حالت میں اپنے آپ کا دفاع کیا وہ مغلوب ہوئے اور تباہ کر دیئے لیکن بغیر کافی نقصان کے نہیں مگر ہماری طرف بھی کئی ہلاکتیں ہوئیں۔ لیفٹیننٹ گاف اور 7 آدمی زخمی ہوئے۔ ہڈسن کو جن کے بارے میں ثبوت ملا کہ وہ گورنمنٹ کے ملازم ہو کر باغیوں سے ملے ہوئے تھے ان کو پھانسی دے دی گئی۔

15 اگست بعد از دوپہر کے دوران دشمن سنمپلہ سے علیحدہ ہوا اور روہتک کو چلا جہاں انہوں نے دو یا تین دن ٹھرنا تھا۔ ہڈسن نے صبح کے وقت ان کا پیچھا کیا اور بذایہ سونپت روڈ، سوسینار، ہمایوں پور اور بالاوت کے مقاموں سے گزرا۔ روہتک سے پانچ میل پہلے باہر پہنچا اور بقیہ دن بارش کی وجہ سے یہیں گزارا۔

17 اگست کو ہڈسن کی فوج نے صبح کے وقت روہتک شہر کا رخ کیا وہاں پہنچنے پر ہڈسن نے اپنی ایک چھوٹی سی گھوڑ سوار پارٹی کے ساتھ علاقہ دیکھنے کیلئے دورہ کیا اور دیکھا کہ ایک مسلم ہجوم پرانے قلعے پر جمع تھا۔ انہوں نے فوراً ہڈسن کی پارٹی پر فائرنگ کی۔ یہ پیچھے ہوئے تاکہ ان کے فوجی اُن سے آملیں مگر وہ طنزاً چیختے ہوئے فائرنگ کرتے ہوئے سڑک تک آئے تو اچانک انکا سربراہ آ گیا، ہڈسن کے فوجیوں نے یکدم اُن پر حملہ کیا تو وہ بکھر گئے اور مجبوراً شہر کو چلے گئے۔ پتہ چلا کہ وہ رانگڑ قصائی اور دوسرے لوگ تھے جن کی سربراہی بہر خاں جو رانگڑوں کا چیف (سردار) کر رہا تھا۔

ہڈسن روہتک کے چاروں طرف گھومے، ارد گرد مضافات اور آنے جانے والے راستوں کا جائزہ لینے کے بعد کچہری کی عمارتوں کے کے عقب میں کھلی جگہ بوہڑ روڈ کے ساتھ میں دہلی کو جانے والے روڈ کے جنکشن پر کیمپ بنا لیا۔ جلد ہی کچھ زمیندار اور ہندو شہر سے باہر آئے اور اپنی سمجھداری کے ذریعے اس یونٹ کو سب ضروری سامان مہیا کیا اور مزید کوئی ایسی حرکت نہ کی جو فوجیوں کو ناگوار گزرتی۔ اگلی صبح تقریباً 7 بجے اطلاع موصول ہوئی کہ بابر خاں رات کے دوران ہانسی روڈ پر باغیوں کے کیمپ چلا گیا ہے اور واپسی پر 300 رانگڑ فوجی گھوڑ سواروں کو جو مختلف اِرگولر رجمنٹ کے تھے اپنی مدد کیلئے بلا لایا تاکہ ہڈسن کی فوج پر حملہ کرے۔ شہر سے تین یا چار منٹ بعد گھوڑ سواروں کی بڑی تعداد تیزی سے روڈوں پر آ گئی۔ حملہ شروع ہونے کے لمحے پر جنید کے 25 گھوڑے گوہنہ سے ہڈسن کے کہنے پر آئے اور باقی گھوڑوں میں گھل مل گئے مگر جلد ہی علیحدہ ہو گئے اور اپنی بندوقوں سے اپنا دفاع کرتے ہوئے دوسری پارٹی کے حملہ آوروں کو روکے رکھا۔ (جاری ہے)

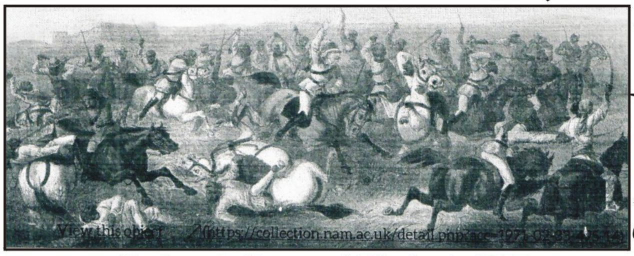

Hodson's Horse at Rhotuck 1857

فلاحی ورکر کی سوچ اور کردار کیسا ہونا چاہیے؟

فلاحی کام کی اہمیت!

فلاحی کام انسانیت کی خدمت اور معاشرتی بہتری کا ایسا ذریعہ ہے جو صرف دوسروں کی مدد تک محدود نہیں بلکہ خدمت گزار کی ذات کو بھی نکھارتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے:

"وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ" (نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کرو)۔

یہ کام نہ صرف دنیا میں عزت اور محبت کا ذریعہ بنتا ہے بلکہ آخرت میں کامیابی کا زینہ بھی ہے۔ فلاحی ورکر معاشرے کا وہ روشن چراغ ہوتا ہے جو ظلمتوں میں روشنی بانٹتا ہے۔ یہ تربیت اسی سوچ کو زندہ رکھنے اور عملی شکل دینے کا ذریعہ ہے۔ فلاحی جذبہ ایک ایسی روحانی طاقت ہے جو نہ صرف سماج کو بہتر بناتی ہے بلکہ فرد کی روحانی، اخلاقی اور شخصی ارتقاء میں بھی مدد دیتی ہے۔

ویلفیئر ورکر کی بنیادی خصوصیات!

ایک کامیاب ویلفیئر ورکر میں درج ذیل اوصاف ہونے چاہئیں:

☆ اخلاص: سب سے پہلی اور لازمی شرط ہے نیت کا خالص ہونا، ہر کام صرف اللہ کی رضا کے لیے ہونا چاہیے۔ شہرت، ذاتی مفاد یا نام کمانا مقصد نہ ہو۔

☆ ایثار: اپنی خواہشات کو دوسروں کی ضروریات پر قربان کرنا۔ یہ جذبہ قربانی کو بڑھاتا ہے اور بھائی چارے کو فروغ دیتا ہے۔ یہ کام قربانی مانگتا ہے، آپکے وقت کی اور مال کی قربانی، جب ہمارے اندر یہ جذبہ پیدا ہو گا تو ہی ہم دوسرے کا احساس کریں گے۔

☆ بردباری اور صبر: مشکل حالات، نکتہ چینی، اور بے جا توقعات کے باوجود صبر سے کام لینا۔ اس کام میں تنقید بہت ہوتی ہے، اس تنقید کو کھلے دل سے برداشت کرنا۔

☆ رازداری: مستحق افراد کی شناخت یا حالت کو ظاہر نہ کرنا تاکہ ان کی عزتِ نفس مجروح نہ ہو۔

☆ سیکھنے کا جذبہ: انسان ہر عمر میں طالب علم ہے اور اس کام میں بھی سیکھنے کی نیت ہو گی تو بہتری کی طرف جایا جائے گا۔ ہر وقت خود کو بہتر بنانا یا بنانے کی کوشش کرنا، نئے طریقے سیکھنا، اور اپنی خامیوں، کوتاہیوں کو تسلیم کر کے ان پر قابو پانا اور غلطیوں سے سیکھنا۔

☆ تنظیمی نظم و ضبط: اس کام میں وقت کی پابندی بہت ضروری ہے۔ ویسے بھی جو انسان وقت کی قدر یا پابندی نہیں کرتا تو وقت بھی اس انسان کی قدر نہیں کرتا ہے اور جب وقت قدر نہیں کرتا تو انسان وقت کا مقابلہ نہیں کر پاتا ہے اور بہت پیچھے رہ جاتا ہے، ذمہ داریوں کی ادائیگی میں سنجیدگی اور سینئرز کا ادب بھی اس کام میں بہت ضروری خصوصیات ہیں۔

☆ خوش اخلاقی: خوش اخلاقی بہت بڑی نعمت ہے۔ انسان کا نرم لہجہ، مسکراتا چہرہ اور مثبت رویہ ہی فلاحی کارکن کی پہچان ہے اور ایک کامیاب انسان کی خصوصیات میں شامل ہیں۔ غصہ، چڑچڑاپن اور منفی رویہ دوسروں کے قریب نہیں بلکہ دوسروں سے دور کر دیتا ہے اور ایسا انسان کبھی بھی فلاحی کام نہیں کر سکتا ہے۔

ذہن سازی کا عمل: سوچ کو کیسے بدلا جائے؟

ذہن سازی یا ذہن کو بدلنے کا عمل ایک مسلسل کوشش کا تقاضا کرتا ہے۔ انسانی سوچ کا تعلق اس کی پرورش، تجربات، تعلیم، ماحول اور معاشرتی اثرات سے ہوتا ہے۔ جب ہم کسی فرد کی سوچ بدلنا چاہتے ہیں تو ہمیں سب سے پہلے یہ سمجھنا ہوتا ہے کہ اس کی موجودہ سوچ کن عوامل کا نتیجہ ہے۔ ذہن سازی کا آغاز اعتماد کی فضا پیدا کرنے سے ہوتا ہے تاکہ فرد اپنی سوچ پر غور کرنے کے لیے آمادہ ہو۔ اس کے بعد اس کے عقائد اور نظریات پر نرمی سے سوال اٹھائے جاتے ہیں، تاکہ وہ خود اس پر غور کرے اور اس میں تبدیلی کا امکان پیدا ہو۔

مثبت ذہن سازی کے لیے مکالمہ، مشاہدہ اور تجربہ بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ فرد کو نئے خیالات سے روشناس کروانا، کامیاب لوگوں کی زندگی کے واقعات سنانا، اور اُسے یہ احساس دلانا کہ اس کی سوچ کا اس کی زندگی پر کیا اثر پڑ رہا ہے، ذہن سازی کے عمل کو مؤثر بناتا ہے۔ خاص طور پر جب بات کسی کو فلاحی کاموں کی طرف مائل کرنے کی ہو تو اُس شخص کو دوسروں کی تکالیف کا احساس دلانا، انسانی ہمدردی کی اہمیت اجاگر کرنا اور اُس کے اندر کی نیکی کو ابھارنا ضروری ہوتا ہے۔

> مری میں پاکستان صدائے میو فورم کے **تربیتی کنونشن** سے
> مرکزی سیکرٹری جنرل
> **پروفیسر سرفراز احمد میو کا خطاب**

سوچ کو بدلنے کے لیے تسلسل اور نرمی بنیادی اصول ہیں۔ زبردستی یا سختی سے سوچ بدلنے کی کوشش اکثر متضاد ردعمل کا سبب بنتی ہے۔ لہٰذا، مرحلہ وار، محبت، فہم و فراست، اور رول ماڈلز کے ذریعے ذہن پر اثر ڈالا جاتا ہے۔ آخر کار جب فرد کو یہ شعور حاصل ہو جاتا ہے کہ اس کی بدلی ہوئی سوچ نہ صرف اس کے لیے بلکہ معاشرے کے لیے بھی فائدہ مند ہے تو وہ دل سے اپنا سوچ کا زاویہ تبدیل کر لیتا ہے۔ یہی ذہن سازی کا اصل ہنر ہے کہ شعور، جذبات اور تجربات کے امتزاج سے سوچ کا بدل جانا۔

ویلفیئر ورکر کے اندر دوسروں کے لیے ہمدردی کیسے پیدا ہو گی؟

ویلفیئر ورکر کے اندر ہمدردی پیدا کرنا ایک نفسیاتی، اخلاقی اور عملی تربیتی عمل ہے، جو دل و دماغ دونوں کو متاثر کرتا ہے۔ ہمدردی دراصل دوسروں کے دکھ درد کو محسوس کرنے اور اُن کی مدد کرنے کی فطری خواہش کا نام ہے، لیکن یہ صفت ہر انسان میں خود بخود نہیں پیدا ہوتی بلکہ اسے شعوری طور پر اُجاگر کرنا پڑتا ہے۔ سب سے پہلے ضروری ہے کہ ورکر کو دوسرے انسانوں کی زندگی، تکالیف، مجبوریوں اور احساسات سے روشناس کروایا جائے۔ اس مقصد کے لیے مشاہداتی دورے، دستاویزی ویڈیوز، متاثر کن کہانیاں، اور اسے خود تجربہ کرنے کے مواقع فراہم کیے جا سکتے ہیں۔

جب ورکر کسی مجبور، بیمار، یتیم یا پریشان حال شخص کے قریب جا کر اس کی حالت دیکھتا ہے، تو اُس کے دل میں ایک نرم گوشہ پیدا ہوتا ہے۔ یہی ہمدردی کی بنیاد ہے۔ اس جذبے کو مضبوط بنانے کے لیے تربیت کے دوران جذباتی پہلوؤں پر زور دیا جائے، جیسے: اگر آپ کسی کے آنسو پونچھ سکتے ہیں تو آپ کا وجود قیمتی ہے۔ نیز، ورکر کو بار بار یاد دلایا جائے کہ ہم سب انسان ایک دوسرے کے ساتھ جُڑے ہوئے ہیں اور جو آج دوسروں کی مدد کرتا ہے، کل وہ خود مدد کا حقدار ہوتا ہے۔

اسلامی تعلیمات اور نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ بھی ورکر کے اندر ہمدردی پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی بھرپور ہمدردی اور خدمتِ خلق سے عبارت تھی۔ اُن کے اقوال اور واقعات ورکر کے دل کو نرم کر سکتے ہیں۔ عملی مشقیں بھی بہت مؤثر ثابت ہوتی ہیں، مثلاً فلاحی دورے، مریضوں کی عیادت، غریب بچوں میں تحائف کی تقسیم، وغیرہ۔

آخر میں، ورکر کو یہ سمجھانا ضروری ہے کہ ہمدردی صرف دوسروں کے لیے فائدہ مند نہیں بلکہ یہ اُس کے اپنے دل کا سکون، روح کی طمانیت اور زندگی کا اصل مقصد بھی ہے۔ جب یہ احساس دل میں بیٹھ جائے تو ہمدردی صرف عمل نہیں رہتی، وہ اس کی فطرت بن جاتی ہے۔

حلفِ خدمت (جو ایک ورکر نے خود سے کرنا ہے)

"میں اللہ رب العزت کو گواہ بنا کر وعدہ کرتا ہوں کہ میں ہر انسان کی خدمت، عزت، اور خیر خواہی کو اپنی زندگی کا مقصد بناؤں گا۔ میں ہر کام خلوصِ نیت سے انجام دوں گا اور کسی ذاتی مفاد کے لیے فلاحی تنظیم کو استعمال نہیں کروں گا۔ میں ظلم کے خلاف اور حق کے ساتھ کھڑا رہوں گا، اور زندگی بھر خدمتِ خلق کو اپنی پہلی ترجیح بناؤں گا۔"

دعا ہے اللہ تعالیٰ نیک نیتی سے ہمیں انسانیت کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

78 واں یوم آزادی — کیا واقعی ہم آزاد ہیں؟

چودہ اگست صرف ایک تاریخ نہیں، یہ قربانیوں کی ایک صدا ہے جو ہر پاکستانی کے دل سے پوچھتی ہے:

" کیا تم نے آزادی کی قدر کی؟ کیا تم اس کے اہل ہو؟"

1947 کا سورج طلوع ہوا تو برصغیر کی سرزمین پر ایک نئی صبح نے جنم لیا مگر یہ صبح ہزاروں ماؤں کی گود اجاڑ کر آئی، لاکھوں جوانوں کے لہو سے لکھی گئی، اور ان گنت بیٹیوں کی عزت کی قیمت پر ملی۔ہم نے ایک وطن تو حاصل کر لیا مگر آج 78 سال بعد ایک سوال پوری شدت سے ہمارے ضمیر کو جھنجھوڑتا ہے: کہ

" کیا ہم واقعی آزاد ہیں؟

ہم نے ایک سرزمین تو حاصل کر لی مگر کیا ہم نے وہ سوچ حاصل کی جو ایک آزاد قوم کی پہچان ہوتی ہے ہم آج بھی نفرت، تعصب، کرپشن، ناانصافی، لاقانونیت اور خودغرضی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ہم نے شہیدوں کے لہو کو فقط ایک دن کی رسم میں سمیٹ دیا ہے۔کیا یہی وہ پاکستان ہے؟ جس کے لیے ماؤں نے بیٹے قربان کیے؟ جس کے لیے لاکھوں مسلمانوں نے اپنا سب کچھ چھوڑا؟

احساسِ زیاں ہو تو باقی ہے ابھی آزادی، چمکتے پرچم، ملی نغمے، اور آتش بازی کا شور مگر کہیں دل کا سناٹا ہمیں جھنجھوڑتا ہے کہ اگر ہم نے اپنی سوچ نہ بدلی اپنے عمل کو درست نہ کیا تو آنے والی نسلیں ہمیں صرف " آزاد ملک کے غلام شہری" کہیں گی۔

چمک اُٹھا ہے سارا وطن جشنِ آزادی کی بہار میں مگر سوال ہے ضمیر سے کیا ہم آزاد ہیں کردار میں؟

قارئین اکرام! حکمرانوں نے پاکستان کو اپنے باپ کی جاگیر سمجھ کر اتنی بری طرح لوٹا کہ آج پوری قوم کاسہ گدائی لئے ورلڈ بینک، آئی ایم ایف جیسے ظالم اداروں کے سامنے کھڑی ہے جو اپنی مرضی سے ہمارا بجٹ بنواتے ہیں، ہم پر ٹیکس لگواتے ہیں۔ سرمایہ دار، جاگیر دار، سردار جیسے درندے انسانی معاشرے کو اپنی بدترین ہوس کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ان کے سامنے کوئی بھی آذان بلالی دینے والا نہیں۔ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے ایک مرتبہ ملک کے سرمایہ داروں اور غاصبوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ"میں یہاں ان لینڈ لارڈوں اور سرمایہ داروں کو تنبیہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں جو اک ظالمانہ نظام کی پیداوار ہیں اور عوام کا استحصال کرتے ہوئے پھلتے پھولتے ہیں یہ لوگ اس حد تک خودغرض ہیں کہ وہ کسی کی دلیل سننے کو تیار نہیں، لوگوں کا استحصال کرنا ان کے رگ وپے میں بس گیا ہے۔انہوں نے اسلامی تعلیمات کو فراموش کردیا ہے آپ جہاں کہیں بھی دیہی علاقوں میں جائیں یہ استحصال آپ کو نظر آئے گا۔آپ کو لاکھوں ایسے انسان ملیں گے جن کو ایک وقت کا کھانا میسر نہیں۔کیا اسی کا نام تہذیب ہے بخدا یہ صریحاً توہین ہے ان جذبوں کی جو قیام پاکستان کیلئے دی جانے والی قربانیوں کے پیچھے کارفرما تھے، یہ توہین ہے اس خون کی جو پاکستان کیلئے شہداء کے بدن سے بہا، یہ توہین ہے اُس نظریے کی جس کی بنیاد پر تحریک پاکستان چلائی گئی ہمیں آزادی انگریزوں نے نہ تو طشتری میں سجا کر بطور تحفہ دی تھی اور نہ ہی بخشش کے طور پر عنایت کی تھی بلکہ ہماری آزادی کی تاریخ بڑی طویل، صبر آزما اور عظیم جدوجہد سے عبارت ہے۔

آج کا پاکستان: جہاں انصاف امیر کی دہلیز

پیغامِ عمل

راشدہ عمر میو
سمندری

پر سرنگوں ہو، جہاں تعلیم فیسوں کی زنجیروں میں قید ہو، جہاں نوجوان ڈگریاں ہاتھ میں لیے در بدر پھرتے ہوں، جہاں عورت کو عزت کے بجائے شک کی نگاہ سے دیکھا جائے، جہاں زبان، نسل اور فرقہ ہی شناخت بن چکے ہوں... کیا اسے آزاد ریاست کہا جا سکتا ہے؟ آزادی صرف جھنڈے لگانے، نغمے گانے اور آتش بازی کرنے کا نام نہیں۔

آزادی ایک سوچ ہے، ایک طرزِ فکر، ایک طرزِ عمل۔

آزادی کا مطلب ہے:

*انصاف سب کے لیے۔
* تعلیم سب کی دہلیز پر۔
*عزت ووقار ہر شہری کا حق۔
*اور سب سے بڑھ کر "میرے وطن کی عزت، میری ذمہ داری"

ہم نے آزادی تو حاصل کر لی، مگر کیا ہم ذہنی غلامی سے آزاد ہوئے؟ کیا ہم بدعنوانی، خودغرضی اور بے حسی سے آزاد ہو سکے؟ کیا ہم نے اقوامِ عالم کو دکھایا کہ ہم ایک مہذب، متحد اور باوقار قوم ہیں؟ اگر نہیں... تو پھر یہ پرچم، یہ نعرے، یہ جشن... سب دکھاوا ہے! محض ایک رسم، جو ہر سال آتی ہے اور گزر جاتی ہے۔ جب انصاف بغیر سفارش کے ملے، جب تعلیم دولت کی محتاج نہ ہو، جب عورت کو تحفظ اور مرد کو روزگار ملے، جب اقلیتیں خود کو غیر نہیں بلکہ پاکستانی محسوس کریں، جب ہر شہری اپنے فرائض کو پہچانے۔ تب جا کر ہم کہہ سکیں گے:

"ہاں، ہم آزاد ہیں!"

چودہ اگست ایک موقع ہے خود سے سوال کرنے کا، خود کو بدلنے کا اور اس امانت کو سنبھالنے کا جو ہمارے آباؤ اجداد نے ہمیں اپنے لہو سے سونپی۔

وطن ہم سے محبت مانگتا ہے، وعدہ مانگتا ہے، کردار مانگتا ہے۔ جہاں آزادی کیلئے خون کی ندیوں اور شہداء کی بہادری کی بات ہو رہی ہو وہاں میو سپوتوں کو فراموش کرنا نا صرف زیادتی ہوگی بلکہ رائٹر کی اپنے قلم اور منصف سے ناانصافی بھی ہوگی۔

قیامِ پاکستان کی جدوجہد میں میو قوم کا کردار ناقابلِ فراموش ہے۔ راوی، سیالکوٹ، امرتسر، دہلی، الور، میوات کے میدان ہوں یا سرحدی محاذ۔ میو قوم نے آزادی کی تحریک میں جانوں کے نذرانے دیے، قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، اور بے خوفی سے تحریکِ پاکستان کا پرچم بلند رکھا۔

"میو وہ قوم ہے جو جھکے نہیں، بکے نہیں جن کے خون کی خوشبو ہے، تاریخوں میں بسی ہوئی"

آج اگر ہم آزادی کی فضا میں سانس لے رہے ہیں تو اس میں 82 ہزار میو شہداء کی قربانیوں کی مہک بھی شامل ہے۔

چودہ اگست صرف "یومِ جشن" نہیں، یہ ایک "یومِ احتساب" بھی ہے۔ اپنے قول، فعل، سوچ اور نیت کا۔ آئیں، اس بار یہ عہد کریں:

ہم اپنی قوم سے جھوٹ نہیں بولیں گے ہم نفرت نہیں، محبت بانٹیں گے ہم فرقہ نہیں، انسانیت کو مقدم رکھیں گے۔ ہم پاکستان کو صرف "زندہ باد" نہیں، بلکہ " کردار باد" بھی بنائیں گے۔ ہر بندہ اپنی سوچ کو بدل لے تو ایک دن سب ہی کی سوچ ایک ہو جائے گی اور پھر میں کسی محتاج نہیں رہیں گے یہ ملک قربانی سے حاصل ہوا، اب اسے کردار سے بچانا ہوگا۔ پاکستان زندہ باد۔ میو قوم پائندہ باد!

ہوا میں جشن، فضا میں نعرے!
مگر دل اداس، آنکھیں نم ہیں!
کسی کے چولہے بجھے ہُوئے ہیں!
کسی کے سپنے بے دم ہیں!

مہنگائی اور گھٹن حالات کے منفی اثرات!

مہنگائی اور گھٹن کا ماحول آج کے معاشرے کی سب سے بڑی حقیقت بن چکا ہے۔ کسی بھی ملک کی ترقی اور خوشحالی کا راز اس کے عام شہری کی خوشحالی میں چھپا ہوتا ہے لیکن اگر شہری ہی بنیادی سہولتوں سے محروم ہو، اُس کی محنت کا پھل اُس تک نہ پہنچے، اُس کی آمدنی اُس کی ضروریات پوری نہ کر سکے تو پھر ایسا معاشرہ کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ پاکستان میں مہنگائی پچھلے کچھ برسوں میں جس تیزی سے بڑھی ہے اُس نے لوگوں کی برداشت کی قوت کو اندر سے کھوکھلا کر دیا ہے۔ جب ایک مزدور، ایک کلرک، ایک استاد یا ایک ریٹائرڈ شخص اپنی محنت کی کمائی سے گھر کا چولہا جلانے، بچوں کو تعلیم دلوانے یا بیماری کا علاج کروانے سے بھی قاصر ہو جائے تو وہ اندر ہی اندر ٹوٹنے لگتا ہے۔ وہ غصہ جو اُس کے دل میں پلتا رہتا ہے وہی عدم برداشت کی شکل میں کبھی اُس کے گھر میں، کبھی گلی محلے میں اور کبھی سڑکوں پر اُبل کر باہر آتا ہے۔ لوگ مہنگائی کو صرف پیسوں کا مسئلہ سمجھتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ ایک نفسیاتی اور سماجی بیماری بھی ہے۔ جب انسان کی بنیادی ضرورتیں پوری نہ ہوں تو وہ غصے، حسد، نفرت اور مایوسی جیسے رویوں کا شکار ہوتا ہے۔

گھریلو زندگی پر اس کے اثرات سب سے زیادہ پڑتے ہیں۔ میاں بیوی کے درمیان معمولی جھگڑے انا کی ضد بن کر بڑے جھگڑوں میں بدل جاتے ہیں۔ بچے والدین کے رویئے سے الجھتے ہیں، اُن کے دلوں میں خوف اور بے زاری پیدا ہوتی ہے۔ گھروں کی یہ گھٹن پھر باہر بھی پھیلتی ہے۔ اسکولوں میں طلبہ اساتذہ کی عزت کرنا چھوڑ دیتے ہیں، استاد اپنی تنخواہوں اور بڑھتی ضروریات کے بوجھ تلے بچوں کو پوری توجہ نہیں دے پاتے۔ دفتروں میں ملازمین کا موڈ چڑچڑا ہوتا ہے، ماتحتوں سے سخت لہجہ اپنایا جاتا ہے، معمولی غلطی پر سخت الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ عدم برداشت ہر طبقے میں موجود ہے۔ امیر طبقے میں غرور اور غصہ نظر آتا ہے تو غریب طبقے میں محرومی اور حسد۔ درمیانے طبقے کے لوگ اپنی بچی کھچی عزت کو بچانے کی دوڑ میں اتنے اُلجھ گئے ہیں کہ اُن کے پاس برداشت کے لیے وقت ہی نہیں۔ بس ذرا سی بات پر ہاتھ اُٹھانا، گالی دینا، یا دل میں نفرت پال لینا عام ہو چکا ہے۔

پچھلے دنوں شمالی وزیرستان کے میر علی میں ایک خودکش کار بم دھماکے نے پورے ملک کو سوگوار کر دیا۔ اس حملے میں سولہ فوجی جوان شہید ہوئے اور کئی عام شہری زخمی ہوئے جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔ اس حملے نے ملک کی سکیورٹی صورتحال پر تو سوال کھڑے کیے ہی، ساتھ ہی عوام کی ذہنی حالت کو بھی مزید کمزور کر دیا۔ جب ایک طرف لوگ روزمرہ کے اخراجات کے لیے پریشان ہوں اور دوسری طرف ایسے سانحات اُن کے دلوں میں خوف اور غصے کو بڑھا دیں تو پھر برداشت کی گنجائش کہاں باقی رہتی ہے؟ اسی طرح کراچی، لاہور اور دیگر شہروں میں بجلی کے بلوں میں بے تحاشا اضافے نے بھی عوام کو سڑکوں پر آنے پر مجبور کیا۔ دکانداروں نے شٹر ڈاؤن ہڑتال کی، لوگوں نے سڑکیں بلاک کیں، بل جلائے گئے، حکومت کے خلاف نعرے لگائے گئے۔ یہ سب اُس غصے کی علامت ہے جو اندر ہی اندر پلتا رہتا ہے اور جب موقع ملتا ہے تو پھٹ پڑتا ہے۔

جب حکومت مہنگائی کنٹرول کرنے میں ناکام ہو، جب کرپشن عروج پر ہو، جب روزگار کے مواقع کم ہوتے جائیں، جب عام آدمی کو انصاف نہ ملے تو پھر صبر کی دیواریں کمزور ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ ہم سب جانتے ہیں کہ صرف تنقید سے کچھ نہیں بدلے گا۔ اگر ہمیں اس گھٹن، مہنگائی اور عدم برداشت کی لعنت سے نکلنا ہے تو ہمیں عملی اقدامات کرنا ہوں گے۔ سب سے پہلے حکومت کو اپنی ترجیحات بدلنی ہوں گی۔ ذخیرہ اندوزی، مصنوعی قلت اور کرپشن کا خاتمہ کیے بغیر کوئی ریلیف ممکن نہیں۔ آج بھی ملک بھر میں منافع خور

عکسِ حال

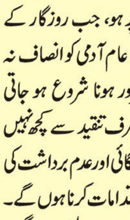

خالد حسین رضا میو
پیر محل
0300-9123849

مافیا اشیائے ضروریہ ذخیرہ کر کے قیمتیں بڑھاتے ہیں اور عوام مجبوراً مہنگی چیزیں خریدتی ہے۔ اگر حکومت اصل معنوں میں عوام کی خیر خواہ ہے تو اُسے ان مافیاز کو لگام دینا ہوگی۔ گلی محلوں کی سطح پر پرائس کنٹرول کمیٹیاں فعال کی جائیں جو ریٹ لسٹ کو یقینی بنائیں اور ہر دکاندار اس پر عمل کرے۔ دوسرا بڑا اقدام روزگار کے مواقع پیدا کرنا ہے۔ حکومت مقامی صنعتوں کو سستا قرض دے، چھوٹے کاروبار کرنے والوں کو آسان شرائط پر قرضے دیے جائیں، ہنرمند نوجوانوں کو چھوٹے یونٹس لگانے میں مدد دی جائے۔ زراعت کی بہتری کے لیے جدید طریقے متعارف کرائے جائیں تاکہ فصلیں زیادہ ہوں اور کسان خوشحال ہو۔ جب لوگوں کے ہاتھ میں پیسہ آئے گا تو اُن کی ضرورتیں بھی پوری ہوں گی اور وہ اخلاقی طور پر بھی مضبوط ہوں گے۔ تیسرا اہم حل تعلیم اور تربیت میں چھپا ہے۔

آج ہمارے اسکول اور کالج محض ڈگریاں بانٹنے کی مشینیں بن چکے ہیں۔ وہاں اخلاقی تعلیم کا فقدان ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ نصاب میں برداشت، رواداری، سماجی ذمہ داری اور اختلاف رائے کو سننے اور برداشت کرنے کی تربیت شامل کی جائے۔ اساتذہ کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ بچوں کو اچھے شہری بنانے میں کردار ادا کریں۔ والدین کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو صرف رٹے اور نمبروں کی دوڑ میں نہ جھونکیں بلکہ اُن کے دل میں صبر، ایثار، معاف کرنے کا جذبہ اور دوسروں کی مدد کرنے کی عادت پیدا کریں۔ مذہبی رہنماؤں کو بھی اس میدان میں کردار ادا کرنا ہوگا۔ مساجد کے منبر سے برداشت اور رواداری کا پیغام دیا جائے۔ فرقہ وارانہ اختلافات کو ہوا دینے کے بجائے مشترکہ نکات پر بات کی جائے۔ دین اسلام میں صبر اور برداشت کو سب سے بڑی نیکی کہا گیا ہے۔ ہمیں یہ پیغام اپنے نوجوانوں تک دوبارہ پہنچانا ہوگا۔ میڈیا کا کردار بھی نہایت اہم ہے۔ آج کل میڈیا زیادہ تر منفی خبریں دکھا کر عوام میں مزید مایوسی اور غصہ بڑھاتا ہے۔ ٹاک شوز میں سیاست دانوں کی لڑائی، الزام تراشی اور گالم گلوچ نئی نسل کو یہی سکھا رہی ہے کہ اختلاف رائے کا حل گالی ہے۔ میڈیا کو چاہیے کہ وہ عوامی مسائل کے حل پر پروگرام بنائے، اُن لوگوں کو سامنے لائے جو مشکلات کے باوجود مثبت راستہ اختیار کیے ہوئے ہیں، جو دوسروں کے لیے امید کی کرن ہیں۔ اس سب کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنی ذاتی زندگی میں بھی تبدیلی لانی ہوگی۔ ہمیں خود سے عہد کرنا ہوگا کہ ہم معمولی باتوں پر غصہ نہیں کریں گے۔ اپنے گھر، دفتر اور محلے میں صبر، تحمل اور برداشت کو فروغ دیں گے۔ اگر کوئی ہم سے اختلاف کرے گا تو ہم اُسے دلیل سے جواب دیں گے، طعن و تشنیع سے نہیں۔ اگر کوئی مشکل میں ہے تو اُسے تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ پڑوسیوں، دوستوں اور رشتہ داروں کی چھوٹی چھوٹی مدد کر کے معاشرتی بندھن کو مضبوط کریں گے۔

آخر میں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ برداشت کیلئے کوئی چیز خریدی نہیں جا سکتی، یہ سیکھنی پڑتی ہے اور عملی زندگی میں بار بار خود کو آزمائے بغیر نہیں آتی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے، ہمارے خاندان اور ہمارا معاشرہ پرسکون ہو تو ہمیں مہنگائی کے خلاف آواز اُٹھانے کے ساتھ ساتھ اپنی عادتوں کو بھی بدلنا ہوگا۔ برداشت ایک فرد کا نہیں، پورے معاشرے کا زیور ہے۔ اگر یہ زیور ہم نے کھو دیا تو دولت، طاقت اور حکومت سب کچھ ہوتے ہوئے بھی ہم اندر سے کھوکھلے رہیں گے۔ یہ سفر آسان نہیں مگر ناممکن بھی نہیں۔ اگر آج ہم نے مل کر اپنے حصے کی ذمہ داری نبھائی تو کل کا پاکستان مہنگائی، گھٹن اور عدم برداشت کے اندھیروں سے نکل کر امید، خوشحالی اور سکون کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ ہمیں اب یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ ہم اپنے بچوں کو کیسا پاکستان دینا چاہتے ہیں۔

تمام تر سہولیات سے آراستہ رہائشی سکیم
4 مرلہ
3 مرلہ
7 مرلہ
5 مرلہ
نیو
آبادی سرائچ
صوئے آصل سے صرف 5 کلومیٹر جانب سرائچ
ہیڈ آفس
جلکے سٹاپ مین فیروزپور روڈ لاہور

چیف ایگزیکٹو
چوہدری نوید سرفراز
0300-4870945

جشنِ آزادی مبارک
EVA,PU,PCU اور سکول شوز کی تمام ورائٹی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
طارق شوز
ہول سیل پوائنٹ شوروم
عاطف ندیم
0315-8535755
بالمقابل پٹرولنگ پولیس چیک پوسٹ نزد مصطفےٰ آباد (للیانی) نہر

طارق محمود میو
0301-4846133

تمام اہل وطن کو
جشنِ آزادی مبارک
المہران
فرنیچر ہاؤس
نزد بھائی جی ہوٹل چمبڑ روڈ
ٹنڈوالہیار
پروپرائیٹر

عبدالرزاق میو

100%
قدرتی، خالص اور جنگلی
مختلف اعلیٰ اقسام کا شہد دستیاب ہے
شماس
مکس
اچار
عجوہ کھجور
شماس شہد مرکز
صرف کاروباری اور ڈسٹری بیوٹر رابطہ کریں
زوم پٹرول پمپ مین رائیونڈ روڈ قصور

چیف ایگزیکٹو
محمد سرور خاں میو
0333-4921386

تمام اہل وطن کو
جشنِ آزادی مبارک
منجانب
ٹھیکیدار
شہاب الدین میو
سابق سینئر نائب صدر
میو اتحاد ٹنڈوالہیار

0301-3560615

ایمانداری ہمارا نصب العین
کوالٹی میں نمبرون
کرم اللہ
پٹرولیم
TOTAL
کاناکاچھا فلائی اوور نیو ڈیفنس روڈ
لاہور

چیف ایگزیکٹو
حاجی نیاز خاں باگھوڑیا
0300-8463844

جشنِ آزادی مبارک

مری میں صدائے میو فورم کے تین روزہ تربیتی کنونشن کی بہترین میزبانی پر
چوہدری صابر حسین بلا، چوہدری طاہر اسلام کیپٹن آزر حسین، چوہدری شبیر اور انکی ٹیم کا
بہت بہت
شکریہ
منجانب

چوہدری نعیم حنیف میو
ایڈووکیٹ
(مرکزی صدر)
پاکستان صدائے میو فورم

جشنِ آزادی مبارک
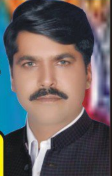
ہم ٹھنڈی چھاؤں مری میں پاکستان صدائے میو فورم کے تین روزہ تربیتی کنونشن کی بہترین میزبانی پر
لاہور کے صدر چوہدری صابر حسین بلا میو اور ان کی پوری ٹیم کو
دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں

چوہدری سعید اقبال میو
0300-4649920
مرکزی نائب صدر پاکستان صدائے میو فورم

آسمانی چنگھاڑ! بارونق شہر خموشاں بن گیا

اللہ عزوجل نے قوم ثمود کو بے شمار نعمتیں عطا کیں جن کی تعداد گننا مشکل تھا۔ انہیں باغات، کھجوریں، فصلیں، پھل، زرخیز زمین، میٹھا پانی اور وہ چشمے فراہم کیے جہاں سے وہ اپنی فصلوں اور مویشیوں کو سیراب کرتے تھے لیکن انہوں نے اللہ کی ان نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے بجائے کفر اور ناشکری ہی نہ کی بلکہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسرے معبودوں (بتوں) کی عبادت کرتے، ان کے لیے قربانیاں پیش کرتے، ان سے دعائیں مانگتے تھے اور زمین میں فساد کرتے تھے۔

قومِ ثمود قومِ عاد کی طرح نہایت طاقت ور، طویل القامت اور زبردست شان وشوکت کی مالک تھی اور انہیں فن تعمیر میں بھی کمال حاصل تھا۔ پہاڑوں کو تراش کر انتہائی خوب صورت عمارتیں بنانے کا فن گویا ان پر ختم تھا۔ اس قوم کے دارالحکومت کا نام حجر تھا جو حجاز مقدّس سے شام جانے والے قدیم راستے پر واقع تھا۔ اب یہ علاقہ ''مدائنِ صالح'' کہلاتا ہے۔ مدائنِ صالح کے قدیم شہروں میں ایک ''العلا'' ہے، جو آج بھی بہت پر رونق اور آباد ہے۔ مدینہ منورہ سے تبوک جاتے ہوئے بڑی شاہ راہ پر تقریباً ساڑھے چار سو کلومیٹر کی مسافت پر یہ شہر واقع ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف حضرت صالح علیہ السلام کو بھیجا جو ان میں سب سے نیک، متقی اور شرافت میں سب سے اعلیٰ تھے۔ آپ ایک کریم اور پرہیزگار شخص تھے جو قوم میں محبوب تھے۔ انہوں نے اپنی قوم کو اللہ کی عبادت کی طرف بلایا، بتوں کی عبادت چھوڑنے کا کہا اور فساد سے روکا۔ انہوں نے کہا:

''میں اپنی دعوت پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا بلکہ اپنا اجر اللہ سے طلب کرتا ہوں۔''

جب حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ پر ایمان لانے کی نصیحت کی تو صرف کمزور لوگ ان پر ایمان لائے جبکہ قوم کے سرداروں نے ان کا انکار کیا اور ان کی تکذیب کی۔ انہوں نے کہا:

''کیا اللہ کا ذکر ہم میں سے کسی پر نازل ہوا؟''

ان کا استکبار تھا کہ کوئی بھی ان کے علاوہ خیر و بھلائی کا مستحق نہیں۔ اس کے بدلے میں انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کے ساتھ بدسلوکی شروع کر دی اور کہنے لگے:

''تم ہمارے درمیان ایک معزز شخص تھے، ہم تمہاری رائے لیتے تھے تو اب تم نے یہ کیا کرلیا؟ تم نے ہمیں اپنے آباؤ اجداد کے دین کو چھوڑنے کا کیوں کہا؟ ہمیں تم پر افسوس ہوا ہے، اب تم تو پاگل ہو گئے ہو۔''

ایک دن کفار کے گروہ نے اہل ایمان کو دھمکانے کی کوشش کی اور کہا:

''کیا تم جانتے ہو کہ صالح ؑ اپنے رب کی طرف سے بھیجا گیا ہے؟''

اہل ایمان نے بے خوفی کے ساتھ جواب دیا:

''جی ہاں، ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔''

لیکن کافر گروہ اپنے کفر پر اصرار کرتے رہے اور بولے: ''ہم اس پر کافر ہیں جس پر تم ایمان لائے ہو۔''

انہوں نے ایک دن حضرت صالح علیہ السّلام کو بلایا اور کہا:

''اے صالح ؑ! اگر تم اللہ کے سچّے پیغمبر ہو تو ہم کو کوئی ایسا معجزہ دِکھاؤ جسے دیکھ کر ہمیں تم پر یقین آجائے۔''

حضرت صالح علیہ السّلام نے فرمایا:

''اے میری قوم کے لوگو! تم کیا معجزہ دیکھنا چاہتے ہو؟''

اُنہوں نے کہا: ''ہم چاہتے ہیں کہ یہ جو سامنے چٹان ہے اس میں سے ایک ایسی اونٹنی برآمد کرو جو گابھن ہو، بچّہ دے، ہم سب کے لیے دودھ مہیا کرے اور اس میں فلاں فلاں خُوبیاں ہوں۔''

حضرت صالح علیہ السّلام نے اُن سے فرمایا:

''اگر مَیں تمہاری شرط پوری کردوں تو کیا تم اللہ پر ایمان لے آؤ گے؟''

اُنہوں نے جواب دیا: ''ہاں، ہم تمہارے ربّ پر ایمان لے آئیں گے۔''

حضرت صالح علیہ السّلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعا فرمائی اور اپنی قوم کی فرمائش پوری کرنے کی التجا کی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی دعا قبول فرمائی اور دیکھتے ہی دیکھتے چٹان شق ہوگئی اور اس میں سے ایک طویل القامت، خوب صورت اونٹنی برآمد ہوئی جس میں وہ سب خوبیاں تھیں جن کی قوم ثمود نے فرمائش کی تھی۔ یہ محیّر العقول منظر دیکھ کر قومِ ثمود لاجواب ہو گئی۔ اس موقع پر قوم کے سرداروں میں سے ایک جندع بن عمرو بن محلات بن لبید اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ ایمان لے آیا لیکن اکثریت اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہی اور اسے جادو کا کمال ظاہر کرتی رہی۔ اس موقع پر حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا:

''اے میری قوم! یہ ناقۃ اللہ (یعنی اللہ کی بھیجی ہوئی اونٹنی) ہے جو تمہارے لیے ایک معجزہ ہے۔ اب تم اسے اللہ کی زمین میں کھاتی ہوئی چھوڑ دو اور اسے کسی طرح کی تکلیف نہ دینا، ورنہ اللہ کا عذاب تمہیں فوری پکڑ لے گا۔'' (سورہ ہود:۶۴)

اونٹنی اور اس کا بچّہ سارا دن نخلستان میں چرتے رہتے تھے اور سب قبیلے والے پیٹ بھر کر اونٹنی کا دودھ پیتے لیکن وہ کم نہ ہوتا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے کنویں کے پانی کو بھی تقسیم کر دیا تھا۔ ایک دن اونٹنی پانی پیتی تھی اور ایک دن ثمود کے لوگ کیونکہ جب اونٹنی پانی پینے آتی تو وہ کنویں کا سارا پانی پی جاتی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''صالح ؑ نے اپنی قوم سے کہا (دیکھو) یہ اونٹنی ہے (ایک دن) اس کی پانی پینے کی باری ہے اور ایک معیّن روز تمہاری باری۔ اور اس کو کوئی تکلیف نہ دینا، (نہیں تو) تم کو سخت عذاب آ پکڑے گا۔''

(سورہ الشعراء:۱۵۵،۱۵۶)

کچھ ہی عرصے بعد قومِ ثمود کو اونٹنی کی موجودگی کھٹکنے لگی۔ انہیں اپنے ہرے بھرے نخلستانوں میں آزادی سے گھومتی پھرتی اونٹنی ایک آنکھ نہ بھاتی تھی اور جب وہ یہ دیکھتے کہ اپنی باری آنے پر اونٹنی ایک ہی سانس میں پورے کنویں کا پانی پی جاتی ہے تو حیران ہو کر اسے جادو سے تشبیہ دیتے۔ آخرکار شیطان کے

آئینہ اعجاز
0301-6320334
ejazmeo68@yahoo.com
اعجاز خاں میو (پسرور)

اکسانے پر اُنہوں نے اونٹنی کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ مگر کیسے؟ قومِ ثمود کے سردار یہ کام خود اپنے ہاتھوں انجام دینے کو تیار نہ تھے۔ سو انہوں نے دو نہایت اونچے اور مال دار خاندان کی آزاد منش عورتوں کو راضی کیا کہ وہ قوم کے کسی نوجوان سے یہ کام کروائیں جس پر ان عورتوں نے دو اوباش اور شراب و شباب کے رسیا نوجوانوں کو اونٹنی کے قتل پر آمادہ کیا۔ جن کے ساتھ مزید سات اوباش نوجوان شامل ہوگئے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''شہر میں نو افراد کی ایک جماعت تھی جو مُلک میں فساد مچاتے پھرتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔'' (سورہ نمل:۴۸)

پھر حسب پروگرام ایک دن یہ نو افراد اونٹنی کے انتظار میں کنویں کے پاس گھات لگا کر بیٹھ گئے۔ جب کہ قوم کے لوگ اللہ کے عذاب کے ڈر سے چھپ کر یہ منظر دیکھنے لگے۔ جب اونٹنی کنویں کے قریب آئی تو مصدع نامی شخص نے تیر چلایا جو اس کی پنڈلی میں پیوست ہوگیا اور ٹانگ سے خون کا فوّارہ جاری ہو گیا۔ اونٹنی کو زخمی دیکھ کر باقی لوگ خوف زدہ ہو کر پیچھے ہٹ گئے۔ یہ منظر دیکھ کر دونوں عورتیں آگے بڑھیں اور مردوں کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا جس پر قبیلے کا سب سے قوی شخص قدار بن سالف آگے بڑھا اور تلوار کے ایک بھرپور وار سے اونٹنی کی کونچیں (یعنی پچھلے پاؤں کے اوپر کا حصّہ) کاٹ ڈالیں۔ اونٹنی شدید زخمی ہو کر زمین پر گر پڑی اور ایک زوردار چیخ ماری۔ اسی اثناء میں زخمی اونٹنی کو گھیرے میں لے کر اس پر نیزوں اور تلواروں کے لاتعداد وار کیے گئے جس سے وہ ہلاک ہوگئی۔ اس کا بچّہ بھاگتا ہوا پہاڑ پر چڑھا اور چیخیں مارتا غائب ہوگیا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ ان درندوں نے پیچھا کر کے اُسے بھی مار ڈالا۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''آخر انہوں نے اونٹنی (کی کونچیں) کاٹ ڈالیں اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے کہ صالح ؑ جس چیز سے تم ہمیں ڈراتے تھے اگر تم (اللہ) کے پیغمبر ہو تو اسے ہم پر لے آؤ۔'' (سورہ اعراف)

جب حضرت صالح علیہ السلام کو معلوم ہوا کہ اونٹ کو مار دیا گیا ہے تو وہ بہت غصے میں آئے اور قوم سے کہا:

''کیا میں نے تمہیں اونٹ کو مارنے سے منع نہیں کیا تھا؟''

کافر بولے:

''ہم نے اسے مار دیا اب ہمیں اپنے عذاب کا سامنا کرو۔''

اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ ان پر عذاب تین دن بعد نازل ہوگا لیکن قوم نے اس پر بھی جھوٹ بولا اور اس کی بے عزتی کی۔ کافر حضرت صالح علیہ السلام کا تمسخر اڑاتے رہے اور عذاب کا انتظار کرتے رہے اور طنزیہ استفسار کیا:

''یہ تین دن ہم کیسے گزاریں گے؟''

حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا:

''پہلے دن تمہارے چہرے زرد ہو جائیں گے، دوسرے دن رنگ سُرخ ہو جائے گا اور تیسرے دن، تمہارے چہروں پر نحوست پوری طرح عیاں ہو جائے گی یعنی وہ سیاہ پڑ جائیں گے اور چوتھے دن تم پر قہرِ الٰہی نازل ہوگا۔''

جب تینوں دن ایسا ہی ہوا تو وہ خوف زدہ ہو گئے اور انتظار کرنے لگے کہ اب کس قسم کا عذاب نازل ہونے والا ہے؟ ابھی چوتھے دن کا سورج طلوع ہی ہوا تھا کہ آسمان سے ایک بہت تیز چیخ کی آواز چنگھاڑ کی صورت بلند ہوئی جس نے ان کے کانوں کے پردے پھاڑ دیئے، دل دہلا دیئے۔ چیخ کی آواز کے ساتھ ہی ان کی روحیں جسموں کا ساتھ چھوڑنے لگیں اور وہ اپنی اپنی جگھوں پر اوندھے پڑے سسک سسک کر ختم ہونے لگے۔ کچھ ہی دیر میں لاکھوں افراد پر مشتمل نہایت قوی اور طاقت ور قوم جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح ڈھیر ہو چکی تھی اور کفر وشرک میں مبتلا، غرور وتکبّر میں ڈوبے لوگوں کا شان دار اور بارونق شہر، شہر خموشاں میں تبدیل ہو کر ہمیشہ کے لیے عبرت کا نشان بن گیا۔

اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں ارشاد ہے:

''اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا، ان کو چنگھاڑ (کی صُورت میں عذاب) نے آ پکڑا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ گویا کبھی ان میں بسے ہی نہ تھے سُن رکھو کہ ثمود نے اپنے پروردگار سے کفر کیا۔ اور سُن رکھو ثمود پر پھٹکار ہے۔'' (سورہ ہود:۶۷،۶۸)

اللہ تعالیٰ نے اس عذاب سے حضرت صالح علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو محفوظ رکھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ 9 ہجری میں رسول اللہ ﷺ تبوک جاتے ہوئے جب وادی ثمود سے گزرے تو آپ ﷺ نے اس ویران اور اجڑی جگہ کو دیکھ کر صحابہ ؓ سے فرمایا:

''یہاں سے جلدی سے گزر چلو اور اگر پانی کی ضرورت ہو تو صرف اس کنویں کا پانی استعمال کرو جس سے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پانی پیا کرتی تھی۔''

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دوسرے کنوؤں سے پانی لے کر آٹا گوندھ لیا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے پھنکوا دیا۔ اس عرصے میں آپ ﷺ مسلسل توبہ استغفار کرتے رہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب ؓ کو منع فرمایا:

''قومِ ثمود جو عذاب سے ہلاک ہوئی ان کے گھروں اور بستیوں میں نہ جائیں، مجھے خوف ہے کہ کہیں تم کو بھی وہی (عذاب) نہ پہنچ جائے جو ان کو پہنچا تھا لہٰذا ان کے پاس نہ جاؤ۔''

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق حضرت صالح علیہ السلام کا انتقال دوسو اسّی برس کی عُمر میں ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ ثمود کی ہلاکت کے بعد آپ علیہ السلام اہل ایمان کے ساتھ شام تشریف لے گئے اور پھر فلسطین میں کچھ عرصہ قیام کے بعد مکّہ مکرّمہ آ گئے اور وہیں انتقال ہوا۔ جبکہ ایک رائے یہ بھی ہے کہ آپ علیہ السلام قوم پر عذاب کے بعد عمان (صلالہ) سے دو سو کلومیٹر دور ناسک کے مقام پر آباد ہو گئے، جہاں ان کا انتقال ہوا۔ ناسک میں ان سے منسوب ایک مزار بھی ہے جہاں زائرین کثیر تعداد میں فاتحہ کے لیے آتے ہیں۔

آسمان قدرت اور ماں

ستارے گر بتا دیتے سفر کتنا کٹھن ہوگا
پیالے شہد کے پیتے تلخ ایام سے پہلے
یہ جو ہم لکھتے رہتے ہیں، ہماری آپ بیتی ہے
کہ دکھ تحریر کب ہوتے کسی الہام سے پہلے

آسمان (فارسی میں آس اور مان سے) یا فَلَک (عربی سے) یا گگن (سنسکرت سے) فضاء یا خلاء کا حصّہ ہے جو کسی بھی فلکیاتی جسم کی سطح سے نظر آتا ہے۔ کئی وجوہات کی بنا پر اِس کی صحیح تعریف ممکن نہیں زمینی آسمان، ہوا کا سورج کی روشنی کو منتشر کرنے کی وجہ سے دِن کے وقت گہرا نیلا نظر آتا ہے جبکہ رات کے وقت یہ سیاہ نظر آتا ہے کیوں کہ سورج کی روشنی نہیں ہوتی۔ آسمان کے بارے امیر غریب، ان پڑھ تعلیم یافتہ، چھوٹے بڑے سب جانتے ہیں کہ عام تصور یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔ ہر شخص اوپر اشارہ کر کے نظر اٹھا کر آسمان والے کی عظمت کا ذکر کرتا ہے۔ بغیر ستونوں اتنی بڑی چھت آسمان کے ساتھ ساتھ اسکے بنانے والے کی عظمت اور اس پر موجود واحدہ لاشریک کی ہیبت وجلال کی گواہی دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کی مقدار کا اندازہ کرنے کیلئے ماں کی محبت کی دلیل دی، مثال دی۔ ماں کی ممتا پیار محبت بے مثال ہے جیسے میرا رب کا پیار بے مثال ہے۔ آسمان کی عظمت عکس بے مثال منظر ہے اسکی بناوٹ بہترین آرٹ فنون کا مجموعہ ہے اسکا مصور نقاش انمول بے مثل ہے تعریفوں کے قابل ہے، تقلید کے قابل ہے اسکے ننانوے نام صفت وقدرت کے شاہکار ہیں۔ میرا ناقص علم آسمان قدرت اور ماں کی تکون مثلث سے یہ جان پایا کہ یہ جز، یہ تراشے، پھول

آف دی ریکارڈ
متین قیصر ندیم میو
(احمد پور سیال)
mateenqaiser1977@gmail.com
03006821668

و خوشبو، چاند و چکور بالکل زندگی و موت، خوشی و غمی، راحت والم، نمکین ومیٹھا، ترش و پیکھا کے فرق کی مصداق ضروری واہم ہیں انسان سے اپنی سچی محبت و الفت کی تصدیق کیلئے رب ذوالجلال نے ماں کے پیار کی سند دلیل دیکر دونوں رشتوں کے تقدیس، خالص پن اور شہد جیسی مٹھاس کو انمول کر دیا رہتی دنیا تک سچی اور خالص محبت کیلئے اللہ اور ماں کی محبت آسمان کی اونچائی کی طرح حق ہے سچ ہے۔ قدرت نے آسمان بنا کر، سجا کر اٹھا کر اپنے واحدہ لاشریک ہونے کا ثبوت دیا پھر قدرت کی شناخت و پہچان کرنے اور اپنا ہونے اور قریب ہونے، پیار کرنے کا پیمانہ بتانے کیلئے سمجھانے کیلئے ماں کا پیار باپ کا ساتھ دیا۔ رہتی دنیا تک ان کا نعم البدل نہیں ہے۔ روز قیامت ماں کے نام سے اٹھا کر پہچان دیکر ماں کی عظمت پر مہر ثبت کردی۔ جنت ماں کے قدموں میں رکھ دی اور باپ کو جنت کا دروازہ چوکھٹ قرار دے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی وحدانیت کو آسمان کی بلندیوں سے لیکر ماں کے قدموں تک سفر کو قدرت نے آزمائش سے جوڑ کر حق و باطل کی لائن کھینچ دی۔ ہدایت وگمراہی کے اصول طے کر دیئے وہیں جنت ودوزخ کے پیمانے کی دنیا میں ہی نشان دہی کردی۔

تاریخ کے اوراقوں سے، دنیا کی کتابوں سے، شاعروں کی شاعری کے ردیف و قافیوں سے الجھ کر، نثر کے شہ پاروں میں گم ہوکر، افسانوں کے عنوانوں سے لیکر فلسفیوں کے الجھتی سلجھتی گھتیوں سے لپٹ کر یہ جان پایا کہ کائنات کا مقام ومرتبہ اپنی جگہ مگر آسمان قدرت و ماں کے تعلق کا ذکر ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

وہ لوگ کس درد سے گزرے ہونگے
جن کے ہمدرد اپنے وعدوں سے مکرے ہونگے

حساس اداروں کے ایمپلائز سے
گزارش

میو ایمپلائز کا ڈیٹا جمع کرنے والے ذمہ داران نے بتایا کہ کچھ ادارے ایسے ہیں جن کے افسران اور ملازمین اپنا ڈیٹا جمع کرانے سے گریز کر رہے ہیں۔ انکی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ جمع ہونیوالا ڈیٹا ہماری پاس امانت ہوگی اس کی کسی بھی سطح پر نہ تشہیر کی جائے گی اور نہ ہی کوئی ڈائریکٹری شائع کی جائے گی اس لئے بے فکر ہوکر اپنا ڈیٹا جمع کرائیں تا کہ وہ سسٹم کا حصہ بن سکیں (ادارہ صدائے میو)

ZOOM
حاجی نیاز اینڈ عرفان پٹرولیم
جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں (الحدیث)
ایک کلومیٹر صوئے آصل ہیر روڈ ضلع لاہور
ZOOM
حاجی محمد نیاز بھاگوڑیا (شیر اپوتا) 0300-8463844
محمد عرفان جٹ 0313-4987011

راؤ غلام محمد میو — کریم بخش میواتی — چوہدری شیر محمد

ماہ جولائی میں بننے والے صدائے میو کے ممبران

(1) راؤ غلام محمد میو (خصوصی ممبر) اسلام آباد
(2) کریم بخش میواتی (خصوصی تعاون) اسلام آباد
(3) چوہدری شیر محمد میو (خصوصی تعاون) اسلام آباد
(4) جمشید احمد میو (ممبر) سواں گارڈن اسلام آباد
(5) محمد اسماعیل میو (ممبر) قادی ونڈ قصور
(6) اقبال ناصر میو (ممبر) مہر چندوالا چونیاں

جمشید احمد میو — اقبال ناصر خاں — محمد اسماعیل میو

اہل وطن کو جشنِ آزادی مبارک
دین محمد گروپ آف کمپنیز (پرائیویٹ) لمیٹیڈ ملتان
چوہدری دین محمد عارف میو
ایگزیکٹو ممبر پاکستان صدائے میو فورم 0301-7814618
انجینئر آکاش عارف
انجینئر نعمان عارف

فائل نہیں پلاٹ — آپ کے خوابوں کی تعبیر — رجسٹری / انتقال
رحمت پارک
ہم مکانوں کی نہیں مکینوں کی بات کرتے ہیں
اب رحمت پارک میں آسان اقساط میں بھی پلاٹ دستیاب ہیں
متصل کوٹ میلہ رام مین فیروزپور روڈ لاہور
شاہین احمد 0300-8084821
عاطف شریف 0321-4022645
PROPERTY CHANNEL REAL ESTATE CONSULTANTS
چیئرمین حاجی نعیم پاھٹ
چیف ایگزیکٹو حاجی محسن شریف

ہر قسم کے رہائشی، کمرشل پلاٹس اور زرعی زمین کی خرید و فروخت کا با اعتماد مرکز
صابر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
نزد گرینڈ ایونیو 28 کلومیٹر مین فیروزپور روڈ لاہور
ہم خواب دکھانے کی نہیں تکمیل کی بات کرتے ہیں
رابطہ کیلئے
چوہدری صابر حسین بلا میو 0300-8585711
چوہدری طاہر اسلام 0321-2081984
چوہدری تصور حسین 0304-8585777
کیپٹن آزر حسین 0302-4481032

اسلم میو ٹریڈرز
سبزی اینڈ فروٹ کمیشن ایجنٹ
زیر سرپرستی
محمد اسلم میو 0300-8189154
ملک شاہد علی 0300,0323-4737059
پروپرائیٹرز
شانی میو 0307-4601674
حارث میو 0309-6307709
شیڈ نمبر 219 فروٹ، سبزی منڈی لنک کاچھا منڈی لاہور

تمام اہل وطن کو جشنِ آزادی مبارک
منجانب ٹھیکیدار محمد رمضان میو
جنرل کونسلر
نائب صدر پاکستان میو اتحاد سندھ
0300-3087297

وزیر اعظم کے کوارڈی نیٹر شبیر احمد عثمانی، صاجزادہ عثمان شبیر، راؤ غلام محمد میو، حاجی محمد اسحاق، جاوید قمر اور شکیل اصغر میو کے ہمراہ لوک ورثہ میوزیم اسلام آباد میں تیار کئے جانے والے میواتی کلچر کے ڈسپلے کا وزٹ کرتے ہوئے، آخری تصویر میں شہید مولانا سمیع الحق کے ترجمان یوسف شاہ کے ہمراہ گروپ فوٹو

لوک ورثہ اسلام آباد میں تاریخی کام اب کرنا کیا چاہیئے؟

.....کسی کی قربانی اور محنت کو کوئی نظر انداز کر ہی نہیں سکتا اس لئے تاریخی کام کا پیغام بھی تاریخی ہی جانا چاہیئے.....

میر پور خاص میں زمین کے تنازع میں شہید کئے جانے والے میو نوجوان علی نواز اور گیر یلو لاڑکانہ کی بچی کی گمشدگی کے کیس کے سلسلے میں وزیر اعظم کے کوارڈی نیٹر شبیر احمد عثمانی سے ملاقات، نادرا و محکمہ شماریات میں میواتی کی رجسٹریشن کے بعد لوک ورثہ میوزیم اسلام آباد میں پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار بنائے جانے والے میواتی کلچر ڈائیوراما (میواتی کلچر ڈسپلے) کی تیاری کو دیکھنے اور میو ایمپلائز ڈیٹا شماری کی غرض سے اسلام آباد جانا ہوا۔اس دوران میواتی ہیریٹیج فورم کے چیئرمین راؤ غلام محمد میو، جنرل سیکرٹری حاجی محمد اسحاق، میو ویلفیئر ایسوسی ایشن کے مرکزی صدر شوکت علی میو، اسلام آباد کے صدر ڈاکٹر اکبر علی میو، جنرل سیکرٹری جاوید قمر و دیگر عہدداران چوہدری امام بخش میو، شکیل اصغر میو سمیت وزیر اعظم کے سینئر پرائیویٹ سیکرٹری چوہدری شیر محمد میو، وزیر اعظم ہاؤس کے پرائیویٹ سیکرٹری اصغر علی میو، ڈاکٹر اے کیو خاں ڈیپارٹمنٹ کے سینئر آفیسر جمشید احمد میو، سی ڈے اے کے سابق فنانس ڈائریکٹر چوہدری بشیر احمد میو، لیبر بیورو کے سابق ڈپٹی ڈائریکٹر کریم بخش میواتی اور دیگر معززین برادری جمشید خاں میو، ڈاکٹر نثار احمد میو، چوہدری الٰہی بخش اور دیگر سے ملاقات ہوئی۔

چونکہ اچانک جانا ہوا اور تیسرے دن ہی واپس آنا تھا اس لئے کوشش کے باوجود بہت سے احباب سے ملاقات ہی نہ ہو سکی لیکن شبیر احمد عثمانی صاحب کے آفس میں 35 سال بعد شہید مولانا سمیع الحق کے ترجمان یوسف شاہ صاحب سے ملاقات ہوئی تو ایک دوسرے سے مل کر بے حد خوشی ہوئی۔ہم نے ملاقاتوں کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے نہ صرف میو افسران کے ڈیٹا شماری کے فارم پُر کئے بلکہ میو ویلفیئر ایسوسی ایشن اور میواتی ہیریٹیج فورم کے ذمہ داران کو میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری کے فارم بھی پہنچائے تا کہ وہ دوسرے سرکاری ایمپلائز کا ڈیٹا جمع کر سکیں اس معاملے میں وہ اپنا کردار ادا کرتے ہیں یا نہیں یہ تو آنے والے وقت میں ہی پتہ چلے گا لیکن معززین برادری سے مل کر میں نے جو محسوس کیا اس پر غیر جانبدارانہ رائے کا اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

اسلام آباد، راولپنڈی اور ٹیکسلا پاکستان کے واحد شہر ہیں جس میں میو ویلفیئر ایسوسی ایشن کے نام سے برادری کی ایک ہی تنظیم ہے۔کسی کے قول فعل پر اختلاف تو ہر جگہ ہی موجود ہوتا ہے لیکن اسلام آباد میں گروپ بندی نام کی کوئی چیز نہیں اس کی وجہ شاید یہ بھی ہے کہ یہاں برادری کے کوئی خاص مسائل نہیں کیونکہ یہاں بسنے والے سب ہی لوگ برسرِ روزگار ہیں البتہ دوسرے علاقوں کی طرح بچوں کے رشتوں کے مسائل یہاں بھی موجود ہیں اور میو ویلفیئر ایسوسی ایشن کا سالانہ میو ملن کا پروگرام بھی اسی لئے کیا جاتا ہے تا کہ میو فیملیز ایک دوسرے سے رابطے میں آسکیں اور اس کے نتائج بھی حوصلہ افزا ہیں۔ان پروگرام کی وجہ سے بہت سے بچوں کے رشتے ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔

اسلام آباد کے بہت سے معززین ہیں جو صدائے میو اخبار کے لئے ہمیشہ ہی ہماری حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور بغیر کسی درخواست کے سب سے زیادہ تعاون راؤ غلام محمد میو کرتے ہیں اور کئی سالوں سے ہمارا قیام بھی انہی کے پاس ہوتا ہے۔راؤ صاحب نہ صرف قوم پرست ہیں بلکہ مہمان نوازی میں بھی اپنی مثال آپ ہیں لیکن جب اجتماعی مفاد کی بات کی جائے تو احسانات کو نظر انداز کئے بنا وہ تلخ باتیں بھی کرنی پڑتی ہیں جن کا اظہار قوم کے مفاد میں ہوتا ہے۔اس بات میں کوئی دو رائے نہیں کہ میواتی کی رجسٹریشن، لوک ورثہ کی فیض احمد فیض لائبریری میں میواتی کتب کی جگہ حاصل کرنے میں مرکزی کردار راؤ غلام محمد میو کا رہا ہے اور تاریخی مقام لوک ورثہ میوزیم میں میواتی کلچر کا ڈسپلے حاصل کرنا بھی انہی کا کارنامہ ہے۔اگر چہ وزارت پارلیمانی امور کے سیکرٹری حاجی اسحاق میو بھی ہر معاملے میں ان کے شانہ بشانہ رہے ہیں اور ہر کام کا ریکارڈ بھی اسحاق صاحب کے پاس موجود ہے۔میواتی کلچرل ڈائیوراما صرف درخواست دینے کا نتیجہ نہیں بلکہ اس کی تیاری کے

حافظ سلمان طارق میو

17 لاکھ روپے کے اخراجات بھی راؤ غلام محمد میو نے اپنی جیب سے کر کے قوم پر احسان عظیم کیا ہے۔

ہماری قوم کا ہی نہیں ہر برادری کا یہی حال ہے کہ جو کچھ کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کے جو بھی معاملات ہوں اُسی کو دیکھنے اور کرنے پڑتے ہیں اس صورتحال کے باوجود کسی بھی معاملے میں مشاورت اپنی جگہ مسلم حقیقت ہے اس سے نہ صرف تنقید کی راہیں بند ہو جاتی ہیں بلکہ سنجیدگی سے کوشش کی جائے تو ہماری قوم میں ایسے لوگ موجود ہیں جو کسی بھی مفاد کے بغیر خرچ کرنے کو بھی تیار نظر آتے ہیں مگر اس کام کیلئے بہت کچھ برداشت کرتے ہوئے قدم بڑھانے پڑتے ہیں۔راؤ غلام محمد میو اور حاجی اسحاق نے جو تاریخی کام کیا ہے اسکا کریڈیٹ کوئی اور نہیں لے سکتا پھر بھی میں نے دو روز میں محسوس کیا کہ تاریخی کام پر تو سوائے اس کے کوئی اعتراض نہیں کہ ’’ہم سے تو کسی نے مشاورت تک نہیں کی‘‘، لیکن میواتی ہیریٹیج فورم کے قیام پر کچھ احباب کے خدشات سننے کو ملے ہیں۔کسی سے تعلق کتنا ہی گہرا ہو میں نے کبھی ایسی بات اِدھر سے اُدھر نہیں کی جس سے قوم کے مفاد کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہو البتہ صدائے میو میں اپنے انداز میں اس لئے اظہار کیا جاتا ہے تا کہ ان کے حل کا کوئی راستہ نکالا جا سکے۔

کچھ لوگوں کے خیال میں میواتی ہیریٹیج فورم کے نام سے نئی تنظیم بنا کر اسلام آباد میں گروپ بندی کی کوشش کی جا رہی ہے حالانکہ ایسی بات نہیں کیونکہ راؤ غلام محمد میو اور حاجی اسحاق میو صاحب اس بارے میں کئی بار وضاحت کر چکے ہیں البتہ یہ ماننا پڑے گا کہ اجتماعی اور تاریخی کام کیلئے مشاورت کا کوئی راستہ نکال لیا جاتا تو شاید گروپ بندی والی بات کسی کی زبان پر نہ آتی اس کیلئے کوئی اجلاس بلانے کی بھی ضرورت نہیں تھی اسلام آباد، راولپنڈی یا ٹیکسلا میں کسی کی بھی غمی خوشی میں سب ہی ایک لائن میں بیٹھے اور کھڑے ہوتے ہیں کہیں پر بھی بات کر کے سر کا بوجھ ہلکا کیا جا سکتا تھا۔ہماری قوم کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ وہ اجتماعی بات کرنے والے کو مایوس نہیں کرتی اور کوشش کی جائے تو کچھ لوگ اپنا حصہ ڈالنے کیلئے بھی تیار ہو جاتے ہیں وگرنہ اُسی کو بھگتنا پڑتا ہے جو کچھ کرنے کا عزم لے کر میدان میں آتا ہے۔تین سال پہلے لوک ورثہ میں ہونے والی میواتی کلچر نمائش کے معاملات میں بھی اسلام آباد سے صرف راؤ غلام محمد میو، حاجی اسحاق میو، چوہدری قمر الزمان، چوہدری شیر محمد، قمر جاوید وغیرہ ہی پیش پیش تھے اور یہ سب ہی میو ویلفیئر ایسوسی ایشن کے عہدہ دار بھی تھے اس وقت بھی کمی مشاورت کی ہی محسوس ہوئی اسی لئے باقی جتنے بھی لوگ آئے ان کی شرکت مصنوعی اور وقتی تھی۔

میو ویلفیئر ایسوسی ایشن، میواتی ہیریٹیج فورم اور میو یوتھ فورم اسلام آباد کے سب ہی احباب میرے لئے قابل احترام ہیں اور مجھے بھی سب عزت دیتے ہیں اس لئے کسی کو بھی میری بات بری لگی تو معذرت چاہتا ہوں اور دلی خواہش ہے کہ میواتی ہیریٹیج فورم جو کہ صرف میواتی کلچر ڈسپلے کی ضرورت کیلئے بنائی گئی ہے کے چیئرمین راؤ غلام محمد میو اور جنرل سیکرٹری حاجی محمد اسحاق میو تاریخی کام کے افتتاح سے پہلے پہلے سر پرست جناب اسلم راؤ صاحب، صدر شوکت علی میو اور دیگر تمام عہدداران سے رابطہ کر کے بڑے پن کا مظاہرہ کریں اس سے نہ صرف ان کی عزت میں اضافہ ہوگا بلکہ باہر سے جانے والے بھی اچھا پیغام لے کر واپس جائیں گے۔امید ہے میو ویلفیئر ایسوسی ایشن اور میواتی ہیریٹیج فورم کے ذمہ داران مجھ ناچیز کی باتوں پر سنجیدگی سے غور کر کے اپنے بڑے پن کا مظاہرہ کرینگے تا کہ وفاقی دارالخلافہ کی برادری کے بارے میں ملک بھر کی تنظیموں اور لوگوں کی جو سوچ بنی ہوئی ہے وہ قائم رہے اور میواتی کلچر ڈائیوراما کے افتتاح پر ایسا پیغام جائے جس کی دوسرے بھی مثالیں دینے پر مجبور ہوں یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ پھل ہمیشہ جھکنے والا درخت ہی دیتا ہے نہ جھکنے والے کے تو پتے بھی ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔

چوہدری امام بخش کی رہائش گاہ پر میو ویلفیئر ایسوسی ایشن کے مرکزی صدر شوکت علی میو، اسلام آباد کے صدر ڈاکٹر اکبر علی میو، چوہدری امام بخش، وزیر اعظم ہاؤس میں راؤ غلام محمد، حاجی اسحاق میو اور چوہدری شیر محمد میو کے ہمراہ گروپ فوٹو

اسلام آباد میں چوہدری الٰہی بخش کی رہائش گاہ پر جمشید احمد میو، راؤ غلام محمد، ڈاکٹر نثار احمد میو، چوہدری امام بخش میو، چوہدری الٰہی بخش سیف اللہ خاں میو سے ملاقات کے بعد گروپ فوٹو

اسلام آباد میں وزیر اعظم ہاؤس کے سیکرٹری اصغر علی میو، سی ڈی اے کے سابق فنانس ڈائریکٹر چوہدری بشیر احمد میو، سواں گارڈ میں راؤ غلام محمد میو کے ہمراہ لیبر ویلفیئر کے سابق ڈپٹی ڈائریکٹر کریم بخش میو اور ڈاکٹر اے کیو خاں ڈیپارٹمنٹ کے آفیسر جمشید احمد میو سے ملاقات کرتے ہوئے

تمام میو تنظیمات کی کارکردگی سے آگاہی، رابطوں میں استحکام اور اجتماعی مسائل پر ایک ساتھ بیٹھ کر غور فکر کرنے کے سلسلے میں
میو تنظیمات کونسل پاکستان کے زیر اہتمام
میو تنظیمات کنونشن
بتاریخ 16 اگست 2025ء بروز ہفتہ بوقت صبح 11 بجے
متمنی شرکت
کرنل (ر) محمد علی میو (کوارڈی نیٹر)
راؤ غلام محمد میو (ڈپٹی کوارڈی نیٹر)
چوہدری نعیم حنیف ایڈووکیٹ (سیکرٹری)
0300-4421184
بمقام کپس کالج کاہنہ کیمپس فیروزپور روڈ لاہور

گاؤں گاؤں نگر نگر سے میو قوم کی معلومات کا سلسلہ

صدائے میو

میو قوم کے گاؤں، محلوں کی ڈیٹا شماری کے مطابق

لاہور کا تاریخی گاؤں کوٹ میلہ رام

گیس کے علاوہ کوئی مسئلہ نہیں، پاہٹ، بالوت، دولوت اور ڈھنگل آباد پر مشتمل 60 گھر ہیں

فیروز پور روڈ پر لاہور سے قصور کی طرف جائیں تو کاہنہ سے 5 کلومیٹر بعد اور مصطفیٰ آباد (للیانی) سے 3 کلومیٹر پہلے مین روڈ پر ہی رام سرنداس کے بیٹے لالہ میلہ رام کے نام سے سے تاریخی گاؤں کوٹ میلہ رام آتا ہے پاکستان بننے سے پہلے اسکا نام کھتری کے نام پر تھا جس نے داتا دربار پر میٹر لگوا کر بجلی فراہم کی بعد میں اسکا نام حاجی رحمت خاں میو کے والد نام کوٹ امیر خاں رکھ دیا گیا لیکن اس کی شناخت میلہ رام سے قائم ہے۔ مندی حالات میں اس گاؤں کے نوجوان کو پراپرٹی چینل والے حاجی فہیم طاہر اور اس کے بھائی حاجی نعیم پاہٹ نے مندے حالات میں تمام بے روزگار نوجوانوں کو پراپرٹی کے کاروبار کی طرف مائل کر دیا جس کی وجہ سے کچے مکانوں والے اس گاؤں میں بڑی بڑی کوٹھیاں تعمیر ہوتی چلی گئیں۔ سات سال سے اجتماعی شادیاں بھی اسی گاؤں میں ہو رہی ہیں اور حاجی نعیم پاہٹ کی وجہ سے صدائے میو سیکرٹریٹ بھی اسی گاؤں سے ملحقہ رحمت پارک کے دفتروں میں قائم ہے جس کی وجہ سے یہاں اجتماعی شادیوں کے علاوہ بھی برادری کی تقریبات منعقد ہوتی رہتی ہیں اس لئے یہ گاؤں میو قوم میں کسی تعارف کا محتاج نہیں رہا۔ میلہ رام میں سب سے زیادہ پاہٹ دوسرے نمبر پر بالوت، تیسرے نمبر پر دولوت اور ایک گھر ڈھنگل گوت کا ہے۔ میلہ رام کے اس وقت عمران انور پاہٹ نمبردار ہیں۔ میو کے علاوہ دیگر برادریاں بھی آباد ہیں لیکن زمینوں کے مالک صرف میو ہی ہیں باقی کسی کی ذاتی زرعی زمین نہیں۔ تعلیمی صورتحال مایوس کن تو نہیں لیکن سرکاری ملازم صرف 11 ہی ہیں باقی پراپرٹی یا زراعت سے وابستہ ہیں آپس میں کے تعلقات بھی بہت اچھے ہیں لیکن الیکشن میں معلولی تناؤ دیکھا جاتا ہے۔ میلہ رام میں میو برادری کے 60 گھر آباد ہیں اور میو ووٹرز کی تعداد 300 کے قریب ہے۔ سوئی گیس کے علاوہ کوئی قابل ذکر مسئلہ نہیں۔ قریب سے ہی سوئی گیس کی لائن گزر رہی ہے لیکن کئی بار کی منظوری کے باجود مقامی سیاستدانوں کی وجہ سے آج تک گیس کا مسئلہ حل نہ ہو سکا۔ گاؤں میں آباد میو برادری اور دیگر برادریوں میں کسی بھی قسم کا کوئی تناؤ نہیں سبھی لوگ ایسے دوسرے کی غمی خوشی میں شریک ہوتے ہیں۔

رپورٹ
فیصل خاں پاہٹ
(میلہ رام)

ہر بات اور کام پر تنقید ضروری نہیں

سمجھنا ضروری ہے

صدائے میو کی طرف سے ہمیشہ ایسے کاموں کی شروعات کی گئی جو پوری قوم کے مفاد ہوتی ہیں پھر بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو معاملے کو سمجھے بغیر تنقید کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ حال ہی میں میو ایمپلائز، میو قوم کی پرائیویٹ کمپنیز، پرائیویٹ سکولز کی ڈیٹا شماری کے ساتھ گاؤں گاؤں، نگر نگر کی صورتحال جاننے کیلئے کام شروع کیا گیا تو اس پر بھی کچھ لوگوں نے اپنے اپنے انداز میں تنقید شروع کر دی۔ کبھی کبھی تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری نمازوں پر بھی تنقید شروع نہ کر دی جائے یہ کیوں پڑھ رہے ہیں۔

پنجاب میں میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری سے پہلے صدائے میو کی طرف سے تمام میو تنظیموں کے قائدین کو اس معاملے میں تعاون کیلئے لیٹر واٹس ایپ کیے گئے تو پاکستان میو اتحاد کے مرکزی سیکرٹری جنرل غلام نبی میو ایڈووکیٹ نے تفصیلی، میواتی دنیا کے سیکرٹری اسد اللہ ارشد میو، انجمن اتحاد و ترقی میوات کے صدر شہزاد جواہر اور الموسیٰ ویلفیئر فاؤنڈیشن کے صدر ڈاکٹر ساجد ابراہیم میو نے انشاء اللہ لکھ کر جواب دیا اور پاکستان صدائے میو فورم نارووال اور شجاع آباد کے ذمہ داران نے باقاعدہ کام شروع کر دیا۔ ہم جانتے ہیں کہ کام اُسی کو کرنا ہوتا ہے جو کچھ سوچ کر قدم بڑھاتا ہے۔ دوسروں کی طرف سے صرف حوصلہ افزائی ہی کر دی جائے تو کام کرنے والوں کا حوصلہ بڑھ جاتا ہے۔

حافظ سلمان طارق میو

میو ایمپلائز، پرائیویٹ کمپنیز، وسکولز کی ڈیٹا شماری اور گاؤں دیہاتوں میں برادری کی صورتحال جاننے اور اس سے اپنی قوم کو آگاہ کرنیکا مقصد سیاسی وذاتی فوائد حاصل کرنا نہیں تمام صورتحال جان کر ایک سسٹم بنانے کی کوشش ہے اور اس کوشش کیلئے نہ تو کسی سے کسی بھی قسم کا فنڈ مانگا جا رہا ہے اور نہ ہی مقصد کسی شخصیت یا تنظیم کو فائدہ پہنچانا ہے۔ چونکہ پنجاب بھر میں ڈیٹا شماری کیلئے ہزاروں نہیں لاکھوں روپے کے اخراجات ہونگے جس کی ذمہ داری "صدائے میو" کی ٹیم پوری کرے گی البتہ ڈیٹا شماری ودیگر معلومات کیلئے اب تک کئی دوستوں نے اپنی طرف سے فارم چھپوا کر دیئے ہیں اور انشاء اللہ اس کے لئے اور لوگ بھی اپنا کردار ادا کرینگے۔ مگر اس معاملے میں میو تنظیمات کی طرف سے مکمل خاموشی ہے حالانکہ اس ساری کوشش کا سب سے زیادہ فائدہ تنظیمات کو ہی پہنچنا ہے ورنہ سوشل میڈیا پر یہاں ناشتہ، اس کے پاس لنچ اور فلاں کے پاس ڈنر کی پوسٹیں کرنے والوں کو کیا معلوم کہ فلاں گاؤں میں کتنی برادری بیٹھی ہے اور ان کے مسائل کیا ہے۔

اپنی قوم کے نوجوانوں سے درخواست ہے کہ وہ "صدائے میو" کی طرف سے شروع کی گئی ڈیٹا شماری میں اپنا کردار ادا کریں، اپنے گاؤں کے سرکاری ملازمین، پرائیویٹ سکولز اور گاؤں کی صورتحال سے ہمیں آگاہ کریں تا کہ یہ کام جلد از جلد مکمل کر کے اس کے فوائد سے قوم کو آگاہ کیا جا سکے۔

لاہور کا نواحی گاؤں سہانکے

کاروباری لوگ ہیں اور کاشتکار بھی، سب سے زیادہ باگھوڑیا، چار گھر ڈھنگل، دولوت اور سینگل کے ہیں

جلو موڑ کے نواحی گاؤں سہانکے جو واہگہ بارڈر سے 5 کلومیٹر اور لاہور سے 25 کلومیٹری کی دوری پر اور یونین کونسل واہگہ کا حصہ ہے اس میں میو برادری کے 60 گھر آباد ہیں۔ تعلیمی صورتحال اور آپس کے معاملات بھی قابل تشویش نہیں پھر بھی یہاں کے زیادہ تر نوجوان بے روزگار ہیں۔ سہانکے کی نمبرداری شروع سے ہی مرحوم حاجی جمعہ خاں نمبردار کی فیملی کے پاس ہے۔ حاجی جمعہ خاں کی فیملی نمبردار ہی نہیں گاؤں کے لوگوں میں کاروبار میں بھی سب سے آگے ہے اس گاؤں میں سب سے زیادہ گھر باگھوڑیا گوت کے ہیں، دو گھر ڈھنگل اور ایک ایک گھر دولوت اور سینگلوں کا ہے۔

یہاں کے لوگوں کے آپس کے تعلقات بہتر ہی رہتے ہیں البتہ الیکشن میں کسی ایک پارٹی کو سپورٹ کرنے کی بجائے الگ الگ گروپوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ سہانکے کی برادری کے ووٹوں کی تعداد 300 سے زیادہ ہے۔ اس گاؤں کے لوگ کاروبار بھی کر رہے ہیں اور زراعت سے بھی وابستہ ہیں۔ بارڈر کے قریب ہونے کی وجہ سے کچھ مسائل تو ہیں لیکن یہاں کا سب سے بڑا مسئلہ نہری پانی کا ہے کوشش کے باجود آج تک فصلوں کیلئے قریب سے گزرنے والی نہر سے ابھی تک موگھا نہیں دیا گیا جس کی وجہ سے کسان پریشان رہتے ہیں اور موجودہ حکومت کی کسان پالیسی بھی پریشانیوں میں اضافہ کر رہی ہے۔

سہانکے گاؤں میں برادری کی کوئی تنظیم نہیں البتہ نمبرداروں کی فیملی کسی نہ کسی حد تک صدائے میو فورم اور صدائے میو اخبار سے وابستہ ہے اسی لئے شروع دن سے ہی اجتماعی شادیوں میں بھی اچھی ڈونیشن کرتی آ رہی ہے۔ آپس میں بھائی چارہ ہونے کے باجود یہاں کے بچوں کے رشتوں کے مسائل ہیں شاید اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ سہانکے کے لوگ برادری سرگرمیوں سے دور ہیں چند لوگ ہی ہیں جو کاروبار کی وجہ سے دوسروں سے رابطے میں رہتے ہیں۔ گاؤں کے معززین کا کہنا ہے کہ ہم اپنی قوم سے دور نہیں مگر آج تک برادری نے کسی بھی معاملے میں ہمیں یاد ہی نہیں کیا اور نہ ہی ہمارے نہری پانی کے مسئلے میں کبھی ہماری مدد کی ہے۔

رپورٹ
حاجی نیاز احمد شیراپوتا
(سہانکے)

نارووال کا نواحی گاؤں تھرپال

تعلیمی صورتحال درمیانی، آپس کے تعلقات بہتر، باگھوڑیا، سینگل، نیائی اور پاہٹ آباد ہیں

نارووال کی ٹاؤن کمیٹی بدوملہی سے پانچ کلومیٹر اور نارووال سے 17 کلومیٹر کی دوری پر واقع یونین کونسل بھینیا، صوبائی حلقہ 135 اور قومی حلقہ 117 کے گاؤں تھرپال میں میو برادری کے تقریباً 70 گھر آباد ہیں۔ گاؤں کی تعلیم صورتحال درمیانی، آپس کے تعلقات بہتر ہیں البتہ الیکشن میں دو چار فیصد لوگ ایک طرف اور باقی سب ایک ہی پارٹی کو سپورٹ کرتے ہیں۔ تھرپال میں میو برادری کے ووٹوں کی تعداد کم و پیش 300 ہے۔ روزگار کی صورتحال کچھ اچھی نہیں۔ گاؤں کے صرف 15 فیصد لوگ ہی برسرِ روزگار ہیں باقی گھرانے زراعت سے وابستہ ہیں لیکن کسانوں کی موجودہ حالت کی وجہ سے خوشحالی زیادہ نہیں اگر گاؤں کے بنیادی مسائل پر نظر ڈالی جائے تو شعبہ ہائے زندگی کی زیادہ تر سہولیات موجود ہیں اور کچھ پر کام جاری ہے۔

تھرپال گاؤں میں بترتیب صرف باگھوڑیا، سینگل، نیائی اور پاہٹ گوت کے لوگ ہی بیٹھے ہیں آپس میں تعلقات ایسے نہیں جنہیں قابل تشویش کہا جا سکے۔ اس گاؤں میں برادری کی کسی بھی تنظیم کا وجود نہیں البتہ جو لوگ روزگار کی وجہ سے اسلام آباد منتقل ہو گئے ہیں وہ میو ویلفیئر ایسوسی ایشن اسلام آباد سے وابستگی رکھتے ہیں۔ آپس کے اتفاق کی وجہ سے دیگر برادریوں سے بھی تعلقات اچھے ہیں کیونکہ کسی بھی برادری سے کبھی کسی معاملے میں ان بن ہو جائے تو برادری کے لوگ اپنوں کے ساتھ کھڑے دکھائی دیتے ہیں۔ تھرپال کے لوگوں کا کہنا ہے کہ حکومت پنجاب پہلے سے کہیں بہتر کام کر رہی ہے لیکن کسانوں کے مسائل روز بروز بڑھنے کی وجہ سے ترقیاتی کام بھی بے معنی محسوس ہوتے ہیں اگر حکومت کسانوں کے مسائل کی طرف توجہ دے کر شعبہ زراعت میں خوشحالی لانے میں کامیاب ہو جاتی ہے تو نہ صرف لوگوں کی موجودہ حکومت وابستگی میں اضافہ ہو گا بلکہ کسانوں کے ساتھ ملک بھی خوشحال ہو گا۔ تھرپال کے معززین برادری کا یہ بھی کہنا ہے کہ ہماری قوم کے بڑے صرف باتیں ہی کرتے دکھائی دیتے ہیں عملی کام کی طرف کسی کی توجہ نہیں اسی لئے میو قوم ایک طاقت ہونے کے باوجود کمزور سے کمزور ہوتی جا رہی ہے جو کہ افسوس کی بات ہے۔

رپورٹ
چوہدری بشیر احمد میو
(تھرپال)

خوشاب کا نواحی چک 58/5 ایم بی

700 فٹ بلور کئے بنا میٹھا پانی میسر نہیں، ڈھنگل، سینگل اور چھرکلوت گوت کے 103 گھر ہیں

سرگودھا ڈویژن میں شامل ضلع خوشاب میں میو قوم کے لوگ کئی چکوک میں آباد ہیں جن میں سے ایک چک 58/5 ایم بی ہے جو خوشاب سے 5 اور جوہر آباد سے 9 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے یہ چک یونین کونسل 63 ایم بی کا حصہ ہے اگر اس کی آبادی پر نظر ڈالی جائے اس چک میں 104 گھر آباد ہیں جن میں سے 103 میو برادری کے ہیں۔ 5 چک میں سب سے زیادہ گھر ڈھنگل، دوسرے نمبر پر سینگل اور تیسرے نمبر پر چھرکلوت گوت کے ہیں جبکہ کچھ گھر باگھوڑیا اور چاہلیاؤں کے ہیں۔ یہاں کے 20 فیصد لوگ سرکاری اور 25 فیصد پرائیویٹ ملازم ہیں باقی سب زمیندارہ سے وابستہ ہیں۔ تعلیمی صورتحال درمیانی ہے البتہ بچوں سے زیادہ بچیاں تعلیم یافتہ ہیں۔ آپس کا بھائی چارہ قابل تعریف نہیں۔ پورے ضلع کی طرح پہلے میو اتحاد کا وجود موجود تھا لیکن اب کسی بھی چک میں برادری کی کسی بھی تنظیم کا نام نہیں یہاں کی برادری کے لوگ صرف صدائے میو میگزین کی وجہ سے ہی ملک بھر کی برادری کی سرگرمیوں سے آگاہ رہتے ہیں۔ کسی بھی سطح کا الیکشن ہو تو برادری کسی ایک کا ساتھ دینے کی بجائے مختلف گروپس میں تقسیم نظر آتی ہے۔ اس چک میں میو برادری کے ووٹوں کی تعداد 727 ہے جو بلدیاتی الیکشن میں کسی بھی امیدوار کی کامیابی و ناکامی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس چک میں سب سے بڑا مسئلہ پانی کا ہے 700 فٹ کا بور کرایا جائے تو میٹھا پانی میسر آتا ہے ورنہ کھارا پانی ہی پینا پڑتا ہے اور کاشت کاری کیلئے بھی نہری پانی کی کمی ہے اس لئے اس علاقے کے زمیندار اکثر پریشانی میں مبتلا رہتے ہیں کیونکہ دوسرے علاقوں کی طرح یہاں کی برادری کا بھی زیادہ تر انحصار زراعت پر ہی ہے۔ سیاسی افراتفری کی وجہ سے مسائل پر کوئی توجہ نہیں دیتا پھر بھی یہاں کے لوگ ہمیشہ انہی لوگوں کو ووٹ دیتے ہیں جو ان کے مسائل کے حل میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتے اور اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ چک کے لوگ کسی ایک امیدوار کا انتخاب کرنے کی بجائے ہمیشہ تقسیم ہو جاتے ہیں شاید اس لئے کسی کی بھی نظر میں ان کی خاص اہمیت نہیں اور علاقے میں برادری کی کوئی ایسی شخصیت بھی نہیں جو قوم کی نمائندگی کر سکے۔

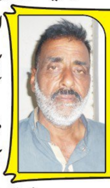

رپورٹ
صوبیدار (ر) یوسف میو
(چک 58/5 ایم بی)

☆ برادری کا کوئی بھی بھائی اپنے گاؤں کی صورتحال کا جائزہ رپورٹ ارسال کر سکتا ہے لیکن کسی بھی قسم کی غلط بیانی یا غیر ذمہ داری نہیں ہونی چاہئے ☆

قارئین کی محفل

ایڈیٹر کی ڈاک میں قارئین کھل کر اپنی رائے اظہار کر سکتے ہیں لیکن ان کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری ہے

سردار عظیم اللہ خاں کی باتین دل کو لگتی ہیں، چوہدری اسماعیل

محترم حافظ سلمان صاحب! جولائی کے صدائے میو میں سردار عظیم اللہ خاں کے انٹرویو کی پہلی قسط پڑھی اور خوشی ہوئی کہ صدائے میو کے صفحات پر ایسی شخصیات بھی نظر آتی ہیں جو قوم کا سرمایہ ہیں۔ میں نے ایک پروگرام میں سردار صاحب کی تقریب سنی تھی ان کی باتیں دل کو لگتی ہیں کیونکہ وہ دلائل کی روشنی میں بات کرتے ہیں۔ امید ہے ان کے انٹرویو کی دوسری قسط برادری کی تاریخ کے حوالے سے پڑھنے اور سمجھنے کے قابل ہوگا۔

منجانب، چوہدری محمد اسماعیل میو (الہ آباد) تحصیل چونیاں

چوہدری صاحب! اس میں کوئی شک نہیں کہ سردار عظیم اللہ جیسے لوگ ہماری قوم کا سرمایہ ہیں انہوں انٹرویو کے دوسرے حصے میں جو باتیں کی ہیں یقیناً انہیں پڑھ کر قارئین کو بہت ساری نئی باتوں کا پتہ چل جائے گا۔

صدائے میو فورم کا تربیتی کنونشن قابل تحسین تھا، عمران خاں

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! ہم مری میں ہونیوالے صدائے میو فورم کے تربیتی کنونشن میں شریک تو نہیں تھے لیکن سوشل میڈیا پر اُس کی جو ویڈیوز دیکھیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ تربیتی کنونشن قابل تحسین تھا اور یقیناً اس میں شریک ہونے والوں نے بہت کچھ سیکھا ہوگا۔ ہماری گزارش ہے کہ آپ لوگ اس طرح کے تربیتی کنونشن ہر ضلع میں منعقد کریں تا کہ جو لوگ مری نہیں جاسکتے انہیں بھی کچھ سیکھنے کا موقع میسر آ سکے۔

آپکا بھائی، عمران خاں میو (گورنمنٹ اسلامیہ کالج) لاہور

عمران بھائی! ہماری کوشش کو پسند کرنے کا شکریہ۔ ہماری کوشش تو ہے کہ سیکھنے سیکھانے کے پروگرام ہر ضلع میں ہوں لیکن ہر ماہ ایسے ضروری پروگرام آجاتے ہیں جن کی وجہ سے دوسرے اضلاع میں ٹائم دینا مشکل ہوجاتا ہے۔

بھائی گوجرانوالہ بورڈ کا میو طلبہ کنونشن کب ہوگا، ماسٹر شیر محمد میو

محترم حافظ سلمان بھائی! ہمیں خوشی ہے کہ ہماری قوم میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو اپنی قوم کے بچوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ گزشتہ سال نارووال میں ہونیوالے میو طلبہ کنونشن میں میری بیٹی نے ایوارڈ حاصل کیا تھا اور اس بار میرے بیٹے نے میٹرک میں 1164 نمبر حاصل کئے ہیں اس لئے بتادیں کہ گوجرانوالہ بورڈ کا میو طلبہ کنونشن کس تاریخ کو اور کہاں ہوگا تا کہ اس بار بھی ہم شرکت کرسکیں۔

منجانب، ماسٹر شیر محمد میو (میانوالی بنگلہ) ضلع سیالکوٹ

ماسٹر صاحب! بہت بہت مبارک ہو ماشاءاللہ آپ کے بچے باصلاحیت ہیں۔ گوجرانوالہ بورڈ کا میو طلبہ کنونشن انشاءاللہ اکتوبر میں منعقد کیا جائے گا جس کی تاریخ کا اعلان جلد ہی کردیا جائے گا۔

آپ کی اور بھائی احمد فہیم کی باتیں قابل توجہ ہیں، عمرانہ خاں

محترم حافظ بھائی صاحب! بھائی ہم آپ کے مضامین تو ہمیشہ بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ گزشتہ شمارے میں بھائی احمد فہیم نے آپ کی باتوں کی تائید میں جو مضمون لکھا وہ بھی قابل توجہ ہیں۔ دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے ہماری برادری کی ڈھیر ساری تنظیمیں بنی ہوئی ہیں لیکن ایک دو کے علاوہ کسی کا کوئی کام نظر نہیں آتا اگر سب ہی تنظیمیں اپنی اپنی ذمہ داری پوری کریں تو ہماری قوم میں بہت بہتری آسکتی ہے لیکن افسوس ایسا ہوتا نظر نہیں آرہا۔

آپکی بہن، عمرانہ خاں میو (مانانوالہ) لاہور کینٹ

عمرانہ بہن! ہم تو آواز ہی اُٹھاسکتے ہیں۔ بھائی احمد فہیم جیسے کتنے ہی لوگ ہیں جو تنظیموں کے موجودہ کردار کی وجہ سے پریشان ہیں اور بات بھی کرتے ہیں لیکن ہمارے ہاں ہر بات کو تنقیدی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

میو ایمپلائز ڈیٹا شماری کا کام کہاں تک پہنچا؟۔ ارسلان میو

محترم بھائی حافظ صاحب! ہم نے صدائے میو میں پڑھا تھا کہ آپ لوگ میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری کا کام شروع کررکھا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں یہ بہت اچھا اور ہماری برادری میں ہونے والا بہت بڑا کام ہے۔ کوئی اور سمجھے یا نہ سمجھے لیکن ہمیں اس کی اہمیت اور ضرورت کا بخوبی علم ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ میو ایمپلائز ڈیٹا شماری کا کام کہاں تک پہنچا اور یہ تاریخی کام کب تک مکمل ہونے کی امید ہے۔

آپکا بھائی، محمد ارسلان عثمان میو (مصطفےٰ آباد) ضلع قصور

ارسلان بھائی! کام شروع تو کردیا ہے لیکن ابھی تک اس طریقے سے کام نہیں ہورہا جس طرح ہونا چاہئے بس آسانی کی دعا کریں کیونکہ یہ مشکل کام ہے اس لئے اس میں سال بھی لگ سکتا ہے۔

صدائے میو کو رشتوں کا کام بھی شروع کرنا چاہئے، عائشہ نوید

محترم سلمان بھائی! میں ایک پرائیویٹ سکول میں پڑھاتی ہوں اور پڑھنے لکھنے کا بھی شوق ہے لیکن مصروفیت اتنی رہتی ہے کہ کچھ بھی نہیں کرپاتی۔ ماشاءاللہ آپ لوگوں کی ٹیم ہر فیلڈ میں کام کررہی ہے۔ سچی بات ہے اس وقت تو ہمیں صدائے میو کی ٹیم کے علاوہ کوئی ایسا کام کرتا نظر نہیں آرہا ہے جس سے برادری کے لوگوں کو فائدہ پہنچ سکے اس لئے میری درخواست ہے کہ صدائے میو کی ٹیم کو رشتوں کا کام بھی شروع کرنا چاہئے۔

آپ کی بہن، عائشہ نوید میو (مانگا روڈ) رائیونڈ

عائشہ بہن! رشتوں کا کام یقیناً بہت ضروری ہے لیکن یہ انتہائی حساس اور ذمہ داری کا کام ہے جو ٹیم کے بغیر ممکن نہیں۔ ہم پہلے بھی یہ کام کرچکے ہیں لیکن کچھ مسائل کی وجہ سے اِسے جاری نہ رکھ سکے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

موہن والا ملتان کی معروف شخصیت چوہدری شاہد خاں میو بچھوریا وفات پاگئے

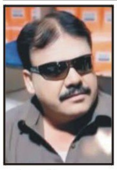

ملتان (نمائندہ صدائے میو) ملتان کے نواح میں موہن والا نزد کوٹھے والا کی معروف شخصیت چوہدری شاہد خاں میو بچھوریا قضائے الٰہی سے وفات پاگئے۔ جنازہ میں سیاسی وسماجی شخصیات سمیت بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

پپلی والا کا نوجوان ذوالقرنین میو اچانک انتقال کرگیا

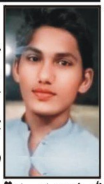

کہروڑ پکا (نمائندہ صدائے میو) موضع عین واہن کی بستی پپلی والا کے چوہدری عثمان میو کا جواں سال بیٹا ذوالقرنین میو حادثاتی طور پر وفات پاگیا۔ جنازہ میں بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

چوہدری خوشی محمد میو کے داماد مفتی سرور حسین صدیقی سلامت پورہ رائیونڈ میں وفات پاگئے

رائیونڈ (نمائندہ صدائے میو) بھمبھہ کے سابق ناظم چوہدری خوشی محمد میو کے داماد مفتی محمد سرور حسین صدیقی سلامت پورہ رائیونڈ میں قضائے الٰہی سے وفات پاگئے۔ جنازہ میں بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

سیکر کہروڑ پکا کے نمبردار ظہور خاں کی اہلیہ وفات پاگئیں

کہروڑ پکا (نمائندہ صدائے میو) کہروڑ پکا کے نواحی موضع سیکر کے نمبردار چوہدری ظہور خاں میو کی اہلیہ، صدائے میو فورم جنوبی پنجاب کے چیف آرگنائزر چوہدری ناصر محمود میو کی خالہ ساس اور عزیز الرحمٰن میو کی تائی قضائے الٰہی سے وفات پاگئیں۔

لاہور کی نواحی حویلی کرباٹھ کے عبدالمجید ممبر وفات پاگئے

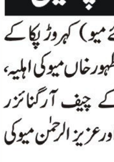

لاہور (نمائندہ صدائے میو) حویلی کرباٹھ لاہور کے چوہدری بندو خاں میو کا بھائی عبدالمجید ممبر رضائے الٰہی سے وفات پاگیا۔

کماہاں کے شاہد میو قصائی کے والد اکرم میو انتقال کرگئے

لاہور (نمائندہ صدائے میو) لاہور کے نواحی قصبہ کماہاں کے شاہد میو قصائی کے والد محترم محمد اکرم میو قصائی قضائے الٰہی سے انتقال کرگئے۔ جنازہ میں بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی اور لواحقین سے افسوس کیا۔

بزمِ ادب

میواتی گجل

سکندر سہراب میو (لاہور)

لمبا پھانٹا پڑ گیا اب گہرا ہوگا گھاؤ
بنتی اب دِکھے نہیں کچھ ایسے بگڑی بات
دھن کا بھینسا لڑ رہا اور ڈھونڈا ان کا گوال
تو سائر آدھین کی ہے کون سنے گو بات

گھٹا اُٹھے جب گھور کے، جب کوئل کُو کُو گائے
جب گوری دیکھوں جھولتی موئے یاد آوے میوات
گنگوانی میرو گاؤں ہو اور اب سرسنگھ رہوں
سَو دو سا دَو میو ہوں مری کوئی گوت نہ نات

میواتی گجل

احمد فہیم میو (لاہور)

وشواس کروں کیں کائی کو
جب بھائی رہو نہ بھائی کو
جو موہ مایا میں ڈوبو ہے
اُو بابا کو نہ مائی کو
ہم لوگ بی کتنا ظالم ہاں

حق مار جیاں ماں جائی کو
تو بات کرا آسمانن کی
ابھی نیگ بھرو نہ دائی کو
چل چھوڑ اب احمد مت سوچا
کیں یار بنو ہر جائی کو

صدیاں بھی کم ہیں

رشید میواتی (مرحوم)

آنکھوں میں غم کے دیپ جلانے کے واسطے
کچھ سوز لازمی ہے فسانے کے واسطے
یاروں نے کیا بتاؤں کہ کتنے جتن کئے
مجھ کو تری نظر سے گرانے کے واسطے
ہر روز جھوٹ بولنا پڑتا ہے دوستو
مجھ کو بس ایک جھوٹ چھپانے کے واسطے

ہنس کر قبول کی ہے زمانے کی دشمنی
میں نے تمہارا ساتھ نبھانے کے واسطے
پانی سمجھ کے خون جگر کا بہا دیا
اپنے چمن میں پھول کھلانے کے واسطے
کچھ اس طرح بسا ہے مرے دل میں وہ رشید
صدیاں بھی کم ہیں اُس کو بھلانے کے واسطے

غزل

ریاض رومانی میو (مرحوم)

زیست یوں روز تیرے در پہ کھڑی ہوتی ہے
جیسے اِک شخص کو عادت سی پڑی ہوتی ہے
روز گجرے کا ترے پھول گرا ملتا ہے
اور اس پھول کی خوشبو بھی بڑی ہوتی ہے
اِک فلک بوس عمارت سے کہیں بڑھ کر ہے
ایک دیوار جو آنگن میں کھڑی ہوتی ہے

آنکھ سے ایسے بہے جاتے ہیں دکھ کے لمحے
جیسے ساون کے مہینے کی جھڑی ہوتی ہے
کوئی بھی کام ترے نام سے جب کرتا ہوں
کامیابی مرے دامن میں پڑی ہوتی ہے
جب کبھی تجھ سے جدائی کا خیال آئے تو
ایک نیزے کی اَنی دل میں گڑی ہوتی ہے

وفائے یار!

ڈاکٹر طاہر شبیر میو (لاہور)

یاد ہیں بُھولی نہیں باتیں گُل و گلزار کی
شاعری کرتے تھے ہم بھی جب لب و رخسار کی
کِس قدر چرچے ہوئے تھے اُس کے سارے شہر میں
دی رقیبوں نے گواہی جب وفائے یار کی
جس کی خاطر رتجگوں سے دوستی کی تھی کبھی

اُس کی باتیں کیوں مجھے اب لگتی ہیں بیکار کی
بھولنا آسان نہیں گزرے دنوں کی یاد کو
سب خبر ہوتی تھی ہم کو کُوچہ و بازار کی
مجھ پہ حُبّ جاہ کی تہمت لگی ہے کس لئے
کب تمنا تھی مجھے اس وقت کے دربار کی

ہماری شان!

اسداللہ ارشد میو (لاہور)

میو قوم کو مان ہے یارو میواتی
جگ میں اپنی شان ہے یارو میواتی

ہم نے اگلی نسلن تک پہنچانی اے
میون کی پہچان ہے یارو میواتی

غزل

راؤ کلیم خاں کلیم میو (لاہور)

رنگ اُلٹا لائی ہیں احباب کی غم خواریاں
ہوگئیں دشوار تر پہلے جو تھیں دشواریاں
چارہ گر جب تک نہ تھا یہ دردِ دل اتنا نہ تھا
بڑھ گئیں چارہ گری سے اور بھی بیماریاں
چشم ساقی سے ہیں ساری مستیاں پیمانہ میں

جام ومیناں میں کہاں ہوتی ہیں یہ سرشاریاں
پیار کا تحفہ سمجھ کر اب نبھانا ہے اُسے
لکھ گیا کوئی ساری عمر کی بیداریاں
بات تو سچ ہے مگر کیسے کہیں اُن سے کلیم
اہل محفل کے کرم سے بڑھ گئیں بیزاریاں

میواتی گجل

قیوم رضا میواتی (وڈالہ سندھواں) ڈسکہ

جا گھر جا کے عزت ناں ہے بُھول کے بی کدی جایو مت
چاہے ملے ہُون کھان لُو چوکھو ہُون نوالو کھایو مت
پیٹ کو ہووے کالو مانس بُھول کے سنگ بٹھایو مت
جا محفل میں گانٹھے نہ کوئی وا محفل میں جایو مت

جو نہ سمجھے من کی بھاشا واسُو پیار بڈھایو مت
جے کر مالک مایا دے دے دیکھ غریب سہایو مت
سانپ منافق ایک برابر سِیانپ لُو دودھ پلایو مت
قیوم کی بات اے پلّے باندھ لے یا سبق اے بھلایو مت

HAM گروپ آف کمپنیز کی طرف سے

تمام اہل وطن کو

جشنِ آزادی مبارک

HAM GROUP OF COMPANIES

ہر نام، قابل اعتماد

MD اعجاز احمد خان

CEO چوہدری اختر علی خان

HAM Properties | HAM Beverages | FAIZAN AKHTAR TRADERS | Greenford FARMS Where Nature And Comfort Intertwine

---

بحریہ ٹاؤن کراچی میں پلاٹس کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ

نقد و آسان اقساط میں پلاٹ دستیاب ہیں

میو برادری کیلئے خصوصی ڈسکاؤنٹ

پراپرٹی زون

نیز کراچی کے دیگر علاقوں میں بھی پلاٹوں کی خرید وفروخت کا کام کیا جاتا ہے

B-231 الامین ٹاور مڈوے کمرشل B بحریہ ٹاؤن کراچی

لانڈھی، کورنگی میں 120-80-40 گز کے پلاٹ مناسب قیمت میں دستیاب ہیں

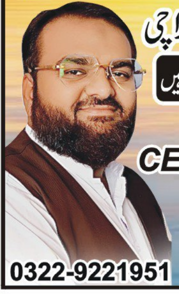

CEO معین اختر میئو

مرکزی جنرل سیکرٹری: پاکستان تحریک میوات

0322-9221951

صرف 15% ایڈوانس پر 60 ماہ کی آسان اقساط میں پلاٹ حاصل کریں

پتوکی سے چند منٹ کے فاصلے پر

جشنِ آزادی مبارک

MK DEVELOPERS PROPERTY

پروجیکٹ ایم کے ڈویلپرز

تمام تر سہولیات سے آراستہ

پیراڈائز پارک

ہلہ روڈ پتوکی

تفصیلات کیلئے رابطہ نمبرز

0303-9800777
0309-9830058
0302-9800077
0300-4762013

چیف ایگزیکٹو مدثر اقبال

گلہ روبی فین بالمقابل
ماڈل فیملی ہسپتال
گوندلانوالہ روڈ گوجرانوالہ

اللہ کے فضل سے ہر سال معیار اور کوالٹی پہلے سے بہتر

R.T.M No. 94238

(رجسٹرڈ)

رہبر

واٹر پمپس اینڈ موٹرز

جشنِ آزادی مبارک

0300-6401996

الحاج غلام نبی خاں میو

صدر: میو فاؤنڈیشن گوجرانوالہ